

دل کی دھڑکن

از قلم زویا فاطمہ

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

ماما ماما کہا ہے آپ ،، حیا سیڑھیا اترتی ہوئی غصے سے اپنی ماں کو آوازے دیتی ہے
ارہے کیا ہو گیا،،، شاہدا بیگم (حیا کی ماں) کچن سے باہر آ کے پوچھتی ہے
ماما یہ سالار کا بچا کدھر ہے مینے اسے کہا بھی ٹھا کے مجھے آج میری دوست کہ گھر
لیکے جانا ہے اسنے پھر بھی پتا نہیں کہا چلا گیا اور تو اور میری گاڑی بھی لیکر چلا گیا
ہے اب میں اپنی دوست کے گھر کیسے جاؤ،،، وہ پہلے ٹھوڑا غصے اور آخر میں
روہانسی ہو کر ماں سے کہتی ہے

visit for more novels:

وہ تو اپنے کسی کام سے گیا ہے کہہ کہ گیا تھا واپسی میں دیر ہو جائے گی اور وہ تم
سے پوش کے تمہاری گاڑی لیکر جا رہا ہے،،، شاہدا بیگم حیا کو بتاتی ہے

اچھا کوئی بات نہیں تم کال کرو اسے،، شاہدہ بیگم حیا کو رونے کی تیاری کرتے دیکھ کہتی ہے

کر چکی ہو پہلے ہی نہیں اٹھا رہا کال آنے دے آج اسے گھر بتاتی ہو اسے میں حیا
غصے سے ماں کو جواب دے کر اوپر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے پیچھے شاہدہ بیگم
نفی مے سر

بلائی ہے کے انکا کچھ نہیں ہو سکتا

یہ ہے ملک ہاؤس ہاشم ملک کے دو بیٹے تھے بڑھا شفیق ملک اور دوسرا شاہد ملک شفیق ملک کی شادی انکی پسند سے انکی یونیورسٹی کی دوست ثنا سے ہوئی تھی اور شاہد ملک کی شادی انکی پھپھو کی بیٹی شاہدہ سے ہوئی تھی،، دونوں بھائی ساتھ رہتے تھے اور دونوں ہی اپنی زندگی میں بہت خوش اور مطمئن تھے کے ایک دن اچانک شفیق ملک کے چھوٹے بیٹے کی پیدائش پر انھے پتا چلا کے ثنا بیگم کو برین تیومر ہے جسکا علاج پاکستان مے ممکن نہیں اسلیے شفیق ملک اپنے بیوی بچوں کو لیکر امریکا چلے گئے اور علاج کے بعد بھی وہی کے ہو کر رہ گئے

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

شفیق ملک کے تین بیٹے تھے سب سے بڑھا شاہ ویز ملک جو اپنے باپ کا امریکا والا
برنس سمبھال رہا ہے دوسرا بیٹا شہیر ملک جو یونیورسٹی کے لاسٹ سیمسٹر میں ہیں
اور سب سے چھوٹا شہروز ملک جو ابھی یونیورسٹی کے دوسرے سیمسٹر میں ہے
اور شاہد ملک کے چار بچے ہے سب سے بڑھا شاہاں ملک جو اپنا فیملی برنس دیکھتا ہے
دوسرا بیٹا صارم جو شہیر کا ہی ہم عمر اور اسکا بیسٹ فرینڈ ہے اور اسکے ساتھ ہی
امریکا میں پڑھتا ہے تیسرا بیٹا سالار اور بیٹی حیا یہ دونوں جرواں ہے دونوں ہی
یونیورسٹی کے سیکنڈ سیمسٹر میں ہے،، حیا خاندان کی اکلوتی بیٹی اور سب سے چوٹی ہونے
کی وجہ سے سبکی بہت لاڈلی ہے جسکی وجہ سے وہ بہت زیادہ شرارتی ہے (بعقول
حیا کی ماں کے سب کے لادپیار نے اسے بگاڑ دیا) ہے

* * * * *

شخص نے بہت غور سے دیکھا تھا

(آخر دونوں ایک ہی راہ کے مسافر جو تھہرے)

ہا ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں تم کیسے ہو، حیا اپنے خیالوں سے باہر آ کے اسے جواب دیتی ہے

* * * * *

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 9
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029113061756508)

جی ماما کوئی کام تھا کیا کچن میں آتے حیا پوچھتی ہے

ہا یہ شہیر کے لیے فش فرے کر دو چکن سے تو اسکو الرزجی ہے اسلیے مینے سوچا
فش فرے کر دو پر باہر تمہارے پایا بولا رہے ہے تو تم دیکھ لو اسے،،، شاہدہ بیگم
حیا کو ہدایات دیتی باہر چلی گئی اور پیچھے حیا نے سر اثبات میں ہلہ دیا اور کام میں
لگ گئی

فش فرے کرنے کے بعد اپنے روم میں جا کے فریش ہو کے اسنے عشاء کی نماز ادا
کی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نیچے جاؤ یا نہیں،،، نماز پڑھنے کے بعد حیا روم میں چکر لگاتی خود سے ہی سوال کرتی
ہے

پہلا لقما کھایا تو تعریف کیے بغیر رہ نہ سکا

(اب اسکو کون بتاتا فاش تو ہماری حیا میڈم نے بنائی ہے)

کمر کو پکڑ کر اپنے قریب کر لیا اور اسے دیکھنے لگا جس نے اسکی راتوں کی نیند حرام کی ہوئی ہے کڑکیوں سے اندر آتی چاند کی ہلکی روشنی میں اسکا چہرہ بھی چاند کی طرح
،،،،، چمک رہا تھا کہ اسے دیکھتے اسے آس پاس کا کوئی ہوش ہی نہ رہا

حیا کو بھی جب محسوس ہوا کہ وہ گرمی نہیں بلکہ کسی کی باہوں میں ہے تو اس نے
جلدی سے آنکھیں کھول دی پر اپنے سامنے شہیر کو خود کو اس طرح تکتے پا کر اسکا
دل تو ایک سو بیس کی سپیڈ سے دڑکنے لگا تھا،،،،، دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے
سب بھول بیٹھے تھے یہاں تک اپنی پوزیشن بھی تھوڑی دیر بعد جب حیا کو ہوش آتا
ہے وہ جلدی سے پیچھے ہٹتی ہے شہیر کو بھی ہوش آگیا تھا اب اسے اپنی بے
،،،،، اختیاری پر غصہ آ رہا تھا

،،،،، آپ اس وقت یہاں کبھی چاہیے تھا آپکو؟؟،،، حیا خود کو کمپوز کر کے پوچھتی ہے

ہاں وہ بس پانی پینے آیا تھا،،، شہیر حیا کو جواب دیکے کچن میں چلا جاتا ہے اور حیا اپنے روم میں جس کام سے وہ کچن میں جارہی تھی وہ تو اسے بھول ہی گیا اب یاد تھا تو صرف شہیر آج کی رات تو اب دونوں کی ہی آنکھوں میں کتھے گی،،،، دونوں ہی اس بات سے بے خبر کے کسی نے یہ سارا منظر صرف دیکھا ہی نہیں بلکہ اپنے کیمرے میں ریکارڈ بھی کیا ہے

حیا اٹھ جاؤ ماما بولا رہی ہے ورنہ انہوں نے اوپر آ جانا ہے،،،، حیا جو صبح فجر کی نماز پڑھ کر سوئی ہی تھی کے سالار اسکے سر پر کھڑا ہو گیا تھا

،،،، کیا ہے سالار سونے دو مجھے،،، حیا اپنے اوپر پھر سے کمر باندھ کر سو جاتی ہے

حیا ماما نے کہا ہے اگر حیا نہ اٹھے تو اس پر پانی ڈال دینا اب اٹھو ورنہ میں پانی
ڈال دوں گا،، سالار بھی اپنی بات کا ایک تھا اپنی دھمکی سے حیا کو اٹھنے پر مجبور کر
،، دیا

جاؤ جاؤ آرہی ہو میں ماما کا چہچہ نہ ہو تو ہہہ،، غصے میں بولتی وہ بھی فریش ہونے
،،،،، چلی جاتی ہے اور پیچھے سالار منہ بگاڑ کر روم سے باہر چلا جاتا ہے

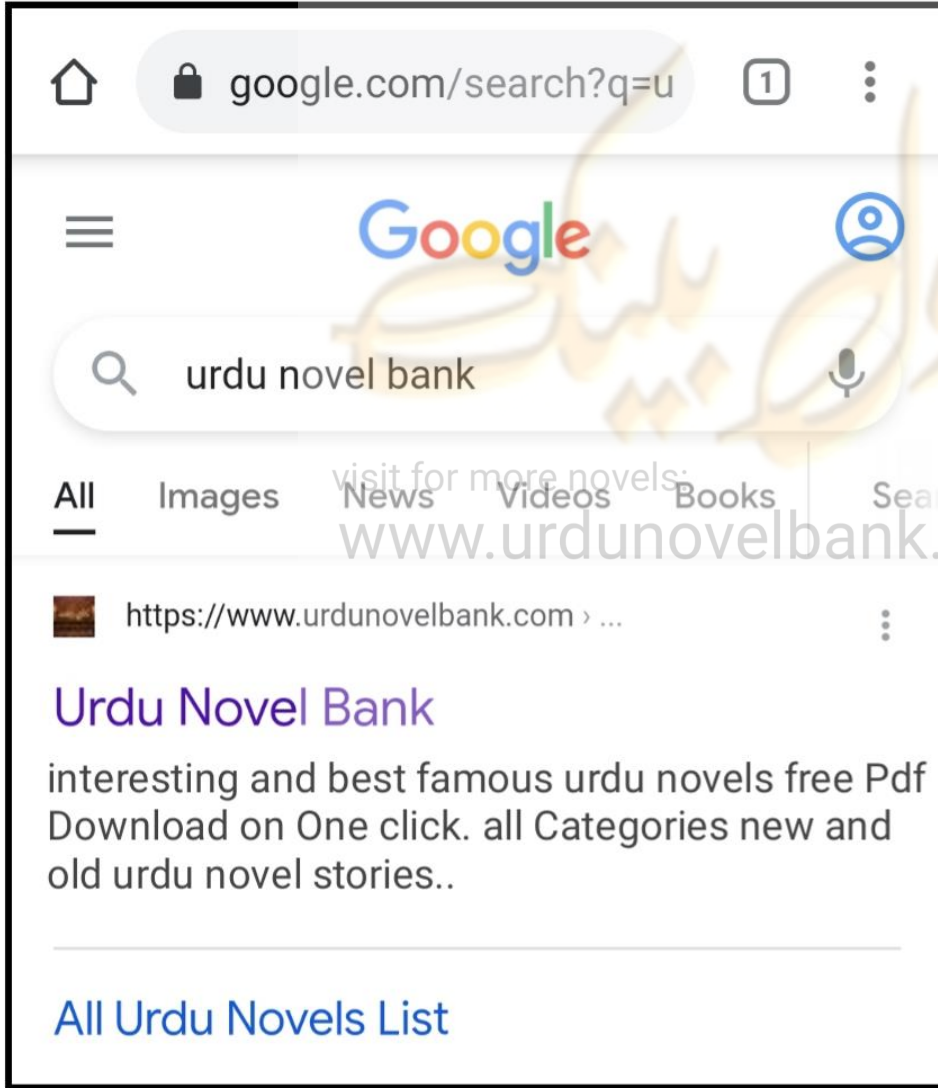
visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،، اسلام و علیکم،، حیا نیچے آ کے سبکو سلام کرتی ہے
و علیکم و سلام،، کیا ہوا بیٹا تمہاری آنکھیں کیوں سوچی ہوئی ہے طبیعت تو ٹھیک
ہے،، شاہد صاحب کی بات پے شہیر نے بھی نظر اٹھا کے حیا کو دیکھا تھا اور اسے
،، ایک بار پھر افسوس ہوا

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

،،تیرے تعارف کی بھی ضرورت تھی کیا؟،، حیا ایک آئبرو اچھا کر کہتی ہے

نہیں لیکن جہاں سب کا تعارف کروا دیا میرا بھی پھر سے کروا دیتی،،، سالار معصومیت سے کہتا ہے

اچھا،،، مثل یہ میرا جرواں نمونا ہے سالار ویسے تو تم جانتی ہی ہو اسے،،، حیا اسکا،،، تعارف کرواتا ہے جب کہ نمونے لفظ پر سالار منہ بگاڑ دیتا ہے

کافی دیر باتوں کے بعد جب سب کو وقت کا احساس ہوا تو بہت دیر ہو گئی تھی اسلیے سب لوگ گھر چلے گئے پہلے انہوں نے مثل کو گھر ڈراپ کیا پھر وہ سب بھی گھر جا کے اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لیے چلے گئے کیوں کہ آج کا دن،،، بہت تھکن زدہ تھا سب بہت تھک گئے تھے اسلیے جلدی سونے چلے گئے

صبح حیا کی آنکھ فجر کے وقت کھلی تھی فریش ہو کے نماز ادا کی اور دوبارہ سونے کا
،، ارادہ ترک کرتی نیچے گھر میں بنے گارڈن میں آکے پودوں کو پانی دینے لگی
گڈ مارنگ ،، حیا جو پودوں کو پانی دینے میں مگن تھی شہیر کی آواز پر پلٹ کر اسے
،، دیکھا

گڈ مارنگ ٹو،، حیا مسکراہٹ سے شہیر کو جواب دیتی ہے
،، آپ اتنی جلدی اٹھ گئی؟،، شہیر اسے بات کرنا چاہتا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی بس نماز کے لیے اٹھی تھی پھر نیند نہیں آئی تو یہاں آگئی اور آپ؟،، حیا شہیر
،، کو جواب دیتے ساتھ سوال بھی کر لیتی ہے

میں بھی نماز کے لیے اٹھا تھا پھر تمہے دیکھا تو سوچا تم سے تھوڑی باتیں کر لو،،، کر سکتا ہوں نہ؟،،، شہیر بھی اسے جواب دیکے پھر اپنی بات کی تصدیق کرنے کے لیے،،، پوچھتا ہے

،،ج جی جی ضرور،، شہیر کے اس طرح پوچھنے پر حیا کا دل زوروں سے دڑکتا ہے

،،ویسے تمنے کل مجھے سمندر نہیں گھمایا؟،، ایک اور سوال

کل دیر ہوگئی تھی نہ اسلیے، آج چلے گے پرمس،،، حیا آرام سے جواب دیکے آج
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com
،،، چلنے کا وعدہ بھی کر لیتی ہے

،، ابھی چلے؟؟ شہیر کی بات پر حیا حیرانی سے اسے دیکھتی ہے

اس وقت کون جاتا ہے؟ اور ابھی تو کوئی اٹھا بھی نہیں ہے،، حیا اپنی حیرت پر قابو
 ،، پاتے اسے پوچھتی ہے

میں صارم کو میسج کر دیتا ہو جب سب اٹھے گے تو وہ بتا دیگا انھے اب پلیز منامت کرو میں گاڑی نکال رہا ہو جلدی آجاؤ،،، حیا کو جواب دیتے بغیر اسکی کوئی بات سنے،،، گاڑی نکالنے چلا گیا تھا اور وہ بھی نہ چاہتے ہوئے بھی تیار ہونے کمرے چلی گئی

پتا ہے مجھے سمندر کتنا پسند ہے میں جب بھی یہاں آتی ہو سمندر کو دیکھ سب بھول جاتی ہو آس پاس کا کوئی ہوش ہی نہیں رہتا،،، اس وقت وہ دونوں سمندر پر،،، کھڑے تھے تھے جب حیا شیر کو بتاتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور تمہے پتا ہے مجھے کیا پسند ہے؟؟،،، شیر بھی سمندر کو دیکھتے ہوئے حیا سے کہتا،،، ہے

،،، کیا؟،،، حیا اپنا چہرہ شیر کی طرف موڑ کر اسے پوچھتی ہے

،، گھر چلے بہت دیر ہو گئی ہے ،، حیا ہوش میں آتے کہتی ہے

،،، ہاں چلو،،، کہتے ساتھ دونوں گاڑی کے پاس چلے جاتے ہیں

*** * * * ***

سالار جا کے حیا اور شمیر کو اٹھا کے آجاؤ ناشتے کے لیے،، سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے کے شاہد صاحب سالار سے کہتے ہیں

جی چاہی وہ مجھے صبح کے وقت سمندر دیکھنے کا بہت شوق تھا صبح حیا جاگ رہی تھی تو مینے ہی اسے فورس کیا کہ مجھے سمندر دکھانے لے جائے،، شہیر نے ایک بار میں سب کے دماغ میں چلتے سوالوں کو ختم کر دیا تھا

اچھا چلو کوئی بات نہیں آکے ناشتہ کرلو، شفیق صاحب نے بات ختم کی اور سبکو
،، کھانے کی اور معتبہ کیا تو سب لوگ کھانا کھانے لگے

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

حیا میں کیا سوچ رہا تھا گھر پر بہت بوریت ہو رہی ہے کیوں نہ کسی کی تھوڑی
منگنی ہی کروا دے،، حیا جو شام کی چائے لیکے گارڈن میں بیٹھی کہی کھوئی ہوئی
،، تمھی اچانک سے سالار کی آواز پر چونکی

پر بیچاری ہماری حیا کو کیا پتا شہروز کو کچھ پتا چلے نہ چلے ایک شخص کو تو سب پتا)
(چل گیا ہے اور اصل خطرہ بھی اسی سے ہے

پاپا میں کیا کہہ رہا تھا،، سب لوگ رات کا کھانا کھا رہے تھے جب سالار نے شاہد
،، صاحب کو اپنی طرف معتبہ کیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
پر اپنے تو ابھی تک کچھ کہا ہی نہیں بیٹا جی،، شاہد صاحب کی جگہ شفیق صاحب
،، جواب دیتے ہیں

افو بڑھے پایا میں بتا رہا ہوں نہ کے کیا بول رہا تھا، ہاں تو اب آپ سب لوگ غور سے سننا بہت سیریس بات ہے،،، سالار کے اس طرح کہنے سے سب ہی اسکی،،، طرح معتوجہ ہوئے کے پتا نہیں ایسی کیا خاص بات ہے

،،، ہاں جی بیٹا جی اب بتائے،،، شاہد صاحب نے بھی تعجب سے پوچھا

پاپا وہ میں کہ رہا تھا کہ بڑھے پایا والے کچھ دنوں بعد واپس چلے جائینگے پھر پتا نہیں کب آئے تو کیوں نہ گھر میں کوئی فنکشن رکھ لے،،، سالار اپنی بات کہہ کر اب سب،،، کے ری ایکشن کا انتظار کر رہا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آئیڈیا تو بہت اچھا ہے کوئی پارٹی رکھ لیتے ہیں اسی بہانے سب مل بیٹھ لیگے،،، ثنا بیگم سالار کی طرف سے بولتی ہے آئیڈیا تو ویسے سبکو ہی بہت اچھا لگا تھا اسلیے سب،،، راضی ہو گئے اور پلاننگ کرنے لگے

پاپا اگر آپ لوگ اتنی جلدی رشتہ ڈھونڈنے کی وجہ سے پریشان ہے تو اسکا حل ہے میرے پاس،،، سبکو سوچ میں دیکھ حیا بھی گفتگو میں حصہ لیتی ہے جسکی بات پر سب اسے دیکھنے لگ جاتی ہے اور وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لاتے شاہاں کو،،، دیکھتی ہے

پاپا وہ نہ ہان بھائی ایک لڑکی کو پسند کرتے ہیں مینے انکو فون پر بات کرتے سنا تھا،،، حیا کی اس بات پر سب حیرانی سے شاہاں کو دیکھتے ہے اس بیچارے کو تو سمجھ ہی نہیں آتا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا اس کے تو وہم و گمان میں (بھی نہیں تھا کہ اسکا بانڈہ ایسے پھوٹے گا

ہاں بے کیا بول رہی ہے حیا کسکو پسند کرتے ہو تم،، شاہد صاحب کے پوچھنے پر
شاہاں حیا کو غصے سے گھورتا ہے جس پر حیا اپنے سارے دانتوں کی نمائش کرتی
،، اسے اور تپا گئی تھی

پاپا و وو وہ مم میرے یونیورسٹی ک کی دو دوست ہے،، شاہاں اٹک اٹک کے سبکو
،، بتاتا ہے

وہ بھی پسند کرتی ہے تمہے؟،، شاہد صاحب بیٹے کی حالت دیکھ بمشکل اپنی ہنسی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،، کنٹرول کر پوچھتے ہیں

،، ج جی جی،، ٹھیک ہے پھر اسے بتا دینا کل ہم سب جائینگے اسکے گھر رشتہ لینے
شاہاں کے جواب پر شاہد صاحب بیٹے کی حالت پر ترسکھا کر کہتے ہیں جس پر سب
ہی خوش ہو جاتے ہے سالار شہروز اور حیا تو باقاعدہ یاہووو کے نعرے لگاتے ہے

سب ہی بہت خوش تھے،، پر خوشیاں ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی بہت جلد ان سب پر بھی بہت بڑھی آزمائش آنی ہے جو سبکی خوشیوں کو اپنے ساتھ لیجائیگی پر جیسے خوشیاں ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی ویسے آزمائش بھی کبھی نہ کبھی ختم ہو ہی جاتی ہے بس صبر سے کام لینا چاہیے بیشک اللہ کے ہر کام میں کوئی مصلحت ہوتی ہے

صارم سب سامان گاڑی میں رکھوا دیا نہ،، اگلے دن سب لوگ شاہاں کا رشتہ دیکھنے،، جارہے تھے کے شاہدہ بیگم نے صارم سے پوچھا

جی ماما سب کچھ رکھوا دیا ہے آپ پریشان مت ہو بس جلدی کرے چلنا بھی ہے،، صارم انھے آرام سے جواب دیکر جلدی چلنے کا کہ کر باہر چلا جاتا ہے،،

،، شام 5 بجے تک سب لوگ آگے پیچھے گاڑیوں میں نکلتے ہیں

بھائی یہ تو میری دوست مثل کا گھر ہے،، تھوڑی دیر بعد گاڑی کو مثل کے گھر

،، کے سامنے رکتے دیکھ حیا نہ سمجھی سے شاہاں سے پوچھتی ہے

مثل مہک کی چھوٹی بہن ہے،، شاہاں حیا کو جواب دیتا ہے جس پر حیا حیرانی
،، سے اسے دیکھتی ہے

visit for more novels:

،، بھائی اپ مہک آپ کو پسند کرتے ہیں؟،، حیا اسی حیرانی سے پوچھتی ہے

ہاں،، شاہاں کے جواب پر حیا تو خوشی سے پاگل ہونے کو تھی (آخر اسے مہک
اتنی پسند جو تھی) وہ ہمیشہ جب بھی مثل کے گھر جاتی تو مہک اسے بھی چھوٹی
بہنوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتی اسلیے اسکی مہک سے بہت بنتی تھی وہ تو چاہتی تھی

کے مہک اسکی بھابھی بنے لیکن کبھی کسی سے کہا نہیں پر آج بن مانگے دعا پوری
،،، ہونے پر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کسے رے ایکٹ کرے

اچھا چلو بھی اب کب سے دروازے پر کھڑے ہے ،،، آخر کار شاہدہ بیگم کو احساس
ہو ہی گیا کہ وہ سب کب سے دروازے پر کھڑے ہے اسلیے سب کو یاد دلایا جس پر
سب اب اندر کی جانب بڑھ گئے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مہن آج ہم بہت اہم بات کرنے آئے ہیں آپسے امید ہے آپ لوگ منا نہیں
کرے گے ،،، سب بڑھے آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ شاہدہ بیگم نے
،،، کلثوم بیگم (مہک اور مشل کی ماں) سے کہا

جی بہن بولے،، کلثوم بیگم کو مہک نے سب بتا تو دیا تھا پر بظاہر انجان بننے
،، پوچھتی ہے

مہن ہم اپنے بیٹے شاہاں کے لیے آپکی بیٹی مہک کا ہاتھ مانگنے آئے ہے امید ہے
آپ ہمارے مایوس نہیں کرے گے،،، اب کے شاہدہ بیگم اپنے آنے کی وجہ بیان
،،، کرتی ہے

جی بہن انشا اللہ یہ تو نصیب کی باتیں ہے پر پھر بھی ہمے کچھ وقت چاہیے اصل میں مہک کے پاپا کچھ کام سے شہر سے باہر گئے ہیں کل پرسوں تک واپس آئے تو ہم ان سے بات کر کے پھر آپ کو بتادے گے،، کلثوم بیگم کو تو رشتہ اچھا لگا تھا اور بیٹی کی خوشی بھی اسی میں تھی پر پھر بھی اپنے شوہر کے مشورے کے بغیر وہ ،، کوئی فیصلہ نہیں لے سکتی تھی اس لیے کچھ وقت مانگ لیا

جی جی ٹھیک ہے بہن ویسے بھی بیٹیوں کے معاملے میں جلد بازی نہیں کرنی
چاہیے بلکہ دیکھ بھال کر کے رشتہ کرنا چاہیے،، اب کے شاہد صاحب نے بھی
،، گفتگو میں حصہ لیا تھا

چلے پھر ہم چلتے ہیں آپ لوگ مشورہ کر کے پھر ہمے بتا دیجیے گا،، تھوڑی دیر اور
بات چیت کے بعد شفیق صاحب نے جانے کی اجازت مانگی اور سب لوگوں سے
مل کر چل دیے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ویسے جو بات ہے شاہدہ شاہاں کی پسند کو داد دینی پڑھے گی،، سب لوگ واپس گھر
،، آکے آپس میں بات کر رہے تھے کے ثنا بیگم نے کہا

پر ماما اگر مشکل کے پاپا نے رشتے سے مناکر دیا پھر، ویسے بھی وہ کچھ روڈ نیچر کے
ہے،،، حیا جو کب سے چپ کر کے انکی باتیں سن رہی تھی آخر اپنے دل میں آیا ڈر
،،، بیان کر ہی دیا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 39
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

* * * * *

www.urduovelbank.com

پسندیدہ کام (پودوں کو پانی دینا) کر رہی ہوتی ہے کہ اسے گیٹ سے شہیر اندر آتا
 ،، دکھائی دیتا ہے شہیر بھی اسے دیکھ اسکے پاس چلا آتا ہے

،،گود مارنگ کزن کیسی ہو،،، شہیر اسکے پاس آ کے اسکا حال چال پوچھتا ہے

بلکل ٹھیک ٹھاک آپکے سامنے کھڑی ہو،،، حیا کے ایسے کہنے پر شہیر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے اور ہماری کبھی نہ کنفیوز ہونے والی لڑکی اسکے اس طرح دیکھنے سے کنفیوز ہو رہی تھی

،، ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ،، حیا اسکے اس طرح دیکھنے پر پوچھتی ہے

دیکھ رہا تھا پکا ٹھیک ٹھاک ہو یا نہیں،، پر سچ بتاؤ مجھے بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی،، شہیر کے اس طرح کہنے سے حیا سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی ہے

(کے وہ تو بالکل ٹھیک ہے)

اسلام و علیکم،،، حیا آٹھ بجے تیار ہو کر نیچے آئی تو سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ
،،، کر رہے تھے

و علیکم سلام بیٹھو بیٹا ناشتہ کرو،،، شاہد صاحب نے حیا کے سلام کا جواب دیکے
،،، ناشتہ کرنے کا کہا

نہیں پایا دیر ہو جائیگی میری فرسٹ کلاس ہے آج ناشتہ میں یونیورسٹی میں ہی کر
لوگی سالار اٹھو جلدی تم بھی دیر ہو رہی ہے ،،، حیا اجلت میں باب کو جواب دیتی
سالار کا ہاتھ پکڑ کر چلنے کا کہتی ہے جس پر وہ بھی سبکو خدا حافظ بول کر حیا کے
،،، ساتھ چلا جاتا ہے

مے آئی کم ان سر،،، حیا اور سالار کلاس میں پوچھے تو کلاس میں پہلے سے سر
موجود تھے ان دونوں کے آواز پر سر نے انھے دیکھا تو حیا کو دیکھ انکے چہرے پر
،،، ہلکی سی مسکراہٹ آئی جو کم از کم حیا کو تو زہر ہی لگی

یس کم ان،،، سر کے جواب پر وہ دونوں کلاس کے اندر جاتے اپنی اپنی سیٹ پر
،،،، بیٹھ جاتے ہیں اور سر کا لیکچر نوٹ کرتے ہے

ہیاتمے سر عالیان بلا رہے ہیں،،، حیا جو مشکل کے ساتھ کینیٹین میں بیٹھی برگر کھا رہی تھی کہ اسکی کلاس کی ایک لڑکی نے آ کے اسے کہا جس پر حیا نے برا منہ بنا

یس مس حیا مجھے آپسے کچھ بات کرنی ہے بیٹھے،، سر عالیاں اسے بیٹھنے کا کہ کر
،، خود بھی اپنی چیئر سے اٹھ کر اسکے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ جاتا ہے

جی تو مس حیا کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے؟،،، سر عالیان کے ایسے سوال پر حیا،،، حیرت سے انھے دیکھ سر نفی میں ہلا دیتی ہے

گڈ کیا آپ انگبڈ ہے؟،،، حیا کے نفی میں سر ہلانے پر سر ایک اور سوال کرتے ہیں جس سے حیا اور زیادہ حیرت زدہ ہو جاتی ہے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر سر،،، ایسے سوال کر کیوں رہے ہیں

ہیلو مینے کچھ پوچھا ہے،،، حیا کو چپ دیکھ سر اسکے آگے چٹکی بجا کر کہتے ہیں جس،،، سے حیا ہوش میں آتے پھر سے سر نفی میں ہلا دیتی ہے

گڈ پھر کل میری فیملی تمہارے گھر آئیگی تمہارے اور میرے رشتے کے لیے امید ہے انکار نہیں ہوگا، اور اگر ہوا بھی تو مجھے اقرار کروانا آتا ہے،،، سر کی بات سن حیا ایک دم سے کھڑی ہو جاتی ہے اور غصے سے سر کو دیکھتی ہے دل تو کر رہا تھا رکھ کر

ۛۛۛ

*** * * * ***

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 47
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

حیا کو وہاں بیٹھے وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا کے دوپہر سے شام ہو گئی تھی اور وہ گھر پر کسی کو بتا کر بھی نہیں آئی،، اسے ہوش تو تب آیا جب اپنے ساتھ کسی کو بیٹھے پایا چہرہ اوپر کر دیکھا تو وہ شہیر تھا جس کے لیے اسنے بچپن سے خود کو محفوظ رکھا کبھی کسی لڑکے کو دیکھنا بھی گوارا نہ کیا اور آج وہ ساتھ ہوتے ہوئے بھی اسے اتنا

،، دور معلوم ہو رہا تھا

یہاں کیا کر رہی ہو کچھ ہوش ہے تمہے ہم سب کتنے پریشان ہو گئے تھے جب سالار نے بتایا کہ تم بغیر بتائے گاڑی لیکر چلی گئی ہو اور اتنی دیر ہو گئی ابھی تک واپس نہیں آئی ہماری کیا حالت ہو گئی تھی کچھ اندازہ ہے،، شہیر جو حیا کے نہ ملنے پر کب سے پریشان تھا اسے مزے سے یہاں سمندر پر بیٹھے دیکھ غصے سے پاگل ہونے کو ہو گیا تھا اسے اندازہ بھی نہ ہوا کہ وہ اپنا سارا غصہ حیا پر نکال چکا ہے ہوش تو اسے حیا کے رونے سے آیا تھا، وہ جو کب سے اپنے آنسوؤں کنٹرول کر کے

بیٹھی تھی یوں شہیر کے غصہ کرنے پر کنٹرول نہ کر سکی اور اپنا چہرہ ہاتھوں میں
،،، چھپاے رونے لگی

حیا چپ کرجاؤ یا ر آئم سوری میں پریشان ہو گیا تھا اس لیے غصہ آ گیا سوری آگے سے نہیں کروگا تم رونا بند کرو پلیز،، حیا کے رونے پر شہیر کو تو سمجھ ہی نہ آیا وہ اسے

،، چپ کیسے کرائے

آئی آئم سو سوری،،، حیارونے کے دوران شہیر سے معافی مانگتی ہے جس پر شہیر کا دل چاہتا ہے اسے کس کے اپنے گلے سے لگالے پر وہ ابھی ایسا کوئی حق نہیں

،،، رکھتا تھا اسلیے چپ چاپ بس اسے دیکھنے لگ جاتا ہے

یونیورسٹی میں کچھ ہوا ہے کیا،،، شہیر حیا کو دیکھتے سوال کرتا ہے جس پر حیا کو آج کی سر کی ساری باتیں یاد آتی ہے اور حیا کو ایک بار پھر غصہ آجاتا ہے پر وہ شہیر پر

اسلام و علیکم،، سب لوگ جو حیا کی وجہ سے پریشان تھے حیا کی آواز پر اسکی اور
،، معتوجہ ہوئے

حیا بچے کہا چلی گئی تھی آپ کبھ اندازہ ہے ہم سب کتنا پریشان ہو گئے تھے،، شاہد

visit for more novels:

صاحب کی ڈانٹ پر حیا کو پھر سے رونا آ رہا تھا ایک تو آج پہلے ہی اسکا موڈ خراب

”ہے اوپر سے سب اسے ڈانٹنے لگ گئے ہیں

سوری،،، ایک لفظی جواب دیکر حیا جلدی سے اپنے روم میں چلی جاتی ہے پیچھے سب اسے حیرت سے دیکھتے ہیں کے پہلے تو حیا نے کبھی ایسا نہیں کیا پھر آج ایسا کیا
،،،، ہو گیا

آپ سب لوگ پریشان مت ہو اسکا شاید یونی میں کسی سے جگڑا ہو گیا ہے اسلیے اسکا
مود خراب ہے ٹھیک ہو جائیگی،،، سبکو پریشان دیکھ شیر سبکو تسلی دیتا ہے پر
حقیقت میں تو وہ خود بھی اندر سے پریشان تھا کہ آخر کیا ہوا ہے حیا ایسی تو نہیں
ہے کہ ہر بات پر رونے لگ جائے اس پر تو کسی کی ڈانٹ کا اثر بھی نہیں ہوتا
تھا پھر آج کیا ہوا،، بعد میں حیا سے بات کرنے کا ارادہ کر وہ اپنے روم میں چلا جاتا
ہے پیچھے باقی سب بھی اپنے اپنے کام سے لگ جاتے ہیں پر سب ہی حیا کے
،،، آج کے رویے سے پریشان تھے

حیا اپنے کمرے میں آکے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر رونے لگ جاتی ہے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے رونا کس بات آ رہا ہے کیوں کہ سر عالیان پہلے شخص نہیں تھے جنہوں نے حیا کو پرپوز کیا پہلے بھی ایسا بہت بار ہو چکا ہے پھر اسے آج اتنا غصہ اور رونا کیوں آ رہا ہے،، شاید اب وہ تھک گئی تھی کے جسکے لیے وہ ہر کسی کو ٹھکرہ رہی ہے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا پر اب اسنے بھی سوچ لیا تھا کہ اب جو اسکی فیملی چاہے گی وہی ہوگا یہی سب سوچتے + روتے ہوئے کب اسکی آنکھ

،، لگی اسے پتا ہی نہیں چلا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسکی آنکھ دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر کھلی تھی اسنے اٹھ کر دروازہ کھولا تو شاہدہ بیگم

،، پریشان سی اندر آئی

سوری ماما میری وجہ سے آپ سب پریشان ہو گئے،، حیا انکے پاس بیٹھتے شرمندہ لہجے میں کہتی ہے

نہیں ماما وہ بس یونیورسٹی میں ایک لڑکی سے جگڑا ہو گیا تھا میرا تو غصے میں سمندر چلی گئی تھی آپ تو جانتی ہے وہاں وقت کا پتا ہی نہیں چلتا مجھے،،، حیا نظریں چرا کر جھوٹ بولتی ہے شاہدہ بیگم سمجھ گئی تھی کہ وہ بتانا نہیں چاہتی اس لیے زیادہ،،، اصرار نہیں کیا اور حیا کو نیچے آنے کا بول کمرے سے باہر نکل گئی تھی

* * * * *

اسلام و علیکم بہن کیسی ہے آپ،،، سب لوگ ہال میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے
،،، کے شاہدہ بیگم کو مہک کی ماما کی کال آجاتی ہے

وعلیکم سلام بہن میں بالکل ٹھیک ہو، اصل میں مینے یہ بتانے کے لیے فون کی
تھی کہ مینے مہک کے پاپا سے بات کی ہے انھے اس رشتے پر کوئی مسئلہ نہیں تو
ہماری طرف سے رشتے کے لیے ہاں ہے آپ جب چاہے منگنی کی تاریخ رکھ سکتے
ہیں ہمے کوئی مسئلہ نہیں،،،، کلثوم بیگم کی بات سن شاہدہ بیگم کی تو خوشی کا کوئی
،،، ٹھکانہ ہی نہیں تھا

جی جی بہن میں سب سے بات کر پھر آپکو بتاتی ہوتا رہی کا، شاہدہ بیگم نے
تھوڑی اور بات چیت کے بعد فون رکھ دیا اور سبکو یہ خوشخبری سنائی جس پر سب
ہی خوش ہو گئے، حیا بھی سب بھول بھال کر اپنے بھائی کی خوشی میں خوش
تھی،،، پر یہ خوشی کب تک رہنی تھی کوئی نہیں جانتا تھا آنے والے وقت سے بے
خبر سب ہی خوشی خوشی منگنی کی پلاننگ کر رہے تھے

* * * * *

اور شہیر کے ساتھ شاپنگ مال آئی ہوئی تھی نکاح کی شاپنگ کرنے دونوں نے
،، ایک جیسے ڈریس لینے کا سوچا تھا

یہ اچھی نہیں ہے،، ابھی مشل نے ایک سکن کلر کا ڈریس اٹھایا ہی تھا کہ صارم
نے کہا جس پر مشل نے گھور کر اسے دیکھا جب کہ حیا بہت گہری نظروں سے
اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی جو لڑکیوں کی شاپنگ سے چڑنا تھا اور آج اتنی دلچسپی سے
،، رائے دے رہا ہے

ہاں مشل یہ ڈریس اتنی اچھی نہیں ہے،، حیا کو بھی صارم کا ساتھ دیتے دیکھ
مشل غصے سے دونوں کو دیکھتی ہے اسے یہ ڈریس بہت پسند آئی تھی پر اب حیا
اور اسنے ایک جیسے ڈریس لینے تھے اسلیے اسے قربانی دینی پڑھی،، پورا دن خوار
ہونے کے بعد آخر کار انھے ایک خوبصورت سی بے بی پنک کلر کی شارٹ فراک پسند
آگئی اس پر میچنگ میں سمپل سی جیولری اور سینڈل لیکر فاسٹلی انہوں نے اپنی

شپنگ ختم کی پھر ان لوگوں نے کیفے سے لچ کرنے کے بعد گھر کی راہ لی جہاں
،،، کوئی حیا کا منتظر تھا

اسلام و علیکم،،، مثل کو اسکے گھر چھوڑا اب وہ لوگ اپنے گھر آئے ہی تھے کے
اپنے سامنے اجنبی لوگوں کو دیکھ سلام کیا جب کہ حیا تو سر عالیان کو اپنے گھر میں
دیکھ غصے سے لال ہو گئی تھی اور اوپر سے سر عالیان کی سماء اسے اور غصہ دلا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،،، رہی تھی

آگے تم لوگ جاؤ کمرے میں جا کر سامان رکھو،،، شاہدہ بیگم حیا کو غصے میں دیکھ کہتی
،،، ہے

ارہے بہن تھوڑی دیر ہمارے ساتھ بیٹھنے دے نہ ادھر آ بیٹا میرے پاس بیٹھو
تھوڑی دیر،،، فرزانہ بیگم (عالیان کی ماں) حیا کو اپنے پاس بلاتی ہے جس پر حیا
،،، اپنے غصے کو کنٹرول کر انکے پاس بیٹھتی ہے

ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہن بہت پیاری بیٹی ہے آپکی،،، فرزانہ بیگم کی باتوں سے شہیر کو
،،، کچھ غلط ہونے کا احساس ہوتا ہے پر ابھی وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا

visit for more novels:

شاہدہ حیا کو بلا لاؤ مجھے بات کرنی ہے اسے،،، عالیان اور اسکی فیملی کے جانے کے
،،، بعد شاہد صاحب سنجیدہ انداز میں حیا کو بلانے کا کہتے ہیں

،،، جی پاپا اپنے بلایا،،، حیا نیچے آ کے پوچھتی ہے سب چھوٹے بڑھے یہی موجود تھے

آج جو لوگ آئے تھے انھے جانتی ہو؟،،،، شاہد صاحب کے سوال پر حیا گہرا سانس لیکر سر ہاں میں ہلا دیتی ہے اسکے سر ہلانے پر شہیر کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس

،،،، ہوتا ہے

وہ رشتہ لیکر آئے تھے تمہارا،، شاہد صاحب اسکے علم میں اضافہ کرتے ہیں لیکن حیا کے جانتی ہو کے جواب میں انھے لگتا ہے وہ لوگ جو بول رہے تھے سب سچ تھا

،، حیا بھی اس لڑکے کو پسند کرتی ہے پھر بھی وہ حیا کے منہ سے سننا چاہتے تھے

کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟،، شاہد صاحب کے جواب پر جہاں حیا نظر اٹھا کر انھے

،، دیکھتی ہے وہی شہیر اپنی سانس روکے حیا کے جواب کا منتظر تھا

نہیں پایا میں انھے پسند نہیں کرتی بلکہ وہ تو مجھے زہر لگتے ہیں اتنے وقت سے پیچھے
پڑھ گئے ہے،،، حیا شاہد صاحب کو سب بتاتی ہے جس پر شہیر شکر کرتا ہے پر

اسے غصہ بھی آ رہا تھا اس عالیان پر اسکا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر بیٹھے یہی
،،، حال باقی سبکا بھی تھا پر فلحال سب خاموش تھے

اچھا چلو ہم دیکھتے ہیں اب آپ سب جاؤ اپنے اپنے کمرے میں،،، اب کے شفیق
،،، صاحب سبکو جانے کا بول آپس میں باتیں کرتے ہیں کے آگے کیا کرنا ہے

ٹوٹنی،،، حیا جو ابھی غصے میں اپنے روم میں آئی تھی کے سالار نے بھی اسکے پیچھے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،،، آکر اسکو پکارا

سالار ابھی چلے جاؤ میرا دماغ بہت گرم میں کہی کچھ کر نہ دو،،، حیا غصے سے کہتی
،،، ہے

غصہ کرنے سے کیا ہوگا جا کے بتا کیوں نہیں دیتی سبکو کے تم شہری بھائی سے
، پیار کرتی ہو،، سالار کی بات پر حیا حیرانی سے اسے دیکھتی ہے

ایسے کیا دیکھ رہی ہو تمہے کیا لگا مجھے کچھ پتا نہیں ہے؟ شاید تم بھول گئی ہو میری
جان جرواں ہے ہم دونوں،، سالار کی بات پر حیا اسکے گلے لگ روئے لگتی ہے سالار
بھی اسے چپ نہیں کرواتا کے ایک ہی بار میں اندر کا سارا غبار نکل جائے کافی دیر
رونے کے بعد حیا سالار سے الگ ہوتی ہے سالار کو اپنی لاڈلی بہن کو ایسے دیکھ دکھ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،، ہوتا ہے

حیا تم بتا کیوں نہیں دیتی گھر والوں کو یا شہیر بھائی کو،، سالار پھر وہی بات کرتا
،، ہے

،، وہ بزدل ہے تو تم بہادری دکھا دو،، سالار بھی سنجیدگی سے حیا کو دیکھ کر کہتا ہے
تم نہیں سمجھو گے سالار بچپن سے لیکے میں اس کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہوا تھے
سال بعد وہ یہاں آیا اور اب بس تین دن صرف تین دن بچے ہے اس کے واپس
جانے میں اور میں جانتی ہو وہ اس بار گیا تو واپس نہیں آئے گا، اگر وہ مجھے ایک بار
اپنے زبان سے کہ دے نہ تو پوری زندگی اس کا انتظار کرتی رہو پر وہ کہ ہی نہیں
رہا،، بولتے بولتے آخر میں حیا کی آواز روندھ گئی تھی،، پر اب بس میں بھی اس کے
لیے کوئی آنسو نہیں بہاؤ گی اب جہاں گھر والے چاہے گے میں وہی شادی
کرو گی،، حیا ایک فیصلہ کر اپنے آنسو صاف کر کے ہاتھ روم چلی جاتی ہے پیچھے

*** * * * ***

www.urdunovelbank.com

،، ذہن میں سب سے پہلا خیال عالیان کا آیا

،، صاحب تو ترپ ہی گئے تھے

بیٹا میں جانتا ہوں یہ فیصلہ بہت جلد بازی میں ہوا ہے لیکن میں جانتا ہوں یہ

www.urduovelbank.com

~~*~*~*~*~*~*~*~*

حیا ملک ولد شاہد ملک آپکا نکاح شہیر ملک ولد شفیق ملک سے پچاس لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟،،، حیا جو اپنی محبت کے غم میں بیٹھی تھی مولوی صاحب کے الفاظ سن حیرانی سے انھے دیکھتی ہے اسے لگتا ہے اسکے کان بج رہے ہیں وہ اسی حیرانی میں تھی کہ مولوی صاحب پھر اسے پوچھتے ہیں جس سے وہ ہوش میں آتے تین دفع قبول ہے کہتی ہے

ادھر یہی الفاظ جب شبیر سے پوچھے جاتے ہیں تو اسے یقین ہی نہیں آتا کہ اتنی آسانی سے اسے اپنی محبت مل گئی وہ خدا کا شکر ادا کرتے قبول ہے کہتا ہے

(شاہان اور مہک کا نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا)

مہک اور حیا کو اسٹیج پر لیجایا جا رہا تھا حیا تو ابھی بھی شک میں تھی کہ آخر یہ سب کیسے ہوا لیکن جو بھی ہو دل ہی دل میں حیا خدا کا بہت شکر ادا کر رہی تھی کہ

،،، خدا نے اسے اسکی محبت دیدی

شہیر نے جب حیا کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا آج وہ اسے کوئی پرستان سے اتری پری
لگ رہی تھی جو خدا نے اس کے نصیب میں لکھ دی تھی وہ خدا کا جتنا شکر ادا کرتا کم
،،، تھا

جیسے ہی مہک اور حیا اسٹیج کے پاس پوہچی تو شاہان اور شہیر نے انکے اگھے اپنا ہاتھ کیا حیا اور مہک کے ہاتھ تھامنے پر سب لڑکوں نے ہونٹنگ کی جس پر حیا اور مہک نے شرما کر اپنا چہرہ نیچے کر لیا،، حیا خوش تھی بہت زیادہ خوش آنے والے وقت سے بے خبر کے آنے والا وقت اسے کتنا بڑھا دکھ دینے والا تھا پر اسے اپنے رب پر یقین تھا وہ جو کریگا اسکے حق میں بہتر ہوگا

مشل،، مشل جو ایک کونے میں کھڑی اسٹیج پر دیکھ رہی تھی صارم کے بلانے پر
،، ہوش میں آتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے

مجھے آپسے کچھ ضروری بات کرنی ہے میں ہال کی دوسری طرف آپکا ویٹ کر رہا ہو
ہوسکے تو دو منٹ کے لیے آجائیے گا،، صارم کہہ کر چلا جاتا ہے پیچھے مشل نہ،
،، سمجھی سے اس طرف دیکھتی ہے جس طرف ابھی صارم گیا تھا
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جی بولے کیا بات کرنی تھی آپنے،، صارم جو دوسری طرف رخ کیے کھڑا تھا مشل کی
آواز پر اسے دیکھتا ہے جو آج بے بی پنک فراک میں ہلکا سا میکپ کیے بہت
،، پیاری لگ رہی تھی

بولے بھی،، مثل صارم کو چپ چاپ خود کو دیکھتے پا کر پھر اسے مخاطب کرتی ہے
،، جسے صارم لمبا سانس کھینچ کر اپنی بات شروع کرتا ہے

دیکھے مثل مجھے اپنی بات کرنے کے لیے لفظوں کا سہی چناؤ نہیں آتا نہ بڑھے
بڑھے ڈانٹوگ آتے ہیں میں سیدھی بات کرو گا مینے جب سے آپکو مال میں دیکھا تھا
آپ تب سے مجھے اچھی لگتی ہے، مینے سوچا تھا کہ یہ بات آپسے کرنے کے بجائے
ڈائریکٹ اپنی فیملی کو آپکے گھر بیچھ دو بٹ بھائی بھابھی کا رشتہ اتنی اچانک طے ہوا
کے میں بات نہ کر سکا، اور مجھے لگا کے آپکی فیملی کے لیے ابھی ہم اتنے یقین
کے قابل شاید نہ ہو کے وہ ایک ساتھ اپنی دونوں بیٹیاں ہمارے حوالے کر دے
اسلئے میں تب یہ بات نہ کر سکا،، ایک ہی بار میں سب کچھ بول کر صادم چپ
ہوتا مثل کا چہرہ دیکھتا ہے کہ اب مثل کیا بولے گی

(پر وہ محترمہ تو خوابوں میں کسی اور ہی دنیا میں پوچھی ہوئی تھی)

دیکھے مثل میرے پاس وقت نہیں ہے میں کل واپس امریکا چلا جاؤنگا پھر پتا نہیں کب آؤ لیکن جانے سے پہلے آپسے وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ آپ میرا انتظار کروگی میں جانے سے پہلے پایا سے بھی بات کر لوں گا کہ جب سہی وقت آئے وہ آپکی فیملی سے ہمارے رشتے کی بات کرے لیکن تب تک کیا آپ انتظار کروگی میرے لیے؟؟،، مثل کو چپ دیکھ وہ پھر سے اپنی بات جاری رکھتا آخر میں بہت آس سے پوچھتا ہے جس پر مثل بھی خوابوں کی دنیا سے نکل کر اسے دیکھتی ہے اور انجانے میں سر اثبات میں ہلا دیتی جس سے صارم لمبا سانس کھینچ مسکرا دیتا ہے مثل بھی اسکی مسکراہٹ سے ہوش میں آتی وہاں سے بھاگ جاتی ہے پیچھے صارم کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہو جاتی ہے

* * * * *

ماما مجھے روم میں جانا ہے میں تھک گئی ہو،،، حیا جو کب سے انتظار میں تھی کے شاید شیر اسے بات کریگا لیکن اسکے منہ سے ایک بھی لفظ نہ نکلتا دیکھ دانت پیستی اپنی ماں کو مخاطب کرتی ہے جس پر وہ بھی حیا کی تھکن کا خیال کر اسے،،، برائیڈل روم میں لیجاتی ہے

حیا تم بیٹھو ادھر میں کچھ کھانے کے لیے بیجھتی ہو،،، شاہدہ بیگم حیا کو بول کر وہاں سے چلی جاتی ہے

ہنسن بزدل کسی کا بیٹھا تو ایسے تھا جیسے کسی نے زبردستی بٹھایا ہو بات تک کرنے کی ہمت نہیں تھی بھائی بھابھی بھی تو آپس میں بات کر رہے تھے پر نہیں یہ کیوں بات کرنے لگے مجھ سے،،، شاہدہ بیگم کے جاتے ہی حیا خود سے باتیں کرتی اپنی بھڑاس نکال رہی تھی کہ دروازہ نوک ہوا اسے لگا شاید کوئی کھانا دینے آیا ہے پر،،، شیر کو اندر آتے دیکھ اسکا دل زور زور سے دھڑکا

اہم اہم نکاح مبارک مسز شہیر ملک،، حیا جو شہیر کو دیکھ رہی تھی اسکے پاس آتے
،، حیا کے کان میں سرگوشی کرنے پر حیا اپنی آنکھیں بند کر گئی

آنکھیں کھول بھی دے میں دور کھڑا ہو،، حیا جو شہیر کو ابھی بھی اپنے پاس کھڑا
سمجھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے کھڑی تھی شہیر کی شرارت سے بھرپور آواز سن جلدی
،، سے اپنی آنکھیں کھولتی ہے

،، آآپ یہ یہاں کیوں آئے ہے،، حیا اپنا رخ دوسری طرف کر کے کہتی ہے

visit for more novels:

میں تو اپنی مسز کو نکاح کی مبارک باد اور گفٹ دینے آیا تھا پر میری مسز کے تو
مزاج ہی نہیں مل رہے،، شہیر حیا کو پیچھے سے ہگ کر کے اسکے کان میں کہتا ہے
حیا تو شوک ہی ہو جاتی ہے شہیر ہے اس عمل سے اسلیے جلدی سے خود کو چھڑا کر

اس سے دور کھڑی ہو جاتی ہے،، حیا کی شکل دیکھ شیر کو ہنسی آتی ہے جسے وہ بڑھی
،،، مہارت سے چھپا جاتا ہے

آآپ جائے یہاں سے کوئی آجایگا،، حیا اپنے دل کو قابو کر جلدی سے کہتی ہے پر
شیر کو پھر اپنے قریب آتے دیکھ جلدی سے آنکھیں بند کر کے اپنا رخ پھیر دیتی
ہے جس سے شیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ جاتی ہے،، شیر اسکے پیچھے کھڑا ہو کر
اسکے گلے میں ایک خوبصورت سا لوکیٹ پہناتا ہے جس پر حیا اور شیر دونوں کے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نام کے پہلے الفابیٹ تھے

حیا کا رخ اپنی طرف کر کے اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی مہر سبت کر وہ جاچکا
تھا پر حیا کتنی ہی دیر اسکو خود کے پاس محسوس کر اپنی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی کہ
مشل نے آ کے اسے ہلایا تب جا کے وہ ہوش میں آئی

فنکشن خیر خیریت سے گزرا تو سبکو ہی اپنی تھکن کا احساس ہوا یہ دو دن بہت تھکن زدہ تھے اسلیے گھر آتے ہی سب آرام کرنے کے غرض سے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے پھر کل شفیق صاحب والوں نے واپس بھی جانا تھا سب انکے جانے سے اداس تھے پر اب جانا تو تھا ہی

visit for more novels:

آج رات حیا کو نیند نہیں آرہی تھی کل شہیر کے جانے کا سن اسکا دل اداس ہو گیا تھا ابھی وہ بیڈ پر لیٹی کروٹیں بدلتی یہی سب سوچ رہی تھی کہ اسے اپنے کمرے کی بالکنی میں کسی کا سایہ نظر آتا ہے جس سے وہ جلدی سے اٹھتی کمرے کی لائٹ جلاتی سائیڈ ٹیبل سے ایک ڈیکوریشن پیس اٹھاتی بالکنی کی طرف جاتی ہے اور

بغیر دیکھے ڈیکوریشن پیس اسکے سر میں مار دیتی ہے کہ لیکن اپنے سامنے شہیر کو درد
،، میں دیکھ اسکا دل کانپ جاتا ہے

شہیر آپ ٹھیک ہے نہ آئم سو سوری مجھے لگتا نہیں کون ہے ،، شہیر کے
،، پھرے پر درد کے آثار دیکھ حیا کو شرمندگی ہوتی ہے

تو بیگم پہلے دیکھ لیتے ہیں کے کون ہے ایسے ہی اٹیک نہیں کر دیتے ،، شہیر برا
سامنہ بنا کے بولتا ہے اور جا کے بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے حیا بھی جلدی سے فرسٹ
،، باکس لیکر اسکی پٹی کرتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

زیادہ درد ہو رہا ہے کیا؟ آئم سوری میری وجہ سے اتنی لگ گئی پر تم اتنی رات کو
ادھر کیا کر رہے تھے وہ بھی چوروں کی طرح ،، حیا کی نم آنکھیں دیکھ شہیر جلدی
،، سے سیدھا ہوتا ہے

حیا میں ٹھیک ہو چھوٹی سی چوٹ ہے ٹھیک ہو جائیگی تم رونا مت پلیز بہت بری لگتی ہو روتے ہوئے،، شہیر پہلے پیار سے کہتے آخر میں شرارت سے کہتا ہے جس،، پر حیا اسے گھورتی ہے

،، شہیر،، حیا کچھ یاد آنے پر اسے پکارتی ہے

،، جی جان شہیر،، شہیر کے ایسے کہنے پر حیا شرما کر چہرہ موڑ لیتی ہے

ہمارے نکاح یوں اچانک کیسے طے ہوا؟ کیا تمہے پتا تھا کہ آج تمہارا نکاح ہے

visit for more novels:

مجھے؟،، حیا نے کب سے اپنے دل میں آیا سوال پوچھا جس پر شہیر نے

،، مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا

یہ سارا میرا ہی تو پلان تھا، شہیر کے اتنے آرام سے بتانے پر حیا منہ کھولے اسے،، دیکھتی ہے

وہ کیسے؟ اور مجھ سے پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا کسی نے اگر میں مناکر دیتی پھر؟،،، حیا
،،، کے سوال پر شہیر کے چہرے کی مسکراہٹ اور گہری ہو جاتی ہے
تم مناکر ہی نہیں سکتی تھی آخر تم بھی تو یہی چاہتی تھی،، شہیر کی بات پر حیا
،، گڑبڑا جاتی ہے

کل میں تمہارے روم میں آیا تھا تم سے بات کرنے تب تمہاری اور سالار کی باتیں
سنی تھی تو سوچا پروز کرنے سے بہتر ہے نکاح کا سرپرائز دیدو تو مینے پایا اور چلو
سے بات کی انھے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا تو مینے اسے کہا کہ ہمارا نکاح بھی
شاہان کے ساتھ کر دے اور تم سے کوئی کچھ نہ بتائے اسلیے سب نے تم سے یہ بات
چھپائی،، حیا کو چپ دیکھ شہیر اسے سب کچھ بتاتا ہے جسے حیا حیرانی کے ساتھ
،، سنتی ہے اور آخر میں ایک زور کا مکا شہیر کے بازو پر مارتی ہے

ہاے ہاے ہاے لڑکی تھوڑا شرم کر لو کوئی اپنے شوہر کو ایسے مارتا ہے بھلا، کل چلا جاؤنگا نہ پھر واپس نہیں آؤنگا روتی رہنا پھر میری یاد میں،،، شہیر مذاق کرتے آخر میں سنجیدگی سے کہتا جس پر حیا کا دل دھڑکنا بھول جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں شہیر جو اندر ہی اندر حیا کی حالت سے لطف،،، اندوز ہو رہا تھا اسے روتے دیکھ ایک دم سے سیریس ہو جاتا ہے

حیا یار بات بات پر رونا کیوں سٹارٹ کر دیتی ہو اتنی بھی کمزور مت بنو یہ دنیا کمزوروں کی نہیں ہے اور میں بس مذاق کر رہا تھا،،، شہیر حیا کو روتے دیکھ اسکے،،، آنسو پونچھے اسے سمجھاتا ہے

م میں کمزور نہیں ہو شہیر پر میرا دل ڈر رہا ہے بہت جیسے اگر تم گئے تو کچھ برا ہو جائیگا، میں تمہے کھونا نہیں چاہتی ہو،،، حیا کہتے ہی پھر سے رونے لگی تھی،،، شہیر،،، حیا کے اظہار پر ہلکا سا مسکراتے ہوئے اسے اپنے آغوش میں لے لیتا ہے

حیا میری جان انسان کی زندگی میں اچھا برا دونوں ہوتا ہے آج اگر سب اچھا ہے تو ضروری نہیں کل بھی سب اچھا ہو انسان کو ہمیشہ ہر حالات کے لیے تیار رہنا چاہیے، میں چاہتا ہوں تم مضبوط رہو میرے ساتھ بھی میرے بعد بھی، اب وعدہ کرو مجھے پھر کبھی نہیں روئگی، شہیر ویسے ہی حیا کو اپنے گلے سے لگائے اسے سمجھاتا آخر میں اسے وعدہ لیتا ہے حیا بھی اپنے آنسوؤں پونچھ اسکے ہاتھ پر اپنا ،،، ہاتھ رکھ دیتی ہے جس پر شہیر بھی ہلکا سا مسکرا دیتا ہے

اچھا چلو اب سو جاؤ صبح جلدی بھی اٹھنا ہے،،، شہیر بول کر حیا کے ماتھے پر بوسہ دیتے چلا جاتا ہے حیا کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا کہ شہیر جائے پر شہیر کی تھکن کا ،،، احساس کر چپ چاپ سو جاتی ہے

صبح سب ہی جلدی اٹھ گئے تھے آج سب ہی اداس تھے شفیق صاحب والوں کے
،، جانے سے

بڑھے پایا آپ لوگ کچھ دن اور رک جائے نہ،، سالار اداسی سے شفیق صاحب سے
،،، کہتا ہے

بچے آج نہیں تو کل جانا تو ہے ہی پھر انشا اللہ جلدی آئینگے اپنی امانت لینے،، شفیق صاحب سالار کو جواب دیتے آخر میں حیا کو دیکھ کہتے ہیں جو ثنا بیگم کے ساتھ بیٹھی

،،، ہوئی باتیں کر رہی تھی انکی بات پر شرما کر سر جکا دیتی ہے

visit for more novels:
www.urduonlinebooks.com

انشاء اللہ انشاء اللہ، میں تو کہتا ہو بھائی صاحب بزنس یہی پر شفٹ کر کے واپس آجائے
 ،، سب،، شفیق صاحب کی بات پر شاہد صاحب انسے کہتے ہیں

* * * * *

، کیا ہوا حیا ادھر کیوں لیکر آگئی؟ ،، پت پر آ کے مثل پوچھتی ہے

اوکے پھر میں آپکی فیملی سے ہی بات کروگا بس آپ میرا انتظار کرنا پلیز،،، مسکراتے ہوئے کہ کر صارم نیچے چلا جاتا ہے پیچھے مثل اسکے لفظوں کو یاد کر خود بھی مسکرا دیتی ہے

(اس میں کوئی شک نہیں کہ من ہی من وہ بھی صارم کو پسند کرنے لگی ہے)

،، مثل نیچے آئی تو سب جانے کی تیاری میں تھے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

حیا سب سے مل کر اوپر روم میں چلی جاتی ہے، شہیر کو جاتے دیکھ اسکی آنکھیں نم ہو رہی تھی شہیر نے اسکی نم آنکھیں دیکھ لی تھی اسلیے وہ بھی اسکے پیچھے روم میں ،،، جاتا ہے

اب کیا ایسے الوداع کروگی مجھے؟، حیا جو روم میں آتے رونے لگی تھی شہیر کی آواز
،، پرپٹ کر اسے دیکھتی اپنے آنسو صاف کرتی ہے

رونا خود ہی آ رہا ہے نہ میں کیا کرو،، حیا سوس سوس کرتی ہوئی بات کرتی ہے کہ بے
ساختہ ہی شہیر کو اس پر پیار آ جاتا ہے اس لیے اسکے پاس جاتے اسے گلے سے لگاتا
ہے ،،

میری جان میں جلدی واپس آ جاؤ گا پکا اب پلیز چپ کر جاؤ ورنہ میں واپس نہیں جا
پاؤ گا، شہیر اسے کندھوں سے تھام کر کہتا ہے حیا بھی اپنے آنسو صاف کر مسکرا
دیتی ہے جس پر شہیر بھی مطمئن ہو کر اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے جاتا ہے جہاں سب
اسکا انتظار کر رہے تھے ان دونوں کو ساتھ آتے دیکھ سب ہی مسکرا دیتے ہیں پھر
سب مل کر وہ لوگ چلے جاتے ہیں

شہیر کو گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس دوران شہیر روز حیا سے کال پر بات کرتا تھا لیکن پھر بھی حیا کا دل بے چین تھا، ایک ہفتے سے وہ یونیورسٹی بھی نہیں جا رہی تھی اپنی بے چینی میں وہ سب کچھ فراموش کر بیٹھی تھی آج بھی شاہد صاحب کے ،،، اسرار پر وہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہوئی تھی

visit for more novels:

حیا کیسی ہو اور اتنے دنوں سے یونیورسٹی کیوں نہیں آرہی تھی پتا ہے میں کتنا بے
ہوئی تھی اس ایک ہفتے میں،، حیا جو ابھی ابھی یونیورسٹی آئی تھی کے مثل نے
،، اسے دیکھتے ہی بھاگ کر اسکے گلے لگے اپنی شکایتیں شروع کر دی

یار دل نہیں چاہ رہا تھا اسلیے نہیں آئی آج بھی صرف بابا کے فورس کرنے پر آئی ہو،،، حیا بیزاری سے جواب دیتی کلاس روم کی طرف چلی جاتی ہے پیچھے مثل حیا کا لہجہ دیکھ حیران تھی پہلے تو کبھی اسنے مثل سے ایسے بیزاری سے بات نہیں کی، خیر مثل بھی حیا کو پریشان سمجھ اسکے لہجے کو اگنور کر اسکے پیچھے چلی جاتی ہے

“““

مس حیا،، حیا جو اپنی نوٹ بک کھولے کسی سوچ میں گم تھی اپنا نام پکارے جانے

“،، پر ہوش میں آتی کھڑی ہو جاتی ہے

“،، یس سر،،، سر عالیان کو دیکھ اسکا ہلک تک کڑوا ہو جاتا ہے

کس سوچ میں گم ہے آپ میں کچھ پڑھا رہا ہو اور اتنے دن کہا تھی آپ؟،،، عالیان
 ،،، جو حیا کے اتنے دن نہ آنے پر غصہ تھا اس طریقے سے اپنا غصہ نکالتا ہے
 سر اسکا نکاح تھا نہ اسلیے لیو پر تھی اب بھی اپنے ساجن کے خیالوں میں کھوئی
 ہوئی ہے،،، مثل جو سر عالیان کے رشتے والی بات سے انجان تھی حیا کے جواب
 دینے سے پہلے ہی شرارت سے انھے جواب دیتی ہے جس پر عالیان کے سر پر
 جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑھا ہو وہ حیرانی سے حیا کو دیکھتا ہیں جو مثل کو گھورنے میں
 ،،، مصروف تھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کہ کیا یہ س سچ ہے مس حیا،،، عالیان بے یقینی سے حیا سے پوچھتا ہے دل ہی
 دل وہ دعا کر رہا تھا کہ حیا منا کر دے کاش یہ مذاک ہو پر ہر گڑھی قبولیت کی نہیں
 ہوتی، حیا کے اثبات میں سر ہلانے پر عالیان کو ایک دم سے ہی گھٹن سی ہونے
 لگی تھی وہ سبے اسکیزو کر باہر چلا جاتا ہے، حیا کو دکھ تو ہوتا ہے عالیان کے لیے

پر وہ انکے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی اسلیے سر جٹک کر بک کی طرف معتوجہ
،،،،، ہو جاتی ہے

کیسے کیسے کر سکتی ہے حیا میرے ساتھ ایسا،،، عالیان اپنے گھر آتے ہی غصے سے
،،، پاگل ہو گیا تھا

نہیں حیا بس میری ہے م میں اس لڑکے کو نہیں چھوڑو گا جس نے میری حیا کو مجھ سے
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
چھیننے کی کوشش کی،،، عالیان پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کرتے کسی کو فون کرتا
،،،،، ہے

اسلام و علیکم کیسے ہے آپ،، حیا جو ابھی ابھی گھر آئی تھی شہیر کی کال دیکھ مسکرا
،، دیتی ہے

میں بالکل فٹ تم سناؤ کیسا گزرا آج کا دن یونیورسٹی میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا اور
اس عالیان نے پھر سے تنگ تو نہیں کیا،، شہیر کو بھی عالیان کی جانب سے ڈر
تھا کہ وہ پھر سے حیا کو تنگ نہ کرے اسلیے پوچھتا ہے جس پر حیا کو آج کا دن یاد
،، آتا ہے

،، نہیں،، یک لفظی جواب دیتی حیا خاموش ہو جاتی ہے
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

،، اچھا اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے بتانا،، شہیر فکر مندی سے کہتا ہے
آپ کیا کرے گے جان کر کونسا یہاں آ جائیگے،، حیا کی بات پر شہیر مسکرا دیتا
،، ہے

کل سے میرے پیپرز سٹارٹ ہے ایک بار وہ ختم ہو جائے پھر جلدی تمہارے پاس آکے تمہے ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے آؤنگا بس اب خوش،،، شہیر پیار سے کہتا ہے جس پر حیا بھی مسکرا دیتی ہے قسمت سے انجان وہ دونوں اپنی زندگی کے حسین خواب سجا رہے تھے پر انھے کیا پتا محبتیں اتنی آسانی سے نہیں ملا کرتی بہت سے دکھ بہت سی تکلیفیں برداشت کرنی پڑھتی ہے بہت سی آزمائشوں پر پورا،،، اترنا ہوتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شہیر جو ابھی حیا سے بات کرنے کے بعد اسکے سنگ مستقبل کی یادوں میں کھویا بیٹھا تھا کہ اچانک پیچھے سے اسے کوئی نسوانی آواز میں بے بی بے بی کہتا زور سے ہگ کرتا ہے جس پر شہیر سہی معنوں میں بوکھلا جاتا ہے اور جلدی سے پیچھے ہٹتا،،، ہے پر اپنے سامنے ریان کو دیکھ تپ جاتا ہے

ریان سدھر جا ورنہ کسی دن پٹے گا مجھے،،، شہیر اپنا ہمیشہ والا فقرہ استعمال کرتا ہے جسکا ہمیشہ کی طرح ہی ریان پر کوئی اثر نہیں ہوتا وہ ہمیشہ ہی ایسی حرکتیں کرتا تھا،،، اب بھی وہ ڈھیٹوں کی طرح ہنستے ہوئے بیڈ پر لیٹ جاتا ہے

ریان کو ہنستے دیکھ شہیر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیتا ہے آخر ریان میں جان تھی اسکی اسے ہنستے دیکھ شہیر کو سب کچھ ہی اچھا لگتا ہے کبھی کبھی صادم چڑھتا تھا انکی دوستی سے پر ان دونوں پر اسکا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا ویسے تو یہ تینوں ہی ایک دوسرے کی جان تھے ان کی دوستی مثالی تھی پر ریان کے ساتھ شہیر کا ایک الگ،،،،، ہی رشتہ تھا

شہیر ایسے نہ دیکھو مجھے شرم آرہی ہے،،، شہیر جو ریان کو دیکھ اپنی اور اسکی دوستی کے بارے میں سوچ رہا تھا کے ریان کی شرارت بھری آواز پر ہوش میں آتا نفی میں سر ہلاتا ہے کہ اسکا کچھ نہیں ہو سکتا

* * * * *

دن تیزی سے گزر رہے تھے آج شہیر کا آخری پیپر تھا وہ بہت خوش تھا کہ اب جلدی ہی پاکستان جا کے حیا کو ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے آگیا دوسری طرف حیا بھی خوشی خوشی دن کاٹ رہی تھی کہ جلد ہی وہ ہمیشہ کے لیے شہیر کے پاس ہوگی دور کھڑی قسمت ان دونوں کی خوشی دیکھ اداس سا مسکرا دیتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com *****

یار فاضلی پیپرز ختم ہوئے،، صارم اور شہیر گھر جا رہے تھے کے گاڑی چلاتے ہوئے

،، صارم نے کہا

(پر وہ بیان ہی کیا جس پر اثر ہو جائے)

~~*~*~*~*~*~*~*~*

شہری بھائی کی یاد آرہی ہے اسے،، حیا کے بولنے سے پہلے سالار شہرات سے کہتا
،، ہے جس پر سب ہنس دیتے ہیں

ماما میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ج جیسے کچھ برا ہونے والا ہے،،،،، حیا پریشانی سے
ماں کو کہتی ہے ابھی کوئی کچھ اور کہتا کے شاہد صاحب کا فون بجنے پر سب اسکی

www.urduovelbank.com

،، اور معتبوجہ ہو جاتے

بھائی صاحب کی کال ہے،،، شاہد صاحب مسکراتے ہوئے فون اٹھاتے ہے، پر آگے کی بات سن انکے ہاتھوں سے موبائل چھوٹ جاتا ہے آنکھوں میں آنسو

آجاتے ہیں سب انھے ایسے دیکھ پریشانی سے انکے پاس جاتے ہیں حیا کا دل بھی
،،، کچھ غلط ہونے کے اندیشے سے زور زور سے دھڑک رہا تھا

ایک سال بعد

اس ایک سال میں بہت کچھ بدل گیا تھا سب کی زندگیاں بدل گئی تھی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج شیر کی پہلی برسی تھی سب اداس تھے پر اس ایک سال کی طرح آج بھی حیا
کے چہرے پر کچھ نہیں تھا نہ خوشی نہ غم شیر کے جانے کے بعد وہ بالکل چپ
سی ہو گئی تھی نہ ہنستی تھی نہ روتی تھی سب نے بہت کوشش کی اسے رلانے کی
پر حیا نے تو جیسے چپ کی قسم کھالی تھی،، شفیق صاحب والے بھی ایک سال پہلے

پاکستان شفٹ ہو گئے تھے وہ بھی جوان بیٹے کی موت پر ٹوٹ سے گئے تھے اس
،،، ایک ایکسیڈنٹ نے جیسے سبکی زندگی کی خوشیاں ایک ڈم سے ختم ہی کر دی تھی

(فلش بیک)

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

صارم آگے دیکھ،،، بیان کی چیخ پر اسے پہلے صارم کچھ سمجھتا بہت دیر ہو چکی تھی
اور ایک ٹرک انکی گاڑی کو بہت بری طرح کچل کر جا چکا تھا،،، انکی گاڑی بری
،،، طرح الٹ چکی تھی تینوں کو ہی بہت چوٹیں آئی تھی

تھوڑی دیر بعد صارم کو جب تھوڑا ہوش آیا اسنے آس پاس دیکھنا چاہا پر کچھ نظر نہ
آیا بہت مشکلوں کے بعد وہ گاڑی سے نکلنے میں کامیاب ہوا تھا

آہ، گاڑی سے نکلتے ہی اسنے کچھ لوگوں سے مدد مانگتے شہیر اور ریان کو باہر نکلوا یا
تھا کچھ لوگوں نے فون کر کے ایبولینس کو بھی بلا لیا تھا اور جلدی ہی ان تینوں کو
ہسپتال لے جایا گیا

شہیر تو ہسپتال لیجاتے ہی دم توڑ گیا جب کے ریان کے سر میں کانچ لگنے کی وجہ
سے وہ کوما میں چلا گیا تھا ایک ساتھ اپنے دونوں دوستوں کو کھو کر صارم کی تو جیسے
،،، زندگی ہی ختم ہو گئی تھی

شہیر کی موت کا جب حیا کو پتا چلا تو اسے سمجھ نہ آیا وہ کیسے رے ایکٹ کرے
اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ جو شخص کچھ دنوں بعد اسے ہمیشہ کے لیے اپنے

ساتھ لے جانے کی باتیں کر رہا تھا وہ اسے ہمیشہ کے لیے اکیلا چھوڑ کر جا چکا ہے،، ایک ایک کر شہیر کی ہر بات اسے یاد آتی سب چاہتے تھے وہ روئے پر شہیر کی موت کا حیا پر ایسا اثر ہوا کہ وہ سب کچھ بھول کر ایک زندہ لاش بن گئی اور آج ایک سال بعد بھی وہ ایسے ہی ہے، اس ایک سال میں سب ہی اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئے اگر کوئی وہی کھڑا ہے تو وہ حیا اور صادم ہے، ایک نے اپنا بچپن کا پیار اپنا ہمسفر کھویا تو دوسرے نے اپنے دونوں جان سے عزیز دوستوں کو سب کا ہی غم بہت بڑھا تھا بس فرق اتنا تھا باقی سب اس غم کے ساتھ جینا سیکھ گئے اور ان دونوں نے اس غم کو اپنی زندگی کا روگ بنا لیا

،، جی آپ کون ،،، گارڈ نے اپنے سامنے کھڑے لڑکے سے پوچھا

مجھے صارم سے ملنا ہے اسے کہے ریان آیا ہے ،،، ریان گارڈ کو بولتا ہے گارڈ بھی

اثبات میں سر ہلاتا اندر چلا جاتا ہے ،،، تھوڑی ہی دیر بعد صارم خود باہر آجاتا ہے

اپنے سامنے ریان کو سہی سلامت دیکھ خوشی سے اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے

ہیں ،، ریان ہی آگے آتے اسکے گلے لگ جاتا ہے جس پر صارم بچوں کی طرح پھوٹ

پھوٹ کر رو دیتا ہے ایک دوست کو کھونے کے بعد دوسرے دوست کو سہی

،، سلامت دیکھ اسے کتنی خوشی ہو رہی تھی یہ صرف صارم ہی جانتا تھا

visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

،،، ری تو کب ٹھیک ہوا ،، خود کو سمجھا کر صارم ریان سے الگ ہو کر پوچھتا ہے

ایک ہفتے پہلے ،،، ریان سنجیگی کے جواب دیتا ہے ،، صارم جو ہمیشہ ریان کو سنجیدہ

دیکھنا چاہتا تھا آج اسے ایسے دیکھ اسے دکھ ہو رہا تھا اس ایک ایکسیڈنٹ نے کیا کیا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 103
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

آنٹی پلیز اب سے کوئی نہیں روئے گا میں ہو نہ اور میرے ہوتے کوئی نہیں رو
سکتا،، ریان ثنا بیگم کے گلے میں باہیں ڈالے سب سے کہتا ہے دور کھڑی حیا یہ سب
دیکھتی اپنے روم میں چلی جاتی ہے

کیوں چلے گئے ہو سبکو رلا کر پلیز واپس آجاؤ، ریان تو تم سے سب سے زیادہ عزیز تھا نہ
دیکھو وہ بھی اتنا رو رہا تھا آج پلیز واپس آجاؤ نہ ہم سے ضرورت ہے تمہاری،،، حیا
،، کمرے میں آتی روتے ہوئے شہیر کے فوٹو سے باتیں کرتی ہے
،، ابھی وہ باتیں کر رہی تھی کہ اسکے دروازے پر دستک ہوتی ہے

آجاؤ،، اپنے آنسو صاف کر وہ آنے والے کو اجازت دیتی ہے پر ریان کو اندر آتے
،، دیکھ حیران ہو جاتی ہے

،، کسی ہو،، ریان ایک نظر حیا کو دیکھ کہتا ہے

کیسی ہو سکتی ہو،، حیا جواب دیتے اداس سا مسکرا دیتی ہے جسے دیکھ ریان کو دکھ ہوتا ہے وہ تو اتنی شرارتی اور زندگی سے بھرپور لڑکی تھی پر یہ تو وہ حیا لگ ہی نہیں ،، رہی تھی جسے وہ جانتا تھا

حیا کسی ایک کے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی ہم انسان اسکی امانت ہے سبکو ایک دن اسکے پاس جانا ہے اور شہیر نے تمہے اتنا کمزور تو نہیں بنایا تھا کے تم ایسے اپنی زندگی جینا چھوڑ دو،، ریان کے سمجھانے پر حیا اسے دیکھتی رہ جاتی ہے وہ بالکل شہیر کی طرح سمجھاتا تھا، اسے پھر سے رونا آتا ہے وہ لڑکی جو شہیر کی موت پر بھی کسی کے سامنے نہ روئی آج ریان کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو دی ، تھی ایک سال سے کنٹرول کیے سارے آنسوؤں آج ریان کے سامنے بہا رہی تھی

ریان نے بھی اسے چپ نہ کرایا وہ چاہتا تھا حیا اپنے اندر کا سارا غبار نکال کر پھر
،،،،، سے زندگی کی طرف لوٹ آئے

یہ لو پانی پی لو،،، بہت دیر رو لینے کے بعد ریان نے اسے پانی دیا جسے وہ ایک ہی
،،، سانس میں سارا پی گئی

حیاتمہے پتا ہے شہیر کہتا تھا میں اپنی حیا کو اتنا مضبوط بناؤگا کہ وہ اکیلے دنیا کا
سامنا کرنے کی ہمت رکھے گی، لیکن تم کیا کر رہی ہو حیا ایسے کروگی دنیا کا
سامنا؟،،،،، ریان اسے سمجھا رہا تھا اور حیا سر نیچے کیے بے آواز آنسوؤں بہا رہی
،،،،، تھی

وہ مجھے مضبوط بنا کر نہیں بلکہ اپنی عادت ڈال کر گیا ہے اب جب مجھے ضرورت
ہے اسکی تو وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا وہ بھی باقیوں کی طرح بے وفا نکلا،،، حیا کے

روتے ہوئے بولنے پر ریان اپنی آنکھیں میچ دیتا ہے وہ کیسے حیا کو زندگی کی طرف
واپس لے آئے کیا کرے وہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

دیکھے بہن سمجھنے کی کوشش کرے آج نہیں تو کل آپنے کسی نہ کسی سے تو حیا
کی شادی تو کرنی ہی ہے نہ تو عالیان سے کیوں نہیں اچھا بھلا ہے میرا بیٹا اور سب سے
بڑھی بات آپکی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہے،،، فرزانہ بیگم آج پھر شاہد صاحب والوں
کو رشتے کے لیے قائل کرنے آئی تھی، اس ایک سال میں یہ شاید تیسری بار تھا کہ
وہ انکے گھر رشتہ لیکر آئی ہے لیکن ہمیشہ ہی حیا منا کر دیتی کے اسے شیر کے
،،،، بعد کسی سے شادی نہیں کرنی پر عالیان پھر بھی بار بار رشتہ نبجھ دیتا

دیکھے بہن ہم خود بھی چاہتے ہیں کہ ہماری بیٹی کا گھر بس جائے پر حیا کی مرضی کے بغیر ہم اسکا رشتہ تو نہیں کر سکتے نہ،،، شاہد صاحب نے رسان سے انھے،،، سمجھایا

بھائی صاحب شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جاتا ہے ابھی بیچاری بچی دکھ میں ہے اسلیے ایسا کہ رہی ہے پر ایک بار رشتہ ہو جائیگا تو حیا بھی ٹھیک ہو جائیگی،،، فرزانہ بیگم کے اتنے اسرار پر سب لوگ ہی سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے فرزانہ بیگم اپنی باتوں کا اثر ہوتے دیکھ ایک دو اور باتیں کر کے چلی گئی پیچھے سبکو ایک گہری سوچ،،، میں مبتلا کر

حیا بچے ہمے آپسے بات کرنی ہے،، شفیق صاحب نے بات کا آغاز کیا جس پر حیا

،، نے سوالیہ نظروں سے سبکو دیکھا ریان بھی یہی موجود تھا

بیٹا شہیر کو گئے ایک سال ہو گیا ہم جانتے ہیں آپکے لیے یہ وقت اتنا آسان نہیں تھا ہمارے لئے بھی نہیں تھا ہم نے بھی اپنا بیٹا کھویا تھا پر ہم خود کو سمجھا کر زندگی جی رہے ہیں پر آپنے بالکل ہی زندگی جینا چھوڑ دی ہے اپنی حالت دیکھے آپ ایسی تو نہیں تھی پہلے تو اب ایسی کیوں ہو گئی ہے شہیر اللہ کی امانت تھا اسنے واپس لے لی اس بات پر ہم اللہ سے شکوہ نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ ہماری غلطی ہے کہ ہم لوگوں سے اتنی ایڑھ ہو جاتے ہیں ورنہ اللہ نے تو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ انسان میری امانت ہے جسے میں ایک دن واپس لوگا پھر یہ روگ کیسا بیٹا؟

شفیق صاحب بہت پیار سے ہر ایک بات حیا کو سمجھا رہے تھے انکے لفظ حیا،،
کے دل پر لگ رہے تھے پر وہ بھی کیا کرتی شہیر کے بغیر رہنے کا اسنے کبھی تصور

ہی نہیں کیا تھا، اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے پر آج وہ انھے صاف نہیں
،، کر رہی تھی

بیٹا آج عالیان کی ماں آئی تھی تمہارے رشتے کے لیے اور ہم نے سوچا ہے اس بار
انھے ہاں کر دیگے ہم تمہے اس حالت میں نہیں دیکھ سکتے اسلیے ہم سب بڑوں
نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپکی شادی عالیان سے کر دے ہمے یقین ہے آپ
ہماری بات کا مان رکھے گی،، شفیق صاحب اب کے بہت ہی سنجیدگی سے حیا کو
، اپنا فیصلہ سناتے شاہد صاحب کو لیکے باہر چلے گئے پیچھے حیا شل سی رہ گئی تھی
کیا اب اسے شہیر کے نام کے ساتھ جڑے رہنے کا حق بھی نہیں؟ یہ سب
سوچتے حیا رونے لگی تھی سب ہی اسے دکھ سے دیکھ رہے تھے پر کوئی کچھ نہیں
کر سکتا تھا کیوں کے سب جانتے تھے یہ ہی فیصلہ حیا کے حق میں بہتر ہے
اسے شہیر کی یادوں سے باہر نکلنا ہوگا،، سالار اپنی جڑوا کو ایسے روتے دیکھ خود بھی

رونے لگا تھا صارم شاہان دونوں ہی اپنی لاڈلی بہن کا یہ حال دیکھ تکلیف میں تھے، بس ان میں ایک شخص ایسا تھا جو غصے سے حیا کو گھور رہا تھا وہ تھا ریان جس کو حیا کو اتنا کمزور دیکھ غصہ آ رہا تھا ایسے ہی غصے سے وہ اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے

ڈیم لیٹ یہ حیا اتنی کمزور کیوں ہے اپنے لیے اسٹینڈ تک نہیں لے سکتی،، ریان غصے سے روم میں چکر لگاتے خود سے بات کرتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے کچھ کرنا ہوگا حیا سے بات کرنی ہوگی،، ریان خود سے بڑبڑاتے کمرے سے باہر چلا جاتا ہے

حیا کیا ہوا ہے ایسے کیوں بیٹھی ہو، مثل جو حیا سے ملنے آئی تھی اسے ایسے بت
 ،، بنا دیکھ پوچھتی ہے

پتا ہے مثل ایک بار شیر نے مذاق میں مجھے کہا تھا کہ حیا میں تمہارا دل ہو، مجھے
اسکی بات پر بہت ہنسی آئی تھی مینے اسے پوچھا کہ وہ خود کو میرا دل کہہ رہا ہے
تو میں اسکی کیا ہو، اور پتا ہے اسنے کیا جواب دیا؟،،، حیا کھوئے کھوئے انداز میں
،،، بولتی آخر میں مثل کی طرف دیکھ کر اسے پوچھتی ہے

،،کیا؟،، مثل جو غور سے حیا کو سن رہی تھی اسکے چپ ہونے پر پوچھتی ہے

اسنے کہا وہ دل ہے اور میں اس دل کی دھڑکن، اگر سچ میں ایسا تھا تو بتاؤ بھلا دل کے بغیر دھڑکن کا کیا کام؟، ایک سال پہلے دل مرگیا پر دھڑکن کو کچھ نہ ہوا یہ تو غلط ہے نہ،،، حیا کی عجیب باتیں اور لہجہ دیکھ مشکل کو اسکی حالت ٹھیک نہیں

لکھ بات کرنی ہے، سب بڑھے بیٹھے آپس

،،، جاتا ہے

انکل کیا آپ مجھے اپنا بیٹا مانتے ہیں؟؟،،، ریان کے سوال پر سب کے چہرے پر
،،، مسکراہٹ آجاتی ہے

آپ ہمارے بیٹے ہی ہو شہیر کی جان تھے آپ اور ہمارے لئے تو آپ ہمارے شہیر
،،، ہی ہو،،، ثنا بیگم شہیر کے نام پر اداسی سے کہتی ہے

تو آپ لوگ شہیر کی حیا کسی اور کو کیسے دے سکتے ہیں؟،،، ریان کی بات پر سب
،،، لوگ الجھ کر اسے دیکھتے ہیں

visit for more novels:

،،، کیا مطلب ہے آپکا بیٹا،،، شاہد صاحب الجھتے ہوئے پوچھتے ہیں

انکل میں حیا سے شادی کرنا چاہتا ہوں،،، ریان بغیر کسی لگی لپٹی کے اپنی بات کہتا
،،، ہے جس پر سب ہی حیرانی سے کبھی اسے تو کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں

بیٹا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں،،، شاہد صاحب کو سمجھ نہ آیا کہ ریان کی اس بات پر
،،، اسے کیا جواب دے

انکل میں کچھ غلط نہیں کہ رہا حیا شہیر کی محبت تھی میں اسے کسی ایسے ہاتھ میں
نہیں جانے دے سکتا جس کے بارے میں ہم کچھ جانتے ہی نہیں، حیا اتنی بار
اس لڑکے کو رنجیکٹ کر چکی ہے کیا گارنٹی ہے کہ اس لڑکے نے اس بات کو
، اپنی انا کا مسئلہ نہ بنایا ہو، کیا پتا کل کو وہ اس بات کو لیکر حیا کی زندگی برباد کر دے
آٹم سوری پر میں یہ رسک نہیں لے سکتا حیا شہیر کی امانت ہے اگر واقعی آپکے
لے میں شہیر ہو تو حیا مجھے دیدے،،، ریان کی بات سن سبکو چپ لگ گئی تھی کسی
کے پاس بھی الفاظ نہیں تھے اور حقیقت تو یہی تھی کہ جو ریان بول رہا ہے وہ
بات بھی سہی ہے اُن سب نے اس رخ سے سوچا ہی نہیں تھا کہ عالیاں کل
،،، کو حیا سے اپنی رنجیکشن کا بدلہ بھی لے سکتا ہے

انکل آپ لوگ اس بات کو سوچے میں انتظار کر لوگا آپکے جواب کا پر آپ عالیان کو
ہاں نہیں بولے گے پلیر،، سب کو چپ دیکھ ریان پھر سے اپنی بات کہ کر چلا جاتا
،،،، ہے پیچھے سب گہری سوچ میں مبتلا ہو جاتے ہیں

مشل،، مشل جو ابھی حیا سے مل کر اپنی گاڑی کی طرف جارہی تھی پیچھے سے صارم
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
،، کی آواز پر پلٹتی ہے

کیسی ہو،، صارم غور سے اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا شیر کی موت کے بعد وہ تو جیسے
بھول ہی گیا تھا کہ اسنے مشل کے گھر والوں سے بات بھی کرنی تھی آج مشل کو
،، دیکھ اسکے پاس چلا آیا

،، ٹھیک ہو،، مختصر سا جواب دیتے مثل پھر سے اپنی گاڑی کی طرف مڑ جاتی ہے
نراض ہو،، ابھی وہ اپنی گاڑی کو کھولنے والی تھی کہ صارم پھر اسکے پیچھے کھڑا ہو جاتا
،، ہے جس پر مثل بھی گہرا سانس لیکر اسکو دیکھتی ہے

ہمارے بچ کوئی ایسا رشتہ نہیں کے میں آپسے نراض ہو جاؤ،، روکھا سا جواب دیتے
مثل اپنا رخ پھیر دیتی ہے صارم کو دکھ تو بہت ہوتا ہے کہ مثل اسے سمجھنے کے
،، بجائے ایسے رخ پھیر رہی ہے پر پھر بھی اگنور کر دیتا ہے

مثل یار کیا ہو گیا ہے،، صارم کے ایسے کہنے پر مثل اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اسے
،، دیکھتی ہے جسے دیکھ صارم تڑپ جاتا ہے

مشل آئم سوری مینے شہیر کے غم میں تمہے بلکل فراموش کردیا پر تم فکر مت کرو میں آج ہی پاپا سے بات کرتا ہو،،، صارم کی بات سن مشل اپنی پلکے اٹھاتی اسے دیکھتی ہے جن میں صرف شکوہ ہی شکوہ تھا

اسکی کوئی ضرورت نہیں اب میرا رشتہ پکا ہو گیا ہے پرسوں نکاح ہے میرا یہی بتانے،، آئی تھی حیا کو،،، مشل کی بات سن صارم بے یقینی سے اسے دیکھتا ہے

تم مذاق کر رہی ہو نہ،،، صارم بہت آس سے پوچھتا ہے پر مشل کے نفی میں سر ہلانے پر ایک پل کو لڑکھڑاتا ہے مشل افسوس سے اسے دیکھتی چلی جاتی ہے پر

بیچھے صارم سے جینے کی آخری امید بھی چھین جاتی ہے پہلے بھائی جیسا دوست اور

اب اپنا پیار، صارم بے یقینی سے وہی کھڑا رہ جاتا ہے اسے سمجھ نہیں آتی روئے یا

شکوہ کرے اسے اب گھر میں گھسٹن ہو رہی تھی اسلیے اپنی گاڑی لیکے باہر چلا جاتا

ہے

* * * * *

صامی بھائی،، صارم جو دیر رات کو تھکا ہارا ابھی اپنے کمرے میں آیا تھا کہ حیا نے اس کے روم میں آتے اسے پکارا

جی چندہ،، صارم حیا کو اپنے روم میں دیکھ مسکراتے ہوئے اپنے پاس بلاتے بہت
،، پیار سے پوچھتا ہے

بھائی مجھے مثل کے بارے میں آپسے کچھ بات کرنی تھی،،، حیا اسکے پاس بیٹھ کھتی

visit for more novels:
www.urdu-novels.com

،، ہے جب کہ مثل کے نام پر صارف اذیت سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے

بھائی مثل اس رشتے سے خوش نہیں ہے اسنے صرف انکل کی وجہ سے ہاں کی ہے بھائی آپ پلیز کچھ کرے اسکا نکاح روکوائے میں نہیں چاہتی آپ اور مثل بھی میری جیسی اذیت میں رہے،،، حیا کی بات سن صارم دکھ سے اسے گلے لگا لیتا

آج مثل کا نکاح تھا صام اور ریان صبح سے ہی کسی کام کا کہہ کر باہر گئے ہوئے
تھے حیا بھی صبح سے مثل کے پاس گئی ہوئی تھی اور باقی سب گھر والے نکاح
کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے

(بھائی صاحب عامر اب تک نہیں آیا کہا رہ گیا،، عزیز صاحب (مثل کے ابو
پریشانی سے پوچھتے ہیں سب لوگ کب سے ہال میں دولہے کا انتظار کر رہے تھے
،،،،، پر وہ نہ کال اٹھا رہا تھا نہ آ رہا تھا اب سب کو ہی پریشانی ہو رہی تھی

،، اسد صاحب کا جکا ہوا سر دیکھ انھے پریشانی ہو رہی تھی

وہ نہیں آ رہا اسنے کہا اسے نکاح نہیں کرنا اور وہ شہر سے باہر جا رہا ہے ،،، اسد صاحب کی بات سن عزیز صاحب لڑکھڑا کر گرنے لگے تھے کے صارم انھے تھام لیتا ہے

ک کیا مطلب نکاح نہیں کرنا اگر نکاح نہیں کرنا تھا تو پہلے بتا دیتے نہ ایسے تماشا ،،، بنانے کی کیا ضرورت تھی ،،، عزیز صاحب غصے سے پوچھتی ہے

معاف کیجیے بھائی صاحب ہم بہت شرمندہ ہے اگر ہمے پتا ہوتا کے عامر ایسا کرنے والا ہے تو ہم کبھی آپکی بیٹی کی زندگی برباد نہ کرتے ،،، اسد صاحب شرمندگی سے سر ،، کو جکائے معافی مانگتے ہے

آپکے معافی مانگنے سے کیا ہوگا میری بیٹی کی زندگی تو برباد ہو گئی نہ کون کرے گا اسے شادی ،، عزیز صاحب پریشانی سے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیتے ہیں

شفیق صاحب نے کہا جس پر کسی کو منا کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملی اسلیے عزیز
صاحب نے بھی ہاں کر دی

کیا ہے یار مثل اگر تم خوش نہیں ہو تو اب بھی وقت ہے منا کر دو،، حیا جو کب
،، سے مثل کو چپ چاپ بیٹھے دیکھ رہی تھی آخر غصے سے کہتی ہے
منا نہیں کر سکتی حیا بابا کو بہت مان ہے مجھ پر میں ان کا مان نہیں توڑ سکتی تم
بس میرے لئے دعا کرو،، مثل منصوئی مسکراہٹ چہرے پر لاکے کہتی ہے جس
،، پر حیا بس اسے افسوس سے دیکھتی رہ جاتی ہے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 127
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a388229202020202020)

خوشی سے کھل اٹھے تھے پر حیا جو خوشی خوشی شاہد صاحب کا اعلان سن رہی تھی انکی آخری بات پر اسکے مسکراہٹ کہی گم ہو جاتی ہے آنکھوں میں بے یقینی لیے وہ ،، باپ کو دیکھتی ہے جو اب عزیز صاحب سے باتوں میں مصروف ہو گئے تھے

حیا آنکھوں میں آنسو لیے باہر بھاگ جاتی ہے ریان جو کب سے حیا کو دیکھ رہا تھا اسے روتے ہوئے باہر جانے پر لمبا سانس اندر کھینچ خود بھی اسکے پیچھے چلا جاتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ لو،، حیا جو باہر آ کے رونے میں مصروف تھی ریان نے رومال اسکے آگے کیا جسے ،، حیا غصے سے ریان کو گھورتی تھام لیتی ہے

کیوں رو رہی ہو، ریان کے سوال پر حیا کا دل چاہتا ہے اسکا گلا ہی دبا دے پر لمبا
،، سانس لے کر اسکی اور دیکھتی ہے

تمہے پتا ہے، میں ریان کو نہیں جانتی وہ کون ہے کیا ہے مینے صرف شہیر اور صامی
بھائی سے سنا تھا یا ایک دو بار ویڈیو کال پر بات کی تھی بس پر،،، حیا بولتے بولتے
،،، چپ ہو جاتی ہے

،،، پر؟،،، ریان جو اسکی باتیں غور سے سن رہا تھا اسکے چپ ہونے پر کہتا ہے

visit for more novels:

پر میں اپنے شہیر کو اچھے سے جانتی ہوں اسکے احساس کو جانتی ہوں پھر تمھے کیا لگا مسٹر
ریان میں پاگل ہو، نہ سمجھ ہو، کے تم میرے سامنے ایسے آؤ گے مجھے دھوکا دو گے
اور میں تمھے پہچان نہیں پاؤ گی؟ حیا غصے سے اسے بولتی ہے،، اگر تم نے ایسا سوچا
تھا نہ تو بہت غلط سوچا تھا، حیا نے غصے سے اسکا کالر پکڑ کر تھوڑا اپنی طرف کھینچا

تھا، میں تو آنکھیں بند کر کے تمہے پہچان لو پھر یہاں تو اتنے دن تمہارے ساتھ گزارے ہیں کیسے نہ پہچانتی؟ مینے تمہارے چہرے یا نام سے محبت نہیں کی جو تم وہ بدل کے آجاو گے اور میں دھوکہ کھا لوگی میں پہلے دن ہی پہچان گئی تھی بس دیکھنا چاہتی تھی تم کب تک دھوکا دے سکتے ہو پر بہت ڈھیٹ ہو تم دھوکہ دیتے ہی چلے گئے،، تلخ سی مسکراہٹ چہرے پر لا کر وہ اسے دور ہوئی تھی،، ریان جو،، حیرانی سے اسکی باتیں سن رہا تھا اسکے دور ہونے پر ہوش میں آتا ہے کیا مطلب ہے تمہارا حیا،، ریان اپنی حیرانی پر قابو پاتے پوچھتا ہے جس پر حیا غصے سے اسے دیکھتی جانے لگتی ہے کہ ریان ہاتھ پکڑ کے اسے روک لیتا ہے پہلے جواب تو دیتی جاؤ،، ریان ویسے ہی حیا کا ہاتھ پکڑے پوچھتا ہے جس پر حیا،، اسکی طرف ایک شکوہ کن نظر ڈالتی رخ پھیر لیتی ہے

شہیر میں جانتی ہو یہ تم ہی ہو تو پلیز کم از کم میرے سامنے جھوٹ مت بولو تم
ریان بنکے کیوں رہ رہے ہو میں نہیں جانتی اور شاید تمسے مجھ پر یقین نہیں ہے
اسلیے تم بتانا نہیں چاہتے پر خیر جب مجھ پر یقین ہو تو بتا دینا سب،، حیا بول کر
اپنا ہاتھ جو ریان نے ابھی بھی پکڑا ہوا تھا چھڑا کر اندر چلی جاتی ہے پیچھے ریان اسکی
،،، پشت دیکھتا رہ جاتا ہے

،، سب لوگ واپس گھر آگئے تھے ریان آتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا
وہ کب سے اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا تھا آج جو کچھ ہوا وہ سب سوچ اسکا دماغ
،،، ماؤف ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا حیا اسے کیسے پہچان گئی

اگر حیا نے میری پہچان کسی کو بتا دی تو؟،، نہیں حیا ایسا نہیں کرے گی پر مجھے
پھر بھی اسے بات کرنی ہوگی،، ریان خود سے ہی سوال جواب کرتا حیا سے ملنے کا
،،، ارادہ کر کرے سے باہر چلا جاتا ہے

حیا بھی آج جو کچھ ہوا سب سوچ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر شہیر
،، ایسا کیوں کر رہا ہے پر اسکا جواب تو صرف شہیر ہی جانتا ہے

visit for more novels:

حیا انہی سوچوں میں گم تھی کہ ریان بالکنی سے اندر آتا ہے جسے دیکھ پہلے تو حیا
چونک جاتی ہے پر پھر حیا کو اپنے نکاح کا دن یاد آتا ہے جسے یاد کر اسکے چہرے پر
،، مسکراہٹ آ جاتی ہے

تم کبھی انسانوں کی طرح دروازے سے نہیں آسکتے،، حیا شہیر کو گھور کر ڈریسنگ کے سامنے جاتے اپنی جیولری اتارنے لگتی ہے جو وہ کب سے اپنے خیالوں کے

،،چکر میں اتارنا بھول گئی تھی

حیا ادھر آؤ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے،،، شہیر صوفی پر بیٹھتے سنجیدگی سے
، حیا کو اپنے پاس بلاتا ہے

،، حیا بھی شہیر کو سنجیدہ دیکھ چپ چاپ آ کے اسکے پاس بیٹھ جاتی ہے

visit for more novels:

حیا میں نہیں جانتا تم نے مجھے کیسے پہچانا پر اب اگر پہچان ہی لیا ہے تو پلیز یہ راز ہم دونوں تک ہی رہے میری پہچان کسی کو بھی پتا نہیں چلنی چاہیے،،، شہیر اپنا،،، ماسک اتار کر سائیڈ میں رکھتے حیا کا ہاتھ تھام کر کہتا ہے

* * * * *

مینے اور ریان نے ماسک بنوائے تھے ہم تینوں کے لیکن صارم کو نہیں بتایا تھا جس دن ہمارا ایکسیڈنٹ ہوا اس دن ہم نے صارم کے ساتھ مذاک کرنے کا سوچا تھا مینے ریان کا اور ریان نے میرا ماسک پہنا تھا اسلیے جب ایکسیڈنٹ ہوا تو سبکو لگا ،، کے میں مر گیا،،،، شیر آدھی ادھوری بات بتاتے چپ ہوا تو حیا کو بھی ہوش آیا تو کیا ریان مر گیا ہے؟؟؟،، حیا سوالیہ انداز میں شیر سے پوچھتی ہے اسکے آگے ،، ریان کا مسکراتا چہرہ آ رہا تھا تو کیا ریان اب اس دنیا میں نہیں ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

(ماضی)

ان تینوں کو جب ہسپتال لے جایا گیا تو ریان کی حالت بہت خراب تھی اسکے سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے اسے ہوش نہیں آ رہا تھا، شہیر اور صارم کو ہوش تو آ گیا تھا پر ابھی بھی انھے بیڈ سے اٹھنے کی اجازت نہیں ملی تھی، سب لوگ ریان کو شہیر سمجھ کر اسکے لیے پریشان تھے اس دوران شہیر نے بھی کسی کو کچھ نہیں بتایا

،،،،، تھا

سبکی دعاؤں کی وجہ سے آخر کار دو دن بعد ریان کو ہوش آ گیا تو شہیر اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر ریان سے ملنے گیا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،،، ریان تو ٹھیک ہے نہ،،، شہیر اسکے پاس بیٹھتے بے چینی سے پوچھتا ہے

نہیں پہلے سن، تو کسی کو نہیں بتائے گا کہ تو شہیر ہے اور میں ریان ت تو یہ
،،، ماسک نہیں اتارے گا،،، ریان اپنی بگڑتی حالت پر قابو پاتے کہتا ہے
،،، پر کیوں تو پاگل ہو گیا ہے،،، شہیر کو ریان کی باتیں سمجھ نہیں آرہی تھی
شہیر یہ اٹیک تجھ پر ہوا تھا اگر ان لوگوں کو پتا چل گیا کہ تو شہیر ہے تو وہ لوگ
،،، تجھے پھر نقصان پہنچائینگے،،، ریان کی بات پر شہیر حیرانی سے اسے دیکھتا ہے
مجھ پر لیکن مجھ پر کوئی کیوں اٹیک کروائے گا،،، شہیر نہ سمجھی سے پوچھتا ہے کہ
،،، آخر اسکی کس سے دشمنی ہے
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
عالیان، وہ تجھے مار کر حیا سے شادی کرنا چاہتا ہے،،، ریان کے اس انکشاف پر شہیر
حیرت زدہ سا اسے دیکھتا ہے اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ عالیان حیا سے
،،، شادی کرنے کے لیے شہیر کو مروا بھی سکتا ہے

کمرے سے باہر آتے شہیر بہت پریشان تھا ریان کی حالت دیکھ کر پر جو سب ریان نے کہا اسے اتنا ہلکے میں بھی نہیں لے سکتے تھے اسے اپنے ساتھ ریان کی بھی حفاظت کرنی تھی اس لیے کمرے سے باہر آتے ہی شہیر اپنے ایک ڈاکٹر فرینڈ کو کال کرتا ہے جو پیشے میں تو ڈاکٹر ہے پر اصل میں وہ بھی انکی طرح ایک سیکرٹ ایجنٹ ہے، شہیر اسے ساری بات بتاتے اسکی مدد لیتا ہے

وہ دونوں ہی مل کر ریان کو رازداری سے دوسری جگہ شفٹ کرتے اسکی جگہ ایک لاش کو رکھ دیتے ہیں اور ریان کے چہرے سے ماسک ہٹا کر اسے پہنا دیتے ہیں اس طرح کسی کو بھی شک نہیں ہوتا اور سب کو لگتا ہے کہ شہیر مر گیا ہے

شہیر حیا کو ساری بات بتا کر اب اسکی اور دیکھتا ہے جسکے چہرے پر کئی تاثر تھے
،، شہیر کو سمجھ نہ آیا وہ کیا سوچ رہی ہے

حیا کہ ہر کھو گئی،، شہیر اسکے آگے چٹکی بجاتا ہے جس پر حیا ہوش میں آتی بغیر کچھ
کے شہیر کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے، شہیر جو پہلے حیا
،، کے گلے لگنے پر حیران ہوا وہی اسکے رونے پر بوکھلا گیا تھا

حیا کیا ہو گیا ہے اب تو میں زندہ ہوا اب کیوں رو رہی ہو،، شہیر حیا کے گرد اپنا بازو

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،، پھیلائے پوچھتا ہے

،، مجھ مجھے یقین نہیں آ رہا وہ عالیان اتنا برا انسان ہے،، حیا روتے روتے بولتی ہے

کسی انسان کے چہرے پر نہیں لکھا ہوتا کون اچھا ہے اور کون برا اسلیے ہمیشہ سب
سے سمجھل کر رہنا چاہئے باقی جہاں تک رہی عالیان کی بات تو ان شاء اللہ جلدی ہی

آہہہ،، بہت دیر رو لینے کے بعد جب حیا کا دل بھر جاتا ہے تو شہیر سے دور
،،، ہوتی زور سے اس کے سینے پر مکا مارتی ہے

لڑکی یہ کیا کر رہی ہو شرم نہیں آتی شوہر پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے تمہے نہیں پتا شوہر پر ہاتھ اٹھانے والی لڑکی جہنم میں جاتی ہے،، شہیر فل ایکٹنگ کرتا کسی بڑھی بوڑھی کی طرح بولتا ہے جس پر پہلے حیا منہ کھولے اسے دیکھتی ہے پھر اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ اسکی ہنسی نکل جاتی ہے شہیر بھی اتنے وقت بعد حیا کو ایسے ہنستے

،، دیکھ ہلکا سا مسکرا دیتا ہے

شاہ شہیر تم نہ ایسے بولتے ہوئے کوئی بوڑھی اما لگ رہے تھے،، ہنس ہنس کر حیا
،، کی آنکھوں میں پانی آجاتا ہے

چلو جو بھی لگ رہا ہو کم از کم اسی بہانے تم سے ہنسی تو آئی،، شہیر بولتا ہوا حیا کا ماتھا
،، جھومتا ہے حیا بھی اسکا لمس پاتے اپنی آنکھیں بند کر دیتی ہے

اچھا اب تم سو جاؤ میں بھی جاتا ہو کوئی دیکھ نہ لے،، شہیر اسے دور ہوتے اپنا
ماسک پہن جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا جاتا ہے پیچھے حیا بھی پرسکون ہوتی اپنے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کپڑے لیتی چنچ کرنے چلی جاتی ہے

صبح حیا کی آنکھ فجر کے وقت کھلی تھی آج وہ بہت خوش تھی نماز پڑھ کر کتنی ہی دیر وہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اسکا شیر ٹھیک ہے، ابھی وہ نماز پڑھ کے اٹھی کہ اسکی موبائل پر کسی کا میسج آیا

،، جاگ رہی ہو؟ ،، موبائل اٹھا کر دیکھا تو شیر کا میسج تھا

،، حیا، ہاں نماز کے لیے اٹھی تھی

،، شیر، اچھا! سمندر پر چلے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،، حیا، مروانا ہے کیا اس وقت چل کر

،، شیر، کیوں شوہر ہو تمہارا اتنا تو حق ہے ہی

حیا، شوہر صاحب شاید آپ بھول رہے ہیں اس وقت آپ شیر نہیں بیان

،، ہے

،، شہیر،، یار یہ کیا بات ہوئی

حیا،، اب میں کیا کر سکتی ہو خود کا ہی کیا دھرا ہے اور ویسے بھی مجھے آج یونیورسٹی

،، جانا ہے

،، شہیر،، یونیورسٹی کیوں؟

،، حیا،، پڑھنے

،، شہیر،، رئیلی ایک سال سے تو یاد نہیں تھا پڑھنا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

حیا،، ہاں تو ایک سال سے تم نہیں تھے نہ اسلیے کچھ یاد نہیں تھا،، چلو اب بائے

،، مجھے تیار ہونا ہے

شہیر،، اوکے خیال رکھنا،، شہیر کا آخری میسج دیکھ حیا مسکرا کر یونیورسٹی کے لیے تیار

،، ہونے چلی جاتی ہے

،، اسلام و علیکم،، حیا دائیننگ ٹیبل پر آتے سبکو سلام کرتی ہے

،، وعلیکم سلام بیٹا کی جارہی ہو،، شاہد صاحب حیا کو تیار دیکھ پوچھتے ہیں

جی پاپا یونیورسٹی جارہی ہو بہت وقت ہو گیا نہیں گئی،، حیا ناشتہ کرتے جواب دیتی

ہے اسکی بات سن سب ہی خوش ہو گئے تھے کے حیا پھر سے اپنی روٹین میں

،، آرہی ہے

visit for more novels:

چلو پھر چلتے ہیں دیر ہو رہی ہے،، سالار بولتے ساتھ حیا کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتا ہے تو وہ

،،، بھی سبکو بائے بول کر چلی جاتی ہے

حیا سچی میں بہت خوش ہوتے پھر سے یونیورسٹی میں دیکھ، مثل اور حیا جو ابھی
،، کلاس لیکر کینٹین میں آکر بیٹھی تھی کے مثل برگر کھاتے ہوئے بولتی ہے
بس مینے سوچا میری بھابھی اکیلی بور ہوتی ہوگی یونیورسٹی میں تو چلو اسکو کمپنی دینے
،، چلتے ہے ،، حیا مسکراہٹ کے ساتھ بولتے کوک کا سپ لیتی ہے

اوو ہیلو اگر پھر بھابھی بولا نہ تو منہ توڑ دوگی،، مثل بھابھی لفظ پر چڑ کر بولتی ہے
،، جس پر کینٹین میں حیا کا قہقہہ بلند ہوتا ہے

visit for more novels:

یار اب بھابھی ہو تو بھابھی ہی بولوگی نہ، ویسے ایک سیکرٹ بات بتاؤ،،، حیا ہنستے
،، ہوئے بول آخر میں تھوڑی آگے ہوتے رازداری سے بولتی ہے

،، کیا،، مثل بھی تجسس سے پوچھتی ہے

،، تمہارا نکاح نہ فل پلاننگ سے ہوا تھا،، حیا کی بات پر مثل کو جھکا لگتا ہے

،،، کیا مطلب کسکی پلاننگ؟؟،،، مثل کے پوچھنے پر حیا کندھے اچکا دیتی ہے
حیا یار بتاؤ پلیز کیا کہ رہی تھی تم،،، مثل منت کرنے والے انداز میں پوچھتی ہے تو
،،، حیا کو بھی اس پر ترس آجاتا ہے

چلو بتا دیتی ہو تم بھی کیا یاد رکھو گی، جس لڑکے سے تمہاری شادی ہو رہی تھی اسے
صامی بھائی نے کڈنیپ کیا تمہاتا کے وہ نکاح میں نہ پونچ سکے،،، حیا کے اس
،،، انکشاف پر مثل بے یقینی سے اسے دیکھتی ہے

visit for more novels:

کیا صارم ایسا کیسے کر سکتے ہیں،،، مثل منہ میں بڑبڑاتی اٹھ کر وہاں سے چلی جاتی
،،، ہے اور پیچھے حیا اسے آوازیں ہی دیتی رہ جاتی ہے

کھا جا رہی ہے پہلے میری بات تو سن لے،،، عالیاں کے راستہ روکنے پر حیا غصے سے اسے گھورتی ہے پر یہاں پرواہ کسے تھی

اور آپکو کیونکر اتنی خوش فہمی ہے کہ میں آپسے شادی کروں گی؟،، ایک بات یاد رکھیے گا حیا ملک کی زندگی میں اگر کسی کی جگہ ہے تو وہ صرف میرے شوہر شہیر ملک کی،، جسکی جگہ آپ تو کبھی نہیں لے سکتے،، حیا اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہتی ہے

مرگیا ہے تمہارا وہ سوکولڈ شوہر اب کبھی واپس نہیں آئے گا اور تمہے تو میرا ہونا ہی ہے آج نہیں تو کل،،، عالیان غصے سے حیا کا بازو پکڑ کر کہتا ہے جس پر حیا تو تپ

،،، ہی جاتی ہے اور بغیر کچھ سوچے سمجھے عالیان کے منہ پر تھپڑ مار دیتی ہے

مسٹر عالیان اگر آئندہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی تو ہاتھ کاٹ دوں گی اور دوسری بات اس بات کو ذہن سے نکال دے کہ میں کبھی آپکی ہوگی شہیر میرے ساتھ ہو یا نہ ہو میرے لیے اسکا نام ہی کافی ہے اور آپ خود کو سمجھتے کیا ہے کیا ہے آپ ایک گٹیا شخص جو اپنی ضد پوری کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے آپ سات جنم بھی لیکر آجائے نہ تو بھی نہ آپ میرے شہیر جیسے بن پائے

نہ اسکی جگہ لے پائے گی میں آپسے شادی کرنے سے بہتر مرنا پسند کروں گی اسلیے آگے سے میرے راستے میں مت آئیگا ورنہ اچھا نہیں ہوگا،، عالیان جو ابھی حیا کے تھپڑ سے شاکڈ تھا کے حیا شدید غصے میں عالیان کو بہت کچھ سنا کر تیزی سے باہر جانے لگی تھی کے عالیان ہوش میں آتا پھر اسکے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اچھا تو اب تمہارے ساتھ نہیں ہوگا بہت پچھتاؤ گی تم،، اتنا کہ کر عالیان غصے سے ،، وہاں سے چلا جاتا ہے حیا بھی نفرت سے اسکی پشت دیکھ باہر چلی جاتی ہے

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

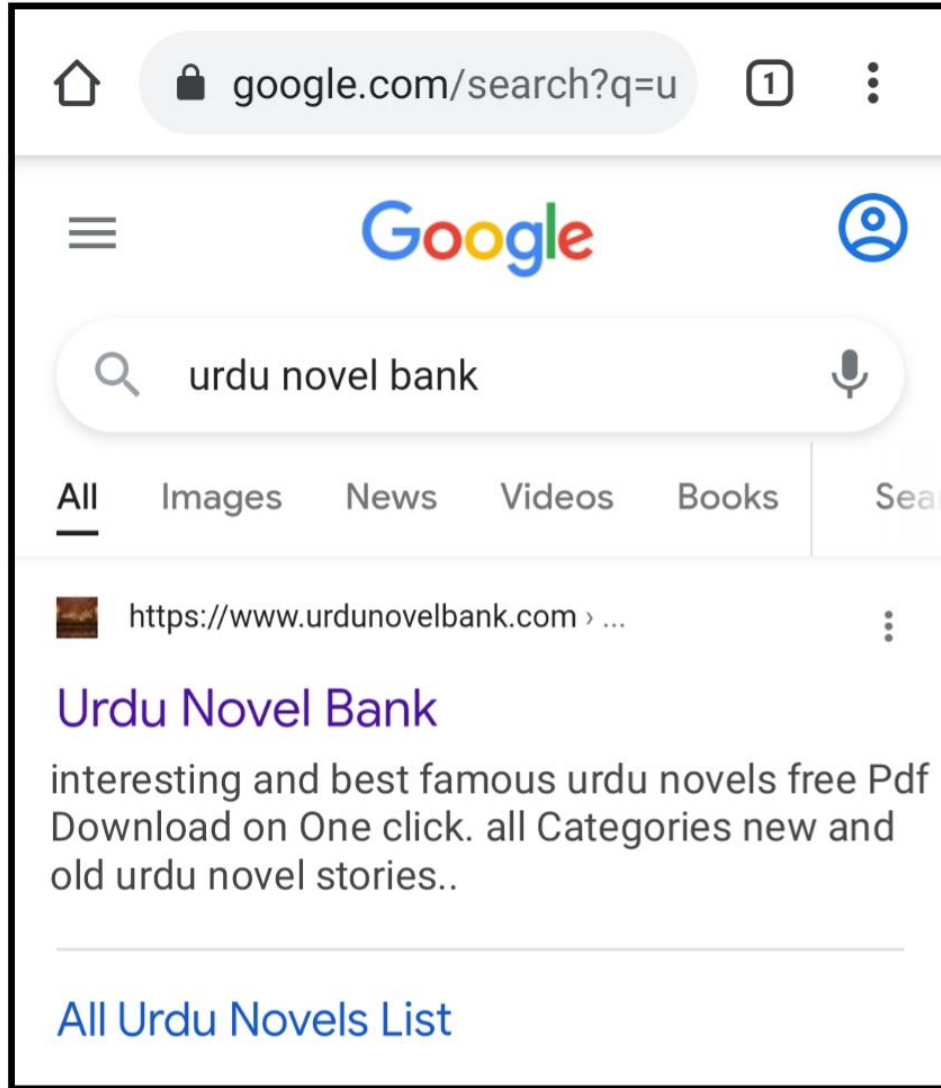
حیا جو غصے میں اپنی گاڑی کی طرف جا رہی تھی کہ اسکے آگے ایک گاڑی رکتی ہے اور دو نقاب پوش آدمی باہر نکل کر حیا کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسکے

سالار دور سے حیا کو کڈنیپ ہوتے دیکھ لیتا ہے اسلیے جلدی سے وہاں آتا ہے پر اسے پہلے وہ لوگ گاڑی لیکر چلے جاتے ہیں سالار بھی اپنی گاڑی میں بیٹھ انکا پیچھا کرتا ہے اور ساتھ ہی گھر پر بھی فون کر کے حیا کی کڈنیپنگ کے بارے میں بتا دیتا ہے

www.urduovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

شہیر کو جب سے پتا چلا تھا کہ حیا کڈنیپ ہو گئی ہے وہ تب سے ہی بہت پریشان
،،، تھا اور کب سے صارم کو فون کر رہا تھا پر وہ فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا

یار مینے حیا کو یونیورسٹی جانے ہی کیوں دیا،،، شہیر اپنا سر ہاتھوں میں گرائے پریشانی
سے خود سے کہتا ہے کہ اسی وقت اسکے موبائل پر میسج آتا میسج میں ایک ویڈیو تھا
جسے دیکھ شہیر مزید پریشان ہو جاتا ہے ویڈیو میں حیا بیہوش کرسی پر رسیوں سے
بندی ہوئی تھی شہیر جلدی سے اس نمبر پر فون کرتا ہے جو ایک ہی بیل پر اٹھالی
،،، جاتی ہے جیسے اسکی فون کا ہی انتظار کیا جا رہا تھا

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ہیلو شہیر ملک کیسے ہو ویڈیو تو دیکھ ہی لی ہوگی،،، شہیر آگے کی بات سن حیران رہ
،،، جاتا ہے اسے کیسے پتا وہ شہیر ہے

ارہے ارہے زیادہ مت سوچو میں سب جانتا ہوں کے تم کون ہو ریان کے روپ میں کیا کر رہے ہو اور یہ بھی کے اصل ریان کہا ہے،، شہیر کو چپ دیکھ وہ پھر،،، سے کہتا ہے جب کہ اسکی آخری بات سن شہیر پریشانی سے اپنا ماتھا مسلتا ہے کون ہو تم اور یہ سب کیسے جانتے ہو،، شہیر کے سوال پر آگے سے ہنسی کی آواز آتی ہے جسے سن شہیر کا دل چاہتا ہے فون کے اندر جا کے اس انسان کا قتل،، کر دے پر ہائے رے قسمت وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا

یہ سب میں کیسے جانتا ہو یہ بات جاننا ضروری نہیں اور میں کون ہو یہ تو میں مل کر ہی بتاؤ گا تو اگر اپنی بیوی اور دوست کو سہی سلامت چاہتے ہو تو میں اڈریس بیج رہا ہو آدھے گھنٹے میں وہاں پونچ جانا اور خبردار جو کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی،، یہ کہتے آگے سے فون بند ہو گئی تھی پر شہیر بہت پریشان ہو گیا تھا ایک طرف،، اسکی بیوی تھی اور دوسری طرف اسکا دوست

کیا کرو یا ایک تو یہ صارم بھی کال نہیں اٹھا رہا، پر میں صارم کے انتظار میں نہیں بیٹھ سکتا مجھے جانا ہوگا جو ہوگا دیکھا جائیگا،،، شہیر خود سے بڑبڑاتے باہر چلا جاتا ہے

حیا کو جب ہوش آیا تو وہ ایک اندھیرے کمرے میں تھی بمشکل اپنے چکراتے سر کو پکڑ کر اٹھتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں کہا ہو،،، حیا خود کو اندھیری جگہ پر دیکھ ڈر جاتی ہے اور اپنے ساتھ ہوئے

،،، سارے واقعے کو سوچتی ہے

*** * * * ***

www.urdu-novel-bank.com ہے،،، جاتے پوچھتی

Visit For More Novels : www.urduovelbank.com Page 158
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

سب لوگ حیا کی وجہ سے پریشان تھے کسی کو کوئی ہوش نہیں تھا ثنا بیگم کب سے مصلے پر بیٹھی دعائیں کر رہی تھی شاہد صاحب اور شفیق صاحب الگ پریشان تھے شاہان اور شاہ ویز حیا کو باہر ڈھونڈنے گئے تھے اور شاہدہ بیگم وہ تو رو رو کر ہلکان ہو گئی تھی سب ہی پریشان تھے آخر اکلوتی بیٹی کا سوال ہے

ناول بینک

visit for more novels:

شہیر آدھے گھنٹے کے بجائے بیس منٹ میں انکی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ گیا تھا وہ دو کمروں کا چھوٹا مگر خوبصورت گھر تھا شہیر آہستہ آہستہ گھر کی طرف بڑھ رہا تھا اسے اپنی پرواہ نہیں تھی اسے بس حیا اور ریان کی پرواہ تھی اگر اسے کچھ ہو جاتا تو ان دونوں

کہ باہر سے بند تھا

www.urdu-novel-bank.com

شہیر کی بھی حیا کو دیکھ جان میں جان آئی تھی وہ بھی حیا کے گرد اپنے بازوں
 ،،، پھیلائے سکون سے آنکھیں موند لیتا ہے

واہ واہ یار اس لیلیٰ مجنو کا پیار دیکھ میری تو آنکھوں میں پانی آگیا،، حیا اور شہیر جو آنکھیں بند کیے ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے کسی کی آواز پر پلٹ کر دیکھتے

،،، میں جہاں دو لڑکے چہرے پر نقاب کیے کھڑے تھے

،،، کون ہو تم لوگ،،، شہیر حیا کو اپنے پیچھے کرانے پوچھتا ہے

آپکے دوست،،، انے سے ایک لڑکا ہنس کر کہتا ہے شہیر کو وہ لوگ جانے پہچانے

،،، لگے پر ماسک ہونے کی وجہ سے سمجھ نہ پایا

visit for more novels:

کیوں لائے ہو ہمے یہاں کیا چاہتے ہو،،، شہیر حیا کو سائیڈ میں کیے انکے پاس

،،، جاتے پوچھتا ہے

شہیر اپنے پاکٹ سے چھوٹا سا چاکو لیتے انے سے ایک پر وار کرنے کی کوشش کرتا

،،، ہے پر دوسرا جلدی ہی شہیر کو قابو کیے اسے وار کرنے سے روک دیتا ہے

پر مکا مارتا ہے جس سے لڑکے کا نقاب اتر جاتا ہے جب کے اسے دیکھ شہیر اور
حیا دونوں ہی ڈھنگ رہ جاتے ہیں

سامی بھائی،، حیا حیرت سے صارم کو دیکھ کہتی ہے اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ
،، اس کے اپنے بھائی نے اسے کڈنیپ کیا ہے

سامی تو نے حیا کو کڈنیپ کیا تھا،، شہیر صارم سے پوچھتا ہے جب کے لہجے میں
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com ،، صاف بے یقینی تھی

ہاں،، صارم بھی ڈھیٹوں کی طرح اپنے دانتوں کی نمائش کرتا کہتا ہے جب کے شہیر
،، کا دل تو چاہ رہا تھا اس کے سارے دانت ہی توڑ دے

ہیلو بیبی میں بھی ادھر ہو مجھے بھول تو نہیں گئے،، پیچھے سے آنے والی آواز پر
،، شیر ایک جھٹکے سے پیچھے مڑتا ہے

،، ری ریان،، لڑکھڑاتی آواز میں کہتے شیر اسکے گلے لگ جاتا ہے

،، ت تو ٹھیک ہو گیا،، نم آنکھوں سے کہتے شیر اسے دور ہوا تھا

کیا ہوا بیبی مجھے دیکھ خوش نہیں ہوئے کیا جو رونے لگ گئے،، ریان واپس اپنی پہلے
،، والی ٹون میں آتا بولتا ہے جس پر شیر نم آنکھوں سے مسکرا دیتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یا اللہ یہ میری سوتن کہا سے آگئی،، حیا کی بات پر شیر اور ریان نہ سمجھی سے اسے

،، دیکھتے ہیں جب کے اسکی بات کا مطلب سمجھ صارم کا قہقہہ بلند ہوتا ہے

استغفر اللہ،، ریان کو جب بات سمجھ آئی تو اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کے استغفار کرتا

،، ہے جب ہے باقی سب بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہیں

آہہہہہ، بہت سارا ہنس لینے کے بعد صارم کو کچھ یاد آتا ہے جس پر وہ شہیر کے
،،، منہ پر زوردار مکا مارتا ہے

بھائی یہ کیا کر رہے ہیں آپ اسے کیوں مار رہے ہیں،،، حیا شہیر کے منہ سے خون
،، نکلتے دیکھ فکر مندی سے کہتی ہے

تو چپ کر آج میں اس کو چھوڑو گا نہیں،،، یہ کہتے وہ پھر شہیر کو مارتا ہے پر شہیر
،،، اسے دور ہو جاتا ہے

visit for more novels:
یار مینے کیا کیا ہے،، شہیر صوفے کے پیچھے جاتے کہتا ہے پر صارم تو کچھ سن ہی
،،، نہیں رہا تھا

تو نے یہ کیا ہے کے مجھے سب کچھ چھپایا میں آج تک تیرے مرنے کا دکھ مناتا رہا پر تم زندہ تھے،، صادم سائیڈ سے واز اٹھا کر شیر کی طرف پھینکتا ہے جسے بہت،، آرام سے شیر کچ کر لیتا ہے

یار یہ سب اس ریان کی وجہ سے ہوا ہے اسنے ہی قسم دی تھی مجھے،، شیر خود کو،، بچانے کے لیے سارا الزام ریان کے سر ڈال دیتا ہے

،،،، میں نے نہیں دی قسم،،،، ریان بھی صاف مکر گیا

visit for more novels:

بے وفا،، شیر منہ کھولے اسے دیکھتے آخر میں ایک لقب سے نوازنا صوفے پر بیٹھ،، جاتا ہے

اچھا بس اب یہ روٹھی ہوئی محبوبہ جیسا برتاو نہ کر،، ریان شیر کے منہ پھلا کر بیٹھنے،، پر کہتا ہے حیا تھوڑی دور بیٹھتی ان تینوں کی نوک جوک دیکھ مسکرا رہی تھی

صارم حیا کو گھر چھوڑ آؤ سب گھر پر پریشان ہو رہے ہوں گے،،،،، شہیر سبکی پریشانی کا سوچ صارم سے کہتا ہے تو صارم اور حیا بھی اثبات میں سر ہلاتے چلے جاتے

،،،،، ہیں

* * * * *

visit for more novels:

حیا،، حیا کے گھر میں داخل ہوتے ہی سب اسکی اور جاتے ہیں مثل مہک اور انکے گھر والے بھی یہی آئے ہوئے تھے شاہدہ بیگم تو حیا کو دیکھتے ہی اسکے گلے لگ جاتی ہے

،، ماما میں ٹھیک ہو،، حیا اپنی ماں کو روتے دیکھ انھے دل اسہ دیتی ہے

آپ تھی کہا حیا کسے کڈنیپ کیا تھا آپکو،، شاہد صاحب حیا کے گرد اپنے بازو حائل کرتے پوچھتے ہیں جب کے انکے سوال پر حیا صارم کو دیکھتی ہے اور صارم نظروں ،، ہی نظروں میں اسے التجا کرتا ہے کے بچا لو

وہ بابا بس ایک فرینڈ نے مذاق کیا تھا میرے ساتھ،، حیا بونگا سا بہانہ بناتی ہے جس پر کسی کو یقین تو نہیں آتا پر کوئی زیادہ اسرار بھی نہیں کرتا کے حیا کو جب ،، بہتر لگا خود ہی بتا دیگی

ٹھیک ہے بیٹا آپ جا کے آرام کرو کمرے میں،، شفیق صاحب حیا کو بولتے ہے ،، جس پر حیا سر ہلا کر چلی جاتی ہے

،، صارم،، صارم جو گاڑی کی طرف جا رہا تھا مثل کی آواز پر رکتا ہے

،،ن نہیں تو میں کون ہوتی ہو نراض ہونے والی،، مثل منہ موڑ کر کہتی ہے
اچھا پھر مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے،، صارم ویسے ہی مثل کو اپنے قریب کیے پوچھتا
ہے،،

،،مجھے کیا پتا،، مثل کندھے اچکا کر کہتی ہے
پھر کیسے پتا،، صارم اسکا گال سہلاتے پوچھتا ہے جس پر مثل اپنی آنکھیں بند کر
لیتی ہے،،

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پتا نہیں اب چھوڑے مجھے کوئی دیکھ لے گا،، مثل خود کو مضبوط کر اپنا ہاتھ
،،چڑھانے کی کوشش کرتی ہے جب کے اسکا دل بہت تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا
کوشش بے کار ہے میری گرفت اتنی بھی ڈیلی نہیں ہے کہ تم اتنی آسانی سے
،،ہاتھ چھوڑا لوگی،، صارم کہتے ساتھ مثل کو اپنے قریب کرتا ہے

ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے ورنہ اچھے سے تمہاری ناراضگی دور کرتا پر خیر کوئی نہیں بس کچھ دن ہی باقی ہے پھر تم ہمیشہ کے لیے میرے پاس ہوگی،،، صارم اسکے کان میں سرگوشی کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے چلا جاتا ہے جب کے مثل کب سے اپنی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی جب اسے یقین آ جاتا ہے کے صارم چلا گیا ہے تو،،، جلدی سے اپنی آنکھیں کھولتی اندر بھاگ جاتی ہے

،،، تو اب کیا سوچا،،، شہیر اور ریان صوفے پر بیٹھے تھے جب ریان پوچھتا ہے

،،، کس بارے میں؟،،، شہیر سوالیہ انداز میں پوچھتا ہے

اف کورس عالیان کے بارے میں،،، ریان کی بات پر شہیر لمبا سانس اندر کھینچ ریان،،، کی اور دیکھتا ہے

وہ تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے میری جان،،، شہیر آتکھ دبا کر شرارت سے کہتا ہے
،،، جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی ریان کو ہنسی آجاتی ہے
،،، شہیر تو بڑھا ڈیش ہے،،، ریان منصوئی غصہ چہرے پر لا کے بولتا ہے
جانتا ہوں بڑھا پیارا ہو میں،،، شہیر ایک ادا سے کہتے ان دونوں کو مسکرانے پر مجبور کر
،،، دیتا ہے

اچھا اب چلو گھر چلتے ہے،،، شہیر بولتے ساتھ باہر جانے لگتا ہے جب کے وہ
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
،،، دونوں حیرانی سے اسے دیکھتے ہیں

گھر کیسے جائے یار ہم ریان کو یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے،،، صارم کی بات سن شہیر
،،، کا دل چاہتا ہے اپنا ماتھا چھوڑ لے

تو مینے کب کہا ریان یہاں اکیلا رہے گا ہم تینوں جائے گے گھر آج میں شہیر بن کر
سب کے پاس جاؤں گا بہت چھپا لیا سب سے،، شہیر کی بات پر دونوں پریشانی سے
،، اسے دیکھتے ہیں

پر یار اگر تو شہیر بن کے چلا تو عالیان کو پتا چل جائیگا تو زندہ ہے وہ پھر تجھے
، نقصان پہنچائے گا،، ریان پریشانی سے کہتا ہے

کیا کرے گا عالیان؟ نقصان تو اسنے پہلے بھی پوچھایا تھا پر بچ گئے نہ ہم تینوں کیوں
کے ہمارا ابھی وقت نہیں آیا تھا اور جب ہمارا وقت آئیگا مرنے کا اس دن کوئی
نہیں بچا پایگا یہ سب رب کے ہاتھ میں ہے عالیان یا اسکا باس کوئی کچھ نہیں کر
سکتا اب چلو جلدی،،، شہیر اچھا بھلا لیکچر دیتے باہر چلا جاتا ہے پیچھے وہ دونوں بھی
،،، شہیر کی بات سمجھ اسکے پیچھے چلے جاتے ہیں

مما بابا بڑھی مما بڑھے پاپا بھائی سب لوگ باہر آؤ جلدی،،، صارم اور ریان گھر آتے
سبکو آوازیں دیتے ہیں جس پر سب ایک ایک کر کے اپنے اپنے کمروں سے نکل
،،، آتے ہیں

،،، کیا ہوا بچوں کیوں چلا رہے ہو،،، شفیق صاحب ان سے پوچھتے ہیں
آپ سب لوگوں کے لیے ایک سرپرائز ہے،،، وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ
،،، مسکراتے ہوئے سب سے کہتے ہیں
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ کیا،،، شاہ ویز کے پوچھنے پر صارم اور ریان پیچھے مڑتے ہے جہاں شہیر اندر داخل
ہو رہا تھا اسے دیکھ سب ہی پتھر کے ہو گئے تھے کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ
،،، شہیر زندہ ہے

ش شیر مے میرے بچے،،، ثنا بیگم شیر کے پاس جاتے روتے ہوئے بولتے اسکے
،،، گلے لگ جاتی ہے شیر کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی

مما روئے تو مت ورنہ میں بھی رونے لگوگا اب اس عمر میں روتے ہوئے اچھا
لگوں گا،،، شیر اپنی ماں کے آنسوؤں پونچھ کر آخر میں شرارت سے کہتا ہے اور ایک
،،، ایک کر سب سے ملتا ہے سب ہی اسے سہی سلامت دیکھ بہت خوش تھے

شیر بیٹا تم کہا تھے ایک سال سے خیال نہیں آیا ہمارا،،، ثنا بیگم بیٹے سے شکوہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،،، کرتی ہے

آٹم سوری ماما پر میری مجبوری تھی پر اب میں آگیا ہوں اب ہم سب ہان بھائی اور
صامی کی شادی میں دھوم مچائیگے،،، شیر کے ایسے بولنے پر شہروز اور سالار یاہو کا
،،، نعرہ لگاتے شیر کے گلے لگ جاتے ہیں

دن تیزی سے گزر رہے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے آج شاہان اور مہک، صارم اور مشل کی مہندی تھی سب صبح سے ہی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے حیا آج بہت خوش تھی کے اسکے دونوں بھائیوں کی اور اسکی بیسٹ فرینڈ کی شادی تھی اسلیے صبح سے ہی میڈم خوشی خوشی اپنی تیاریوں میں بڑی تھی ابھی ابھی وہ پارلر جانے کے لیے اپنے کمرے سے سامان لینے جارہی تھی کے کسی نے ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچ کر دیوار سے لگایا تھا

،، یہ کیا باتمیزی ہے مسٹر، حیا اپنے سامنے کھڑے شہیر کو گھور کر کہتی ہے

،، باتمیزی نہیں ہے جانم حق ہے،، شہیر بھی ویسے ہی حیا کو گھور کر کہتا ہے

ہنہ حق،، حیا منہ بگاڑتے بولتی جانے لگتی ہے کے شہیر اسکی دونوں طرف دیوار پر

،، ہاتھ رکھتے اسکے جانے کے سارے راستے بند کر دیتا ہے

،،، چھوڑو شہیر مجھے بہت کام ہے،،، حیا جانے کی ناکام کوشش کرتی ہے

،،، ایسے بھی کیا کام کے اس چکر میں تم مجھے ہی بھول گئی

،،، شہیر دکھ سے دیکھتا ہے

،،، یہی تو مسئلہ ہے تم کبھی بھولتے ہی نہیں،،، حیا نظریں نیچے کیے بولتی ہے

ہاں اسلیے اتنے دنوں سے اگنور کر رہی ہو،،، شہیر حیا کا چہرہ اوپر کر کے اسکی آنکھوں
،،، میں دیکھ کہتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں تو جیسے تمہے بڑھا فرق پڑھتا ہے میرے اگنور کرنے سے،،، حیا منہ موڑ کر کہتی

،،، ہے

توبہ توبہ توبہ اگر رو مینس کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو جا کے کمرے میں کرو کیوں
ہم کنواروں کا دل جلاتے ہو،،، ریان اور سالار جو یہاں سے گزر رہے تھے حیا اور شہیر

کمینوں اگر اتنا ہی شوق ہے شادی کا تو جا کے ڈھونڈو نہ اپنے لیے لڑکی ہمے کیوں
نظر لگا رہے ہو،، شیر بھی غصے سے بولتے وہاں سے چلا جاتا ہے پیچھے سالار اور
ریان ہنس کر تالی مارتے ہے

visit for more novels:

مہندی کا فنکشن ایک بڑھے پیمانے پر رکھا گیا تھا سامنے ہی دونوں بھائی سفید رنگ کی شلوار قمیض پر کالے رنگ کی واسکٹ پہنے شان سے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے اپنی اپنی بیگمات کا انتظار کر رہے تھے، جب آگے سے دونوں بہنیں ملٹی کلر کے لہنگے پر یلو رنگ کی چولی پہنے سر پر جالی دار دوپٹہ پھولوں کے زیور اور ہاتھوں میں گجرے

پہنے، ہلکے سے کیے میک اپ میں بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی،، حیا نے بھی انکے جیسا ہی ملٹی کلر کا لنگا پہنا تھا بس چولی پنک کلر کی تھی وہ بھی پھولوں کے،، زیور پہنے ہلکے سے میک اپ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی ہے دونوں کو اسٹیج پر شاہان اور صارم کے ساتھ بیٹھا کر حیا اسٹیج سے نیچے چلی گئی تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو،،، مہک کے بیٹھتے ہی شاہان نے اس کے کان میں سرگوشی کی،، جس پر مہک شرمنا کر اپنا چہرہ نیچے کر لیتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یار اتنا نہ شرمناؤ تھوڑا شرم بچا کر رکھو کل کے لیے،، شاہان کی شرارت بھری سرگوشی،، سن مہک کا چہرہ شرم سے سرخ ہو جاتا ہے

،، بس کر جائے ورنہ مینے اٹھ کر چلے جانا ہے،، آخر کار مہک تنگ آتے کہتی ہے

*** * * * ***

”تمسے مطلب“، مثل اسے دیکھتے منہ بگاڑ کر لہتی ہے

یار ہوا کیا ہے مینے کیا، کیا ہے یہ تو بتاؤ،، صا ر م بے بسی سے پوچھتا ہے اسکی
،، بے بسی دیکھ مشل کو دکھ ہوتا ہے پر پھر بھی اسے تنگ کرنا نہیں چھوڑتی
،، آپ خود سے پوچھے نہ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ،، مشل اسے دیکھتے کہتی ہے

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 185
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ہائے مینے کیوں لگانی ہے نظر،،، زوہا بھی جلدی سے اس پر سے نظریں ہٹا کر بولتی ہے،،،

پھر ایسے کیوں گھور رہی تھی؟،، ریان مشکوک انداز میں ایک آئیرو اچکا کر پوچھتا ہے

دیکھ رہی تھی جن انسانی روپ میں کیسا لگتا ہے،، زوہا مسکراتے ایک آنکھ دبا کر
کہتی اندر چلی جاتی ہے پیچھے ریان منہ کھولے اسکی پشت دیکھتا رہ جاتا ہے

* * * * *

آہہ،، کیا ہے شیر تم انسان نہیں بن سکتے ہر بار ڈرا دیتے ہو،، حیا جو کچن سے
،، مٹھائی لیکر پیچھے مڑی ہی تھی کے اچانک شیر کو اپنے سامنے دیکھ ڈر جاتی ہے

اگر تم بنا دو تو انسان کیا جانور ایلین اور،، شیر اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھ سوچنے کی
ایکٹنگ کرتا ہے،، کچھ یاد نہیں آ رہا پر تمہارے لیے سب بن جاؤنگا پکا،، شیر بچوں
کے سے انداز میں بولتا ہے کے اس وقت حیا کو بے ساختہ ہی اس پر بہت پیار
،، آتا ہے

شیر تم نہ کوئی چھوٹے بچے لگ رہے ہو اس وقت،، حیا اسے پیار سے دیکھتے بولتی
،، ہے

اچھا! پھر بچوں کی تو سب خواہشیں پوری کرتے ہے نہ،، شیر پھر سے اسی انداز
میں بولتا ہے کہ حیا سے کنٹرول نہیں ہوتا اس لیے جلدی سے ایرٹھیوں کے بل اوپر

ہوتے شہیر کے گال پر کس کرتی باہر بھاگ جاتی ہے جب کے شہیر تو حیا کی
اس پیش قدمی پر حیران ہی رہ جاتا ہے پھر حیا کے بھاگنے پر مسکراتے ہوئے سر
جھٹک کر خود بھی اسکے پیچھے باہر چلا جاتا ہے

مہندی کا فنکشن دیر رات تک چلتا رہا سب ہی تھک گئے تھے اسلیے گھر جاتے ہی
سو گئے کیوں کے کل کا دن اور تھکن زدا ہونے والا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com *****

حیا جا کے لڑکوں کو اٹھاؤ جلدی اتنے کام پڑھے ہے اور ان کو سونے سے فرصت
نہیں،،، شاہدہ بیگم آج صبح سے ہی تپی ہوئی تھی ایک تو آج شادی ہے اتنے

سارے کام ہے اور سب لڑکے ہی سو رہے تھے اسلیے غصے سے حیا کو سب کو
،،، اٹھا کر آنے کا بولتی ہے

اوکے ماما جا رہی ہو غصہ تو نہ کرے،،، حیا سبکا غصہ خود پر نکلتے دیکھ منہ بگاڑ کر
کہتی صارم کے روم کی طرف جاتی ہے پر وہاں کوئی نہیں تھا اسے لگا شاید شہیر
کے کمرے میں ہو یہی سوچتے وہ شہیر کے کمرے میں جاتی ہے پر وہاں بھی کوئی
نہیں تھا ریان سالار شہروز سبکے کمرے دیکھ لیے سارے ہی خالی تھے آخر شاہان
کے کمرے میں جاتی ہے پر یہ کیا دروازہ کھولتے ہی وہ حیران رہ جاتی ہے اسے لگتا
ہے جیسے وہ کسی غلط جگہ آگئی ہے،، شاہان صارم شہیر سالار ریان شہروز شاہ ویز
سب ایک ہی کمرے میں سوئے ہوئے تھے اور پورے کمرے کا ایسا حال تھا جیسے
یہاں کوئی طوفان آیا ہو،، شاہان صارم شاہ ویز اور سالار چاروں ایک ہی بیڈ پر ایک
دوسرے کے اوپر نیچے سو رہے تھے شہیر شہروز اور ریان نیچے کارپیٹ پر سو رہے

تھے ان سب کی حالت دیکھ حیا کو ہنسی آرہی تھی پر وہی کمرے کی حالت دیکھ
غصہ بھی آرہا تھا جلدی سے اندر جاتی اپنے موبائل میں انکی کچھ فنی تصویریں نکال
..... کر واپس دروازے پر کھڑی ہو جاتی ہے

مما ماما اوپر آئے جلدی،،، حیا اوپر سے ہی اپنی ماں کو آواز دیتی ہے اسکی آواز پر
سب بڑھے پریشانی سے اوپر آتے ہے لیکن آگے کا منظر دیکھ انکا حال بھی حیا
سے مختلف نہیں تھا، حیا کی آواز سے شہیر کی آنکھ بھی کھل جاتی ہے اٹھ کر
دروازے کی طرف دیکھتا ہے تو سب ہی انھے غصے سے گھور رہے تھے پہلے تو اسے
کچھ سمجھ نہیں آتا کہ سب اسے کیوں گھور رہے ہے پر پورے کمرے پر نظر
،، ڈالنے کے بعد اسے سمجھ آ ہی جاتی ہے

ری صارم اٹھ جاؤ سب جلدی،،، شہیر سبکو دیکھ انھے آواز دیتے اٹھاتا ہے پر آج تو
،، جیسے سب بھانگ پی کر سوئے ہے اسلیے کوئی اٹھ نہیں رہا تھا

یہ ایسے نہیں اٹھے گے انھے تو میں اٹھاتی ہو، شاہدہ بیگم غصے سے بولتے ساتھ
واش روم سے جا کے پانی لاتی ایک ایک کر سب کے اوپر ڈالتی ہے جس سے
،،، سب ہڑبڑا کر اٹھ جاتے ہیں

دس منٹ ہے تم سب کے پاس مجھے پورا کمرہ صاف ستھرا چاہیے،، شاہدہ بیگم
غصے سے بولتے ساتھ نیچے چلی جاتی ہے باقی سب بھی انکے پیچھے پیچھے چلے جاتے
،، ہیں جب کے وہ سب منہ کھولے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ جاتے ہیں
آل دی بیسٹ،، حیا بھی ہنستے ہوئے بول کر نیچے چلی جاتی ہے باقی سب رونی
صورت بنا کر کمرہ صاف کرنے لگ جاتے ہیں

* * * * *

وعلیکم سلام آؤ نہ زوہا اس سے ملو یہ حیا ہے میری بیسٹ فرینڈ اور حیا یہ ہماری کزن ہے زوہا،، مثل حیا کی اجنبی نظریں دیکھ انکا تعارف کراتی ہے جس پر حیا اور،، زوہا آپس میں ملتی ہے

وہ پھپھو نے کہا تھا کہ مہک آپ اور مثل کو باہر لے آئے،، زوہا مثل کی ماں کا پیغام دیتی ہے جس پر حیا ہاں میں سر ہلاتی مثل کو اٹھاتی ہے پھر دونوں مل کر،، مہک اور مثل کو باہر لے جاتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دونوں کو لیجا کر اسٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا اور حیا کے کمرے کے مطابق واقعی صارم اور شاہان پر تو بجلیاں ہی گر رہی تھی صارم تو بامشکل اپنے آپ پر قابو کیے بیٹھا تھا کل سے وہ مثل سے بات نہیں کر رہا تھا اور یہی بات مثل کو بھی بے چین کر

رہی تھی پر فلحال وہ بھی چپ چاپ سر نیچے کیے بیٹھی ہوئی تھی جب کے دوسری
،، طرف شاہان کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کیے مہک شرم سے لال ہو رہی تھی

اففف آرام سے میڈم اپنے کیا روز مجھے تکرانے کا تھیکا لے رکھا ہے ،، ریان پھر
،، سے زوبا سے تکرانے پر جہنملا کر کہتا ہے

اوو ہیلو مسٹر آپ خود دیکھ کر نہیں چلتے اور الزام مجھے دے رہے ہے ،، زوبا سارا
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
ملبہ ریان پر ڈال دیتی ہے جب کے اسکی بات پر ریان تو منہ کھولے اسے دیکھتا رہ
،،، جاتا ہے

،، یہ کیا تھا،، ریان خون خوار نظروں سے زوہا کو دیکھتے پوچھتا ہے

سوری وہ غلطی سے پیر آگے آگیا، آپنے خود کہا تھا نہ اپنی غلطی ماننا سیکھے بس وہی
سیکھنے کی پریکٹس کر رہی تھی،، ریان جو پہلے زوبا کے معافی مانگنے پر خوش ہونے لگا
تھا اسکی دوسری بات سن ریان کا دل چاہتا ہے اس لڑکی کا گلہ دبا کر یہی مار
،،، دے

تم نہ پاگل ہو پوری مسئلہ بڑھنے سے پہلے جا کے کسی ڈاکٹر کو دکھاؤ،،، ریان بھی اپنے دل کی بڑاس نکالتا ہے پر زوہا پر کہا اثر ہونا تھا وہ بھی ڈھیٹوں کی طرح مسکراتے

،،، ہوئے ریان کو دیکھ رہی تھی جس سے ریان اور تب رہا تھا

ایک بات تو بتاؤ تم شادی شدہ ہو؟،،، زوہا جو ریان کے غصہ کرنے کا انتظار کر رہی تھی اسکے ایسے سوال پر حیرت سے اسے دیکھتی ہے پر پھر شرماتے ہوئے ریان کو ،،، دیکھتی ہے

جی الحمد للہ دو بچے بھی ہے میرے،، زوہا شرماتے ہوئے اپنے دوپٹے سے کھیلتی

جواب دیتی ہے جب کے اسکی اتنی بکواس ایکٹنگ پر ریان بامشکل اپنی ہنسی کا گلہ

،، گھوٹتا ہے

پھر تو بغیر دیکھے ہی مجھے ان تینوں پر بہت ترس آ رہا ہے اسانھے صبر دے،،، ریان
 سنجیگی سے کہتے وہاں سے چلا جاتا ہے جب کے اسکی بات کا مطلب سمجھتے زوہا
 ،،، دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نوازتی ہے

خیر تو ہے بڑھا مسکرایا جا رہا ہے وہ بھی اکیلے اکیلے،،، ریان جو زوہا کی بات یاد کر مسکرا
 رہا تھا کے شہیر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ بولتا ہے شہیر دور سے ہی ان دونوں کو
 ،،، لڑتے دیکھ چکا تھا
 visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

یس بیبی بس مل گئی تھی کوئی پاگل لڑکی اسکی بات یاد کر کے ہنسی آرہی
 ہے،،، ریان اسے سب بتاتا ہے جب کے شہیر غور سے ریان کو دیکھتا ہے زوہا کے
 ،،، ذکر پر اسکی آنکھوں کی چمک اور لبوں پر مسکراہٹ شہیر سے چھپی نہیں تھی

جانی خیال رکھنا مریض ے عشق کے علامات نظر آرہے ہیں مجھے چل اسٹیج پر
چلتے ہے،،، یہ کہتے شہیر اسٹیج کی طرف چلا جاتا ہے جب کے ریان وہی کھڑا شہیر کی
،،، بات کو سوچتا رہ جاتا ہے

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا یہ وقت تو ہر لڑکی اور اسکے گھر والوں کے لیے مشکل ہوتا
ہے جہاں انھے بیٹی کا فرض پورا کرنے کی خوشی ہوتی ہے وہی بیٹی کے دور جانے کا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،،، دکھ

مشکل اور مہک کب سے اپنے باپ کے ساتھ لگی رو رہی تھی کے انھے دیکھنے
والوں کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی حیا بھی انھے روتے دیکھ اپنے باپ کے گلے لگے
،،، رونے لگی تھی

اچھا چلو اب گاڑی میں بیٹھو سب،،، شاہد صاحب حیا کے ماتھے پر بوسہ دیتے سبکو
کہتے گاڑی کی طرف چلے جاتے ہیں پیچھے باقی سب بھی اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھ گھر
،،، کی جانب روانہ ہوتے ہے

گھر پہنچ کر ایک دو رسموں کے بعد مہک کو شاہان اور مشل کو صارم کے روم میں
،،، چھوڑ آتے ہے

visit for more novels:

ارے ارے صبر کرے بھائی صاحب اندر جانے سے پہلے نیک تو دیتے

جائے،،،، شاہان اپنے روم کی طرف بڑھتا کے حیا اسکا راستہ روکے اپنا ہاتھ آگے
کرتی ہے جس پر شاہان غصے سے اسے گھورتے اپنا والٹ اسکے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے

واہ دونوں بھائیوں کے والٹ مل گئے،، حیا خوشی سے تالی بجاتی ہے اسکی خوشی
،، دیکھ ریان اور شہیر ایک دوسرے کو دیکھ ہنس دیتے ہیں

اوو بہنا زیادہ خوش مت ہو چونا لگا گئے ہے دونوں،، ریان مزے سے کہتا ہے جب
کے حیا اسکی بات کا مطلب سمجھتے جلدی سے والٹ کھولتی ہے پر والٹ میں
،، دس دس کے دو نوٹ دیکھ غصے سے لال پیلی ہو جاتی ہے

تم سب کو تو میں صبح دیکھ لوگی،، حیا غصے سے شہیر اور ریان کو بولتی اپنے روم کی
،، طرف چلی جاتی ہے پیچھے وہ دونوں ہنس دیتے ہیں
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اہم اہم اسلام و علیکم،، شاہان اپنے روم میں آتے گلہ کھنکھارتے سلام کرتا ہے
،، جس کا مہک سر ہلا کر جواب دیتی ہے

تمہاری منہ دکھائی،، شاہان ایک ڈبی اسکی اور کرتا ہے جسکو مہک ہچکچا کر تھام لیتی ہے،،،

کھولوگی نہیں؟،،، مہک کو ڈبی سائیڈ میں رکھتے دیکھ شاہان پوچھتا ہے جس پر مہک
،،، اسکو کھول کر دیکھتی ہے جس میں ایک خوبصورت سا بریسلٹ تھا

،، بہت پیارا ہے تھینک یو،،،، مہک بریسلٹ کو دیکھتے کہتی ہے

میں پہنا دو؟،، شاہان کے سوال پر مہک بریسلٹ اسکی طرف بڑھاتی ہے جسے

visit for more novels:

،، شاہان اسے لیکر مہک کے ہاتھ میں پہنا دیتا ہے

اب اور پیارا لگ رہا ہے،، یہ کہتے شاہان اسکا ہاتھ چوم لیتا ہے جس پر مہک شرم
،،، سے اپنا چہرہ جھکا دیتی ہے

* * * * *

* * * * *

visit for more novels:

گے۔۔۔

،، کے وہ خود سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

او پاگل عورت ایسے کسی کے بچوں کو گھر میں لاتے ہے کیا اور اگر تمہے ڈھول
بجانے کا اتنا ہی دل کر رہا تھا تو ان کے ساتھ ہی باہر جا کے بیٹھ جاتی بے وجہ
ہماری نیند خراب کر دی،،، ریان کو اپنی نیند خراب ہونے کا کچھ زیادہ ہی غصہ تھا
،،، جو اسنے حیا پر نکال بھی لیا

ریان آرام سے، اور حیا بچے آپکو صبح صبح دھول بجانے کا کیوں سوچا،، شفیق صاحب

،، ریان کو بس کراتے حیا سے پیار سے پوچھتے ہے

کیوں کے بڑھے پایا کل ان سب لڑکوں کی گینگ نے مل کر مجھ بیچاری اکیلی لڑکی کو چونا لگایا ہے، اب بدلہ لینا تو بنتا تھا نہ اسلیے سبکی نیند حرام کرنے آگئی،،، حیا کی بات پر سب لڑکوں کو سمجھ آ جاتی ہے کہ حیا کس بارے میں بات کر رہی ہے

،،، جب کے سب بڑھے نہ سمجھی سے اسے دیکھتے ہے

،، کونسا چونا،، شاہدہ بیگم پوچھتی ہے

مما کل رسموں پر انہوں نے جو چیک دیے تھے مجھے وہ سارے نکلی تھے اور دروازہ روکائی پر دونوں بھائیوں نے اتنے آرام سے اپنے والٹ نکال کر دے دیے لیکن جب میں نے والٹ کھولا تو اسے دس دس کے دو نوٹ نکلے بس،،، حیا رونے والی ،، شکل بناتے ساری بات بتاتی ہے جب کے لڑکے بمشکل اپنی ہنسی روکتے ہے بچے تو اسے باقی لڑکوں اور ہمارا کیا قصور جنھے آپ ڈھول بجا بجا کر سزا دے رہی تھی اور ان بیچارے بچوں کو کس چیز کا لالچ دیکے ناچنے کے لیے لائی ہے،، شفیق صاحب کو ساری بات جان کر ہنسی تو بہت آئی پر کنٹرول کرتے وہ سنجیدگی سے حیا ،، سے پوچھتے ہے

ہاں ہاں اب پیسے کہاں سے آئیگے اب آپ لوگوں کی بیگمیں جو آگئی ہے اب ان پر لاکھوں لاکھوں خرچ ہو گئے اور بہن کے لیے کچھ ہزار بھی نہیں ہو گئے ہائے اسد میرے بھائی تو شادی کے پہلے دن ہی بدل گئے ہائے میں کدھر جاؤں،، حیا فل،، ایکسنگ کرتی کہتی ہے جس پر سبکا قہقہہ بلند ہوتا ہے

بابا حیا قسم سے وہ جو روایتی بہنے نہیں ہوتی جو بھائیوں کی شادی کے پہلے دن ہی انکو انکی بیویوں کے خلاف کرتی ہے اور خود ظالم نند بن کر ان پر ظلم کرتی ہے آج تم پوری کی پوری وہی بہن لگ رہی ہو،، ریان کے ہنستے ہوئے کسی بات پر سبکو ایک بار پھر ہنسی آجاتی ہے جب کے حیا خود کو ظالم نند کہے جانے پر غصے سے،، لال ہو جاتی ہے

شہیر اپنی اس محبوبہ کا منہ بند کر لو ورنہ مینے اسکا منہ توڑ دینا ہے جو کبھی مجھ چھوٹی سی لڑکی کو عورت بنا دیتا ہے تو کبھی روایتی بہن اور ظالم نند اب اگر اسنے کچھ اور

کہا نہ تو مینے اسے ٹوٹے ہوئے منہ والا بنا دینا ہے،، حیا کی بات پر سبکو بہت ہنسی آتی ہے پر کنٹرول کرتے ہے لیکن محبوبہ لفظ پر شہیر اور ریان دونوں کے بیک وقت استغفر اللہ کہنے اور انکی شکلیں دیکھ کر کوئی ہنسی کنٹرول نہیں کر پاتا سب بڑھے بھی اب فرصت سے بیٹھے ان سب کی نوک جوک انجوع کر رہے تھے آخر،، اتنے عرصے بعد انکے گھر کی رونق واپس آئی ہے

اسلام و علیکم،، کلثوم بیگم اور زوہا اندر آتی سبکو سلام کرتی ہے جس پر سبکی زبانوں،، کو بریک لگتی جب کے شاہدہ بیگم تھوڑی شرمندہ ہو گئی تھی

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

،، و علیکم سلام آپ آئے بیٹھے نہ،، شاہدا بیگم جلدی سے انھے بیٹھنے کا کہتی ہے جی وہ ہم ناشتہ لیکر آئے تھے پر سب بچوں کی نوک جوک دیکھ وہی رک کر انجوع،، کرنے لگ گئے،، کلثوم بیگم بتاتی ہے

جی بہن بس ان بچوں سے ہی تو گھر کی رونق ہے،، شاہد صاحب پیار سے سبکو
،، دیکھتے کہتے ہے

جی بالکل بھائی صاحب بس اس سبکے بچوں کو لمبی زندگی دے،، کلثوم بیگم کے کہنے
،، پر سب ہی آمین بولتے ہے

ویسے حیا ٹوٹے ہوئے منہ والا آئیڈیا زبردست تھا،، زوہا کی بات سن سب ایک بار
پھر ہنس دیتے ہے جب کے ریان غصے سے ایک نظر زوہا کو دیکھ اپنے روم میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلا جاتا ہے

صارم،،، صارم اور مثل فریش ہونے کے لیے اپنے روم میں آئے تھے ابھی صارم فریش ہونے کے بعد آئیے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا کہ مثل اسے آواز دیتی ہے،،،

،،، ہم،،، ایک نظر اسے دیکھتے صارم پھر سے آئیے کی اور رخ کر لیتا ہے

کیا آپ مجھ سے نراض ہے،،، مثل اپنی انگلیاں مڑوڑتی پوچھتی ہے جس پر ایک پل ،،، کے لیے صارم اسے دیکھتا ہے پر پھر ناظرین ہٹا لیتا ہے

،،، تم سے کیا فرق پڑتا ہے،،، صارم خود کو پرفیوم لگاتے ہوئے ناراضگی سے کہتا ہے

فرق پڑتا ہے تبھی تو پوچھ رہی ہو،،، اب کے مثل یہ کہتے اٹھ کر صارم کے پیچھے جاتے اسکو پیچھے سے ہگ کر لیتی ہے جس پر صارم حیرانی سے آئیے میں دیکھتا ہے

جہاں انکا عکس نظر آ رہا تھا اسے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہو رہی تھی مثل کی

،، اس پیچ قدمی پر

مثل میری جان میں نہیں ہو ناراض سچ میں پلیز رو تو مت ،، صارم مثل کو روتے

،، دیکھ جلدی سے اسے اپنے سامنے کر کے پیار سے کہتا ہے

ت تو پھر کل سے بات کیوں نہیں کر رہے ،، مثل اسکی طرف دیکھتی سوں سوں

،، کرتی کہتی صارم کو کوئی چھوٹی سی بچی لگتی ہے

visit for more novels:

میں بس تنگ کر رہا تھا سوری اب پلیز رو مت ،، صارم اسے اپنے گلے سے لگائے پیار

سے چپ کراتا ہے جس پر مثل بھی اسکے گرد بازوؤں حائل کرتی سکون سے آنکھیں

بند کر لیتی ہے

شاہان اپنے حیا کو کل چونا کیوں لگایا،، مہک اپنی قمر پر ہاتھ رکھے شاہان کے آگے
،،، کھڑی سوال کرتی ہے

،،یار ایسے تو نہ کھڑی ہو ایسے پوری بیوی لگ رہی ہو،، شاہان اسے دیکھتے کہتا ہے

لگ رہی ہو کا کیا مطلب میں بیوی ہی ہو آپکی اور آپ میری بات کو گھمائے
مت،،، مہک ایک آنبرو اچکا کر کہتی ہے جب کے مہک کا ایسا انداز دیکھ شاہان
،،، مسکرا دیتا ہے

visit for more novels:

مزہ آتا ہے اسے تنگ کرنے میں بچپن سے ہی ہمارا ارشتہ ایسا ہی ہے تنگ کرنا
لڑھنا جگھڑنا سب، پتا ہے جب شیر کی موت کا پتا چلا تھا تب حیا بالکل بدل گئی
تھی اسکی وہ حالت دیکھ ہم سب پل پل مرتے تھے پر کچھ کر نہیں سکتے تھے میں
تو اسکے پاس بھی نہیں جاتا تھا کیوں کے اسے ایسے دیکھ میں برداشت نہیں کر پاتا

ہم سب نے تو امید بھی چھوڑ دی تھی کہ کبھی حیا کو پہلے جیسا دیکھ بھی پائیں گے یا نہیں پر دیکھو خدا نے ہمے مایوس نہیں کیا شیر کو واپس بھیج دیا،، شاہان اپنی لے میں بولے جا رہا تھا مہک نے دیکھا تھا بولتے بولتے اسکی آنکھیں نم ہو گئی ہے جب ،، کے ان بہن بھائیوں کا پیار دیکھ آنکھیں تو مہک کی بھی نم ہو گئی تھی

چلو اب باہر چلتے ہے ساسو ماں انتظار کر رہی ہوگی ورنہ کیا سوچے گی کہ انکا داماد انکی بیٹی کو باہر بھی نہیں آنے دے رہا،، شاہان کی بات سن مہک ہنس کر اسکا ہاتھ پکڑتی اسکے ساتھ باہر چلی جاتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

حیا بات سنو،، سالار نیچے آتے حیا کو آواز دیتا ہے جو صوفے پر بیٹھی شاہد صاحب کے گلے لگے موبائل یوز کر رہی تھی سالار کے بلانے ایک نظر اسے دیکھ پھر سے ،،، موبائل میں مصروف ہو جاتی ہے

حیا میں تم سے بات کر رہا ہو،،، اپنے اگنور کیے جانے پر سالار تھوڑا غصے سے اسے ،، مخاطب کرتا ہے

پاپا اپنے بیٹوں پلس اپنے بچیوں کو بتا دے کے میں ان سے سخت والی نراض ہو تو مجھے بات کرنے کی کوشش نہ کرے،،، حیا بظاہر تو شاہد صاحب سے مخاطب ہوتی ،،،،، ہے لیکن اسکا اشارہ سب لڑکوں کی طرف تھا

یار اتنی چھوٹی سی بات پر اتنا نراض کون ہوتا ہے،،، مثل حیا کو کہتی ہے جس پر ،،، حیا گھور کر اسے دیکھتی ہے

تم زیادہ اپنے میاں کی طرف داری مت کرو میری دوست ہو تو میرا ساتھ دو،،، حیا
،،، غصے سے کہتی ہے جس پر مثل برا سا منہ بنا کر اسکے ساتھ بیٹھ جاتی ہے

تمہاری دوست ہے نہیں تھی اب یہ میری بیوی ہے اور میرا ہی ساتھ
،،، دیگی،،، صارم حیا کو چڑانے کے لیے بولتا ہے

جی نہیں یہ میرا ساتھ دیگی چاہے تو مثل سے ہی پوچھ لے،،، حیا کہتی مثل کو
،،، دیکھتی ہے جو اب رونی صورت بنا کر کبھی صارم تو کبھی حیا کو دیکھ رہی تھی

visit for more novels:

،،، م میں دونوں کا ساتھ دوگی،،، مثل دونوں کا ساتھ دیکر اپنی جان چھڑاتی ہے

جی نہیں کسی ایک کا ساتھ دینا پڑھے گا،،، حیا پھر سے اسے مشکل میں ڈال دیتی
،،، ہے اب وہ شش و پنج میں دونوں کو دیکھتی ہے کہ کسے چوز کرے

چلے بھا بھی جلدی بتائے،، سالار جوش سے کہتا ہے جس پر مثل تھوڑا سوچنے کے بعد صارم کے ساتھ جا کے بیٹھ جاتی ہے جس پر سب لڑکے ہونگ کرتے ہے،، اور حیا دکھ سے انھے دیکھتی ہے

پاپا میں اکیلی ہو گئی دیکھے سب انکا ساتھ دے رہے ہے میری دوست بھی بدل گئی،، حیا نم آنکھوں سے دکھی سا مسکراتے ہوئے کہتی اوپر چلی جاتی ہے جب کے سب جو اسے تنگ کر رہے تھے حیا کی نم آنکھیں دیکھ ایک دم سیریس ہو جاتے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،، ہیں

یار یہ تو سیریس ہو گئی ہم سب تو مذاق کر رہے تھے،، صارم حیا کے ایسے جانے پر،، پریشان ہو جاتا ہے

میں دیکھتا ہو،، شیر سبکو کہتے ساتھ حیا کے روم کی طرف چلا جاتا ہے

* * * * *

حیا،، حیا جو گم سم سی صوفے پر بیٹھی تھی شہیر کے بلانے پر بھی زیادہ دھیان
،، نہیں دیتی

حیا میری جان کیا ہو گیا ہے ہم سب مذاق کر رہے تھے،، شہیر نیچے گٹنوں کے بل
،، بیٹھ کر حیا کا ہاتھ پکڑتے کہتا ہے

مذاق میں بھی سب ساتھ چھوڑ گئے اور تم بھی،،، حیا دکھی لہجے میں کہتی اپنا ہاتھ

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com ہے،،، چھڑاتی اٹھ جاتی ہے

حیا ادھر دیکھو یار میں کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑو گا چاہے کچھ بھی ہو جائے
سمجھجھی،،، شہیر حیا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے اسکے سر پر بوسہ دیتے کہتا ہے
،،، جس پر حیا بھی سر ہلا دیتی ہے

،، اب مسکرا کے دکھاؤ،، شہیر کے کہنے پر حیا ہلکا مسکرا دیتی ہے

گڈ گرل چلو اب سب سے پہلے ہم نیچے چلتے ہے سب سے سوری بلواتے ہے پھر تمہارا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے سمندر پر چلتے ہے پورا دن وہاں پر انجوائے کرنے کے بعد ایک اچھے سے ہوٹل میں کھانا کھائیگے اور پھر رات کو گھر آجائے گے ٹھیک ہے؟،، شہیر حیا کا ناک دبا کے سارا پلان بتاتے آخر میں اسے پوچھتا ہے جس پر حیا بھی مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلا دیتی ہے اور اسکا ہاتھ پکڑے نیچے چلے جاتے ہے یہ جانے بغیر کے آج ایک اور آزمائش انکی منتظر ہے

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

نیچے سب حیا کا سوچ اداس بیٹھے تھے جب شہیر حیا کا ہاتھ پکڑے سب کے بچ لے آیا

چلو شروع ہو جاؤ سب ایک ایک کر کے معافی مانگو حیا سے،، شہیر کی بات پر سبکے
،، منہ کھل جاتے ہے

ہم کیوں معافی مانگے ہم نہیں مانگنے والے،، ریان کہتا ہے جس پر شہیر ایک آئیرو
،، اچکا کر اسے دیکھتا ہے

سہی ہے مت مانگو معافی لیکن یاد رکھنا میرے پاس تم سب کے ایسے راز ہے جو
میں نے یہاں کھول دیے نہ تو بہت برا ہوگا،، شہیر آرام سے سب کو دھمکی دیتے اپنی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،، ماں کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے

تم ہمے دھمکی دے رہے ہو،، ریان بے یقینی سے پوچھتا ہے جس پر شہیر کندھے
،، اچکا دیتا ہے

چلے ہاں بھائی آپ سب سے بڑھے ہے تو شروع کرے،، شہیر شاہان کو کہتا ہے جس پر شاہان برے برے منہ بناتا معافی مانگتا ہے ایسے ہی ایک ایک کر سب معافی مانگتے ہے

چلو اب سب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ سمندر پر چلتے ہے اور اسکے بعد کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے اور یہ ٹریٹ صارم اور شاہان بھائی کی طرف سے ہوگی چلو اب جلدی،، شہیر بولتے ساتھ دونوں کو آنکھ مارتا ہے جس پر دونوں ہی تپ جاتے ہے،، جب کے باقی سب یاہو کا نعرہ لگاتے اپنے کمرے میں چلے جاتے ہے

بابا آپ لوگ بھی جائے آج پوری فیملی ساتھ جائے گے،، شہیر بڑھو کو بیٹھے دیکھ کہتا ہے اور انکے نہ نہ کرنے کے باوجود انھے کمرے میں بیچھ دیتا ہے پھر خود بھی تیار ہونے چلا جاتا ہے

،، حیا چلو پانی میں چلتے ہے ،، سالار حیا کو اٹھاتے کہتا ہے

زیادہ آگے مت جانا کوئی بھی،، شفیق صاحب سبکو کہتے ہے جس پر سب اوکے

،، بولتے پانی میں چلے جاتے ہے

آہہ،، سب لوگ پانی کی طرف جارہے تھے کے سالار حیا کو پانی میں گرا دیتا ہے اور

خود ہنسنے لگ جاتا ہے پر شہیر سے کہا برداشت تمہا کے اسکی حیا کو کوئی دکا دے

visit for more novels:

اس لیے سالار سے بدلہ لینے کے لیے وہ سالار کو بھی پانی میں دکا دے دیتا ہے اور

،،اب کے ہنسنے کی باری حیا کی تھی

انکو دیکھ سب ہی ایک دوسرے کو پانی میں دکے دینے جاتے، آج سب لڑکے

بھی بچے بنے ایک دوسرے کو پانی میں ڈبو رہے تھے اور دور بیٹھے انکے ماں باپ

اپنی اولاد کو خوش دیکھ دل ہی دل انکی نظر اتار رہے تھے پر افسوس نظر تو لگ چکی
،،، تھی

دور کھڑا عالیان جو یہاں کوئی ڈیل کرنے آیا تھا اسکی نظر حیا پر پڑھتی ہے وہ خوشی
سے اسکے پاس جانے لگتا ہے کے شیر کو دیکھ اسکے قدم رک جاتے ہے اسے اپنی
آنکھوں پر یقین نہیں آتا کے شیر زندہ کیسے ہو سکتا ہے اسے تو عالیان نے خود
مروایا تھا،،، پر آج شیر کو زندہ دیکھ وہ غصے سے آگ بھبھولا ہوتا کسی کو کال کرتا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،،، ہے

کمینے تجھے کہا تھا نہ کے شیر بچنا نہیں چاہیے پھر وہ کیسے بچ گیا،،، عالیان غصے سے
،،، فون پر کسی کو کہتا ہے

باس مینے مار دیا تھا وہ مریچکا ہے،، آگے کی بات سن عالیان کے غصے میں اور

،، اضافہ ہوتا ہے

تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہو میرے سامنے کھڑا ہے شہیر زندہ سہی سلامت،،، عالیان
غصے سے چیختا فون بند کر دیتا ہے اور جلدی جلدی اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے
،،، گاڑی سے اپنے گن اٹھاتے وہ شہیر کی طرف جاتا ہے
شہیر اور حیا ایک دوسرے کو پانی لگاتے ہنس رہے تھے جسے دیکھ عالیان غصے سے
،،، پاگل ہوتا شہیر کے دل کے مقام پر نشانہ باندھے گولی چلاتا ہے

تھا،، خاموش فضا میں گولی کی آواز کے ساتھ بہت سی چیخیں بلند ہوتی ہے اور اسکے ساتھ ایک وجود کی سانسوں کی ڈور ٹوٹ جاتی ہے

*** * * * ***

سب لوگ تھک ہار کر بڑھو کے پاس بیٹھ گئے تھے حیا اور شہیر بھی ابھی سب کے پاس جا ہی رہے تھے کے شہیر کے موبائل پر کسی کی کال آ جاتی ہے وہ حیا کو سب کے پاس جانے کا بول خود فون پر بات کرنے لگ جاتا ہے لیکن حیا وہی ،، کھڑی شہیر کی کال ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی

حیا جو کب سے مسکراتے ہوئے شہیر کو دیکھ رہی تھی کے اسے شہیر کے دل کے مقام پر کچھ نظر آتا ہے وہ اس طرف دیکھتی ہے تو اسے کوئی شہیر کا نشانہ باندھے

،، نظر آتا ہے

شہیر،، حیا چیخ کر شہیر کی طرف بھاگتی اسکے آگے آجاتی ہے اور ایک زوردار چیخ کے ساتھ حیا شہیر کی باہوں میں بیہوش ہو جاتی ہے، یہ سب اتنی اچانک ہوا کے شہیر کو،،، کچھ سمجھ ہی نہیں آیا

گھر کے سب لوگ بھی دور سے حیا کو گولی لگتے دیکھ چکے تھے اسلیے بھاگ کر اسکے پاس آتے ہے جو شہیر کی باہوں میں بیہوش پڑھی تھی اور شہیر اسے باہوں میں،،، تھامے گم سم سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

شہیر ہوش میں آؤ حیا کو ہسپتال لیکر جانا ہے جلدی،،، بیان شہیر کو گم سم دیکھ اسکا کندھا ہلاتا ہے جس پر شہیر ہوش میں آتے جلدی سے حیا کو باہوں میں اٹھاتے،،، اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے

دیا

،،،،، بگاتا وہاں سے چلا گیا تھا

* * * * *

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 230
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

پڑھتا ہے سیکریٹ ایجنٹ کا آئی ڈی کارڈ دیکھ جلدی ہی حیا کو اوپریشن تھیٹر میں
ایڈمٹ کر لیا جاتا ہے

یا اللہ میں جانتا ہو ہم سب انسان تیری امانت ہے تو جب چاہے اپنی امانت واپس لے سکتا ہے پر میرے اللہ آپ جانتے ہیں کبھی حیا کے بغیر رہنے کا نہیں سوچا میرے مولا میری حیا کو ٹھیک کر دے یا ہماری موت ایک ساتھ لکھ دے میں جانتا ہو آپ جب بھی ہمے کسی آزمائش میں ڈالتے ہیں تو اس پر صبر کرنے کی توفیق بھی دیتے ہیں پر یا اللہ مجھے اس آزمائش میں مت ڈال میں نہیں ہوتا مضبوط پلیز میرے مالک میری حیا کو مجھے واپس دیدے،،،، حیا کو اوپریشن تھیٹر میں چھوڑ شہیر قریب ہی ایک مسجد میں آ کے پچھلے دو گھنٹے سے روتے ہوئے اپنے رب سے اپنی محبت کی زندگی مانگ رہا تھا اور ہمارا رب تو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ

محبت کرتا ہے وہ کیسے نہ ہماری سچے دل سے کی دعائیں پوری کرتا،، ابھی بھی شہیر
 روتے ہوئے دعا مانگ رہا تھا کہ اسکا موبائل بجتا ہے صارم کی کال دیکھ ایک پل
 کے لیے اسکا ہاتھ کا پتتا ہے پر اپنے رب پر یقین رکھ وہ کال اٹھاتا ہے پر آگے
 سے ملنے والی خبر پر ایک بار پھر اسکی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہے کال بند کر وہ
 ایک بار پھر روتے ہوئے سجدے میں گر جاتا ہے اور بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ
 کر روتے اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہسپتال میں سب لوگ پریشان سے بیٹھے حیا کی زندگی کی دعا کرتے ہے کہ اسی
 وقت ڈاکٹر اوپریشن روم سے باہر آتے انھے حیا کے خطرے سے باہر ہونے کی خبر
 ،، سناتا ہے جس پر سب خدا کا شکر ادا کرتے ہے

کیا کہا ڈاکٹر نے حیا کو ہوش آگیا ہے،، شہیر ہوسپٹل آتے بے چینی سے پوچھتا ہے،،

نہیں میں حیا سے تب تک نہیں ملو گا جب تک اس انسان کو اپنے انجام تک نہ
پوچھا دو جسکی وجہ سے میری حیا اس حال میں ہے،،، شہیر آنکھوں میں جنون لیے
باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے ریان اور صارم بھی اسکے پیچھے ہی چلے جاتے ہے

شہیر یہ سب کس نے کیا ہے ہم کوئی آئیڈیا نہیں ہے میں اور صارم سمندر پر اسی جگہ گئے تھے جہاں سے گولی چلی پر وہاں اس گن کے علاوہ کوئی ثبوت نہیں
،، ملا،، ریان اسے بتاتا ہے

عالیان یہ سب کچھ اس نے کیا ہے اور اب وہ میرے ہاتھوں نہیں بچے گا اسے ایسی بھیانک موت دوگا کے ساری دنیا یاد رکھے گی،، شہیر غصے میں کہتا گاڑی کی
،، سپیڈ اور تیز کرتا ہے
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

لیکن عالیان تو حیا کو پسند کرتا ہے وہ اسے کیوں مارے گا،، صارم نہ سمجھی سے
،، پوچھتا ہے

وہ دیکھ سامنے کھڑا ہے ہمارا شکار، شہیر کے بولنے پر وہ دونوں بھی اس طرف دیکھتے

،، میں جہاں عالیاں بیٹھا تھا

کچھ زیادہ ہی آسانی سے مل گیا ہمارا شکار اور وہ بھی اکیلا،،، ریان ہنستے ہوئے کہتا ہے اور تینوں اپنی گنز لیکر اس طرف چلنے لگتے ہے

* * * * *

میں نے اپنی حیا کو مار دیا،،، عالیشان کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح اکیلا بیٹھا تھا

visit for more novels:

visit for more novels:
www.urdu-novel.com

نہیں میری حیا کو کچھ نہیں ہوگا ابھی تو مجھے شہیر کو مارنا ہے پھر میری اور حیا کی شادی ہوگی اور ہم ہمیشہ خوش رہے گے کوئی بھی ہمارے بیچ نہیں آئیگا صرف میں ہوگا اور میری حیا بس،،، عالیان خود سے ہی پاگلوں کی طرح بول رہا تھا کہ

اچانک پیچھے سے شہیر نے اسکے منہ پر رومال رکھتے اسے بیہوش کر دیا تھا اور تھوڑی دور صارم اور ریان عالیان کے سارے گارڈز کا آرام سے صفایہ کر چکے تھے چلے میرے نہ ہونے والے جیجی کو ہنی مون پر لیکے،، صارم اور ریان شہیر کے پاس آتے ہے کے عالیان کو دیکھ صارم شرارت سے کہتا ہے جس پر تینوں کھل کر ہنستے ہوئے عالیان کو اٹھا کر لے جاتے ہیں

visit for more novels:

حیا کو ہوش آگیا تھا سب لوگ اسے ملے تھے صارم اور ریان بھی عالیان کو جگہ پر پوچھا کہ ہسپتال آ کے حیا سے ملے تھے بس اگر نہیں آیا تھا تو وہ جسکا حیا کو انتظار،، تھا وہ کب سے شہیر کا انتظار کر رہی تھی پر وہ تھا کے ظالم بنا بیٹھا تھا

شہیر روم میں داخل ہوتا ہے جہاں مشل حیا کو سوپ پلانے کی کوشش کر رہی
تھی پر حیا نخرے دکھا رہی تھی، شہیر مشل کو باہر جانے کا اشارہ کرتا ہے تو مشل
،،، سوپ شہیر کو دیکے خود باہر چلی جاتی ہے

حیا پیو جلدی،، حیا کے منہ موڑنے پر تھوڑا سختی سے کہتا سوپ کا چمچ حیا کے لبوں
،، کے پاس لیجاتا ہے جسے حیا منہ بناتے پی لیتی ہے

visit for more novels:

بس اور نہیں پینا،، تھوڑا سا سوپ پینے کے بعد حیا منا کرتی ہے تو شہیر بھی زیادہ
،، فورس نہیں کرتا

کیسا فیل کر رہی ہو،، سوپ کے پیالے کو سائیڈ پر رکھ شیر حیا کا ہاتھ پکڑتے پوچھتا ہے،،

،،، بہت برا، حیا منہ بناتے جواب دیتی ہے

،، کیوں کیا ہوا کی درد ہو رہا ہے کیا، شہیر اسکی بات پر پریشانی سے پوچھتا ہے

نہیں درد نہیں ہو رہا پر تم اتنی دیر سے ملنے آئے مجھے میں کب سے ویٹ کر رہی

،، تھی تمہارا،، حیا شہیر کی پریشانی دیکھ آرام سے کہتی آخری بات پر نراضگی دکھاتی ہے

ہاں تو میں نراض تھا تم سے اسلیے نہیں آیا،، شہیر اسے بتاتا ہے جس پر حیا ماتھے

،، پر بل ڈالے اسے دیکھتی ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com مجھے گولی لگی اور تم مجھے اتنی دیر بعد ملنے آئے اس حساب سے نراض تو مجھے ہونا

،، چاہیے تو تم کیوں نراض ہو،، حیا پوچھتی ہے

اسلیے تو نراض ہو تم جان بھوج کر میرے سامنے آئی اور خود پر گولی کھالی ایک بار
بھی میرے بارے میں نہیں سوچا اگر تمہے کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا،،، شہیر حیا کا
،،، ہاتھ مضبوطی سے پکڑے سر نیچے کیے بول رہا تھا

اور اگر تمہے کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی؟، میں پہلے بھی یہ سب برداشت کر چکی ہو
،، دوسری بار ہمت نہیں تھی اس لیے سامنے آئی،، حیا نم انکھوں سے بولتی ہے
حیا تم جان ہو میری خدا کی قسم اگر آج تمہے کچھ ہو جاتا تو میں جیتے جی مرجاتا پلیر
دوبارہ کبھی ایسا مت کرنا،، شہیر اپنی جگہ سے اٹھتے اسے اپنے گلے سے لگائے
،، روتے ہوئے کہتا ہے

اچھا نہ نہیں کروگی دوبارہ ایسا کچھ اب پلیز رومت قسم سے بہت برے لگ رہے
ہو روتے ہوئے،، حیا خود کو شیر سے الگ کر کے شرارت سے کہتی اسکے آنسو
،، صاف کرتی ہے

ہاں تو جان نکال دی تھی تم نے میری،، شیر منہ بناتے کہتا اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا
ہے کے اسی وقت دروازہ کھول کر ریان اور صارم اندر آتے ہے اور انھے ایسے دیکھ
،، جلدی سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہے

یار ہم نے کچھ نہیں دیکھا سچ میں، تم لوگ اپنا رومینس جاری رکھو ہم بعد میں آتے
ہے،، ریان ویسے ہی آنکھوں پر ہاتھ رکھے بولتا ہے جس پر شیر اپنے اس کمینے
دوست کو گھور کر دیکھتا ہے جو ہمیشہ این ٹائم پر ٹپک پڑھتا ہے جب کے حیا شرم
،، سے اپنا سر جھکا لیتی ہے

* * * * *

عالیان کو ہوش آگیا ہے کب سے شور مچ رہا ہے اتنی مار کھانے کے باوجود

،،، بھی ،،، شہیر کے آتے ہی صارم اسے بتاتا ہے

چلو پھر چلتے ہے مجھے بھی اسے حساب برابر کرنا ہے،،، شہیر بولتے ہوئے گاڑی کی

طرف چلا جاتا ہے ریان اور صارم بھی اسکے پیچھے جاتے گاڑی میں بیٹھ جاتے ہے

،،، اور تھوڑی دیر بعد ہی تینوں اس جگہ پہنچ جاتے ہے جہاں عالیان کو رکھا تھا

ہیلو ناکام عاشق کیسے ہو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی یہاں ،،، شہیر عالیان کے آگے

چیئر رکھتا اس پر بیٹھ کر کہتا ہے جب کے عالیان تو شہیر کو دیکھتے ہی غصے میں

،،، آجاتا ہے

تو تو نے مجھے یہاں قید کیا تجھے تو میں چھوڑو گا نہیں ایک بار مجھے یہاں سے نکلنے

دے پھر تجھے اور تیرے ان دوستوں کو مار کر اپنی حیا کو اپنے پاس ،،، شہیر جو آرام

سے اسکی باتیں سن رہا تھا حیا کے نام پر غصے سے پاگل ہوتا اسکی بات پوری
،،، ہونے سے پہلے ہی پوری قوت سے اسکے منہ پر مکا مارتا ہے

اگر اپنی گندی زبان سے میری حیا کا نام بھی لیا تو جان سے مار دوگا تجھے، تیرے اتنے گناہوں کے باوجود تو آج تک زندہ رہا کیونکہ تو نے صرف مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی پر آج تیری وجہ سے میری حیا تکلیف میں ہے اور اسکا حساب تو تجھے دینا پڑھے گا،،،، شہیر غصے میں اس کے منہ پر مکے مارتے ہوئے بول رہا تھا

ت تیری نہی نہیں وو وہ میر میری،،،، عالیان اٹک اٹک کر بول رہا تھا پر اسکی بات مکمل ہوتی اسے پہلے ہی شہیر کے ہاتھ سے پڑھنے والے مکے سے اسکی ہمت

،،،، جواب دے گئی اور اسکا سر ایک طرف کو دھلک گیا

اسکو ہوش آجائے تو اسکو پھر مارنا اور اتنا مارنا کے خود ہی اپنی موت مانگے لیکن دوبارہ حیا کا نام لینا بھی بھول جائے،، شہیر غصے سے بولتے باہر چلا جاتا ہے جب کے،، صارم اور ریان تو آج پہلی بار شہیر کا اتنا بھیانک غصہ دیکھ جھرجھری لیتے ہے

شہیر اپنے غصے پر قابو پاتے دوبارہ ہسپتال آتا ہے جہاں حیا دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی اور مہک بھی پاس ہی صوفے پر بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی شہیر ان دونوں کو دیکھ باہر چلا جاتا ہے اور ڈاکٹر سے حیا کے متعلق سب باتیں پوچھ کے باہر ہی،، بیچ پر بیٹھ جاتا ہے

،، شہیر تم ادھر کیوں بیٹھے ہو،، شاہان شہیر کو باہر بیٹھے دیکھ پوچھتا ہے

کچھ نہیں بھائی اندر بھا بھی اور حیا سو رہے تھے تو میں ادھر ہی بیٹھ گیا،،، شہیر
،،، اسے بتاتا ہے جس پر شاہان اثبات میں سر ہلاتے اسکے ساتھ بیٹھ جاتا ہے
بھائی میرے خیال سے بھا بھی بہت تھک گئی ہے آپ بھا بھی کو لیکر گھر چلے
جائے میں ہو یہاں حیا کے پاس،،، شہیر کی بات شاہان کو بھی سی لگتی ہے کیوں
کے مہک واقعی بہت تھک گئی تھی صبح سے ہی سب ہسپتال میں تھے تھوڑی
،،، دیر پہلے ہی شاہان نے سب کو گھر بیجھا تھا

ہمم تھک تو واقعی وہ گئی ہے پر تم بھی تو تھک گئے ہو گے نہ تمہے بھی آرام کی ضرورت ہوگی،، شاہان کی بات پر شہیر مسکرا کر اسے دیکھتا ہے

نہیں میں نہیں تمہکا اسلیے آپ جائے ویسے بھی جب تک حیا پوری طرح ٹھیک
نہیں ہو جاتی مجھے آرام نہیں آنا،، شہیر کی بات پر شاہان بھی مسکراتے ہوئے اسکا

”شہیر بھی حیا کے کمرے میں چلا جاتا ہے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 248
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ہونٹ سکڑے تھے

بکواس مت کیا کرو حیا،، سالار غصے سے کہتا باہر چلا جاتا ہے جب کے پیچھے حیا کی
،، زبان کو بھی تالا لگ چکا تھا

سب لوگ بھی تھوڑی دیر اسکے پاس بیٹھ کر حیا کو آرام کرنے کا بول باہر چلے گئے
بس شہیر وہی تھا جو سنجیگی سے حیا کو دیکھ رہا تھا وہ جانتی تھی اسکی مرنے والی
بات پر وہ اتنا سنجیدہ ہو گیا ہے

شہیر آٹم سوری،، حیا ایک ہاتھ سے اپنا کان پکڑتے کہتی ہے جس پر شہیر اسے
گھورتے ہوئے اٹھ کر اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے
بولا تھا نہ ایسی بکواس نہیں کرنی،، شہیر سنجیگی سے اسکے ڈپ والے ہاتھ پر اپنی
انگلی مسلتے کہتا ہے
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سوری نہ غلطی سے منہ سے نکل گیا تھا،، حیا کہتی ہے جس پر شہیر اسکے ڈپ
والے ہاتھ پر زور دیتا ہے کہ حیا کے منہ سے سسکی نکلتی ہے

اتنے سے درد پر سسک رہی ہو جب کے تمہاری باتوں پر اسے زیادہ تکلیف ہوتی ہے مجھے،، شہیر بولتے ہوئے اسکے ہاتھ پر اپنے ہونٹ رکھ کر جیسے اسکے درد پر مرہم لگا دیتا ہے

سوری،،، حیا اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر آگے ہوتی اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتی کہتی ہے،،،

اب ایسے سوری بولو گی تو کون کافر معاف نہیں کرے گا،، شہیر مسکراتے ہوئے

کہتا ہے جب کے اسکی مسکراہٹ دیکھ حیا بھی مسکرا دیتی ہے

~~*~*~*~*~*~*~*~*

،،ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے،،شنا بیگم بولتی ہے

جانتا ہو پایا لیکن شادی کی تیاریوں میں بھی تو کچھ دن لگ جائے گے نہ تب تک انشاء اللہ حیا بھی ٹھیک ہو جائیگی آپ بس چلچو والوں سے بات کرے،،، شہیراٹل لہجے میں کہتا ہے جس پر شفیق صاحب کو بھی اسکی بات ماننی ہی پڑھتی ہے

* * * * *

گھر میں شہیر اور حیا کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی حیا کی طبیعت بھی اب پہلے سے بہتر تھی پر تھوڑا تھوڑا درد ابھی بھی تھا، جب سے ان دونوں کی شادی کی تاریخ رکھی گئی ہے تب سے ہی شہیر حیا سے ملنے نہیں آیا تھا بس جب حیا سو رہی ہوتی تب اسے دیکھنے آجاتا کیوں کہ وہ جانتا تھا یوں اچانک شادی کی تاریخ رکھنے سے وہ غصہ ہوگی اس لیے اسکے جاگتے ہوئے اسے ملنے نہیں جاتا،، دوسری طرف شہیر کی سوچ کے مطابق واقعی حیا بہت غصے میں شہیر کا انتظار کر رہی تھی کہ شہیر آئے تو وہ اس پر اپنا غصہ نکالے پر شہیر بھی ڈھیٹ بنا بیٹھا تھا اسے ملنے ہی نہیں آ رہا تھا اور یہی بات حیا کے غصے کو اور ہوا دے رہی تھی،،، خیر خدا خدا کر کے وقت گزر ہی گیا اور فاسٹلی انکی شادی کا دن آ ہی گیا (حیا کی طبیعت کی وجہ سے شہیر نے باقی سارے فنکشنز سے مناکر دیا تھا)

شہر گولڈن شیروانی پہنے شان سے اسٹیج پر بیٹھا حیا کا انتظار کر رہا تھا جو آج جو آلا
 ”نکھی بنی بیٹھی تھی

تھوڑی ہی دیر بعد شاہد صاحب کے ہمراہ حیا ہال میں داخل ہوتی ہے مہرون کلر کے لنگے میں اسکا ہوش روبہ حُسن جسے دیکھ ہر کوئی ماشاء اللہ کہتا ہے آج حیا پر روپ ہی ایسا آیا تھا کہ بہت سے لوگ اسے رشک سے دیکھ رہے تھے تو کوئی حسد سے پر ان سب نظروں کے بیچ ایک شہیر ملک کی نظریں ہی تھی جو اپنی پری کو دیکھ پلٹنا ہی بھول گئی تھی

visit for more novels:

(اب یہ تو بعد میں ہی پتا چلنا تھا کہ وہ واقعی کوئی پری ہے یا چڑیل)

حیا کو شہیر کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا دیا گیا تھا شہیر کی نظر بار بار پلٹ کر حیا کی طرف جاری تھی جو بامشکل اپنے غصے کو قابو کیے بیٹھی تھی شہیر کا دل تو بہت تھا کہ

وہ حیا سے بات کرے پر اسکا موڈ دیکھ فلحال بات کرنے کا ارادہ ترک کرتے چپ

چاپ بیٹھا رہا

* * * * *

اہم ہیلو مس کسی ہے آپ،، ریان زوہا کو ایک کونے میں اکیلا کھڑا دیکھ اسکے پاس
،، آتے کہتا ہے جب کے زوہا حیرانی سے ریان کا نیا روپ دیکھتی ہے

،، میں ٹھیک ہو مجھے کیا ہونا ہے،، زوہا کندھے اچکا کر اسے جواب دیتی ہے

visit for more novels:

وہ آج آپ ٹکرائی نہیں نہ تو مجھے لگا شاید آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے

پوچھنے آگیا،،، ریان کی سنجیدگی میں کہی بات زوہا کو تو آگ ہی لگا گئی تھی وہ جو سمجھ

رہی تھی کے شاید ریان کو تھوڑی تمیز آگئی ہو پر افسوس اپنی اس سوچ پر سو بار

،، لعنت نبجھتے وہ ریان کو دیکھتی ہے

تمہے اور کوئی کام نہیں ہے میرا سر کھانے کے علاوہ؟،،، زوبا دانت پیستی کہتی ہے
،، جس پر ریان نفی میں سر ہلا دیتا ہے

امم نہیں بلکہ مجھے تو زندگی بھر تمہے ایسے ہی تنگ کرنا ہے،،، ریان اسکے چہرے کو
،، غور سے دیکھتے کہتا ہے

ک کیا مطلب،،، زوبا اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی ہے اور اسے کنفیوز ہوتے دیکھ
،،، ریان کے ہونٹوں پر سماءل آجاتی ہے

visit for more novels:

مطلب یہ کہ،،، مجھ سے شادی کروگی؟،،، ریان سنجیدگی سے اسے پوچھتا ہے جس پر
زوبا کی ایک بیٹ مس ہوتی ہے لیکن جلدی ہی اپنے دل کو سمجھال کر اسے گھورتی
،،، ہے

،،، اوو ہیلو مسٹر نشہ وشہ کر کے آئے ہو کیا؟،،، زوبا منصوئی غصے سے کہتی ہے

ہاں نشہ تو چڑھ گیا ہے تمہارا، مجھے تم سے لڑکر اچھا لگتا ہے اور میں ہمیشہ تم سے ایسے

،،، ہی لڑتا چاہتا ہوں،،، ریان ہنوز سنجیگی سے اسے کہتا ہے

دیکھو کوئی جلدی نہیں ہے تم سوچ لو پہلے پھر جب تم کہو گی میں تمہارے گھر رشتہ

بیچھ دوگا،،، اور ہاں،،، یہ کہتے وہ جانے لگتا ہے کے کچھ یاد آنے پر پلٹ کر اسے

دیکھتا ہے،،، جلدی جواب دے دینا تاکہ تمہارا دو بچوں کی ماں کھلانے کا خواب

جلدی سچ ہو سکے،، شرارت سے کہتے اسے آنکھ مارتے چلا جاتا ہے جب کے زوہا دل

،،، ہی دل اسے گالیوں سے نوازتی خود بھی اسکی بات پر ہنس دیتی ہے

* * * * *

بڑھی جلدی یاد آگیا تعریف کرنا،، مثل گھور پر میٹھا سا طنز کرتی ہے کے صارم اسکی

،،، بات سن ہنس دیتا ہے

www.urduovelbank.com

”دیکھ کہتی ہے

ہاں ماشاء اللہ آج اس پر بہت روپ آیا ہے بس اس سے ہر بری نظر سے بچائے
آمین،، شاہانِ خم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بہن کو دیکھتا کہتا ہے جس پر مہک
،، بھی دل میں آمین بولتی ہے

شہیر اسے بہت محبت کرتا ہے نہ اسلیے اس پر اتنا روپ آیا ہے،،، مہک ان
،،، دونوں کو دیکھ کہتی ہے

ویسے محبت تو میں بھی آپ سے بہت کرتا تھا،،، شاہان ایک آئبرو اٹھا کر مہک کو
،،، دیکھتا ہے

ہاں اسلیے تو میں بھی اتنی پیاری لگ رہی تھی،،، مہک کو خود کی تعریف کرتے دیکھ
،،، شاہان ہنس کر نفی میں سر ہلا دیتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com *****

یار سالار مجھے بھی بیوی چاہیے،،، شہروز اور سالار جو کب سے ایک ایک کر سب کپلز کو
،،، دیکھ رہے تھے آخر شہروز رونی صورت بنا کر کہتا ہے

تو جا کے اپنی ماں سے بول نہ کے تیرے لیے لڑکی ڈھونڈھے اور ساتھ میرے لیے
 ،،، بھی ،،، سالار غصے سے بول آخر میں آنکھوں کو پٹیٹا کر معصومیت سے کہتا ہے
 کمینوں تم سب سے بڑھا میں ہو میرے لیے لڑکی ڈھونڈھنا کسی کو یاد ہے بھی یا
 ،،، نہیں ،،، پیچھے سے شاہ ویز بھی آ کے ان دونوں کے ساتھ بیٹھ اپنا رونا روتا ہے
 بھائی بھائی وہ دیکھے لڑکی وہ آپ کے لیے پرفیکٹ ہے آپ کہے تو ماما سے بات
 کرو ،،، شہروز ایک طرف اشارہ کر کہتا ہے تو شاہ ویز بھی جلدی سے وہاں دیکھتا ہے
 جہاں ایک بہت ہی موٹی لڑکی بھوکوں کی طرح کھانا منہ میں تھوس رہی تھی جیسے
 اتنے سالوں بعد اسے کھانا نصیب ہوا ہو اسے دیکھ شاہ ویز استغفر اللہ کہتا ہے جب
 ،،، کے اسے دیکھ پیچھے سے آتے ریان کا قہقہہ بلند ہوتا ہے

کمیئے اس لڑکی سے تیری ہی شادی نہ کروا دے،،، شاہ ویز غصے سے دانت پیستے
،،، بولتا ہے

نہیں بھائی آپ بڑھے ہے پہلے آپ کی شادی کروا دیتے پھر ہمارا جو
،،، نصیب،،، سالار احسان کرنے والے انداز میں بولتا ہے

بھاڑ میں جاؤ مجھے شادی ہی نہیں کرنی میں ایسے ہی ٹھیک ہو،،، شاہ ویز غصے سے
تینوں کو گھورتے چلا جاتا ہے جب کے ہال میں ان تینوں کے قہقہہ بلند ہوتا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

،،، ہے

دو گھنٹے کمرے کے باہر سب سے بحث کرنے کے بعد آخر کار شہیر کو اندر جانے کی
اجازت مل ہی جاتی ہے وہ بھی شکر کرتا کمرے میں اندر جاتا ہے پر یہ کیا کمرے کا

یہ سب کیا ہے حیاتمے پتا بھی ہے میں نے پورے کمرے کو کتنے پیار سے
دیکوریٹ کروایا تھا،، شہیر پورے کمرے کو ایک نظر دیکھ دکھ سے کہتا ہے جب کے
حیا سائیڈ واز اٹھاتے شہیر کی طرف پھینکتی ہے جسے بروقت شہیر سائیڈ پر ہوتے خود
،، کو لگنے سے بچاتا ہے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 264
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

،، امریکا کیوں؟،، حیا پوچھتی ہے

تھوڑا کام ہے اس لیے، چلو اب اٹھو بیڈ پر بیٹھو،، شہیر جواب دیتے اسے سہارے

www.urdu-novelbank.com

”سے اٹھاتے بیڈ پر بیٹھاتا ہے

اب تو نراض نہیں ہونہ؟،، اسکے دوپٹے کی پنوں کو اتارتے ہوئے شہیر پوچھتا ہے،،

امم نہیں تم بھی کیا یاد رکھو گے مینے معاف کیا،، حیا شرارت سے کہتی ہے جس پر
،، شہیر بھی مسکرا دیتا ہے

چلو اب اٹھو فریش ہو جاؤ پھر آرام کرنا،، شہیر اسکا دوپٹہ سائیڈ میں رکھتا کہتا ہے تو
حیا بھی اٹھ کر آرام آرام سے واش روم کی جانب بڑھتی ہے اور شہیر پورے کمرے
،، کو اسکی پہلے والی حالت میں لانے کی کوشش کرنے میں لگ جاتا ہے

visit for more novels:

،، اسلام و علیکم،، صبح حیا اور شہیر نیچے آتے سبکو سلام کرتے ہے

و علیکم اسلام،، حیا یہ پیر میں کیا ہوا،، شاہدہ بیگم حیا کے پیر کو دیکھتے کہتی ہے
،، جہاں پٹی بندھی تھی

کچھ نہیں ماما وہ رات پر فیوم ٹوٹ گئی تھی مجھ سے تو اسکا ہی کانچ لگ گیا تھا،،، حیا انکو
 ،،، بولتے سر نیچے کر لیتی ہے جانتی تھی اب شاہدہ بیگم کی ڈانٹ سننے کو ملے گی
 خیال رکھا کرو بیٹا،،، شاہدہ بیگم کے منہ سے نکلے الفاظ پر حیا حیرت سے انھے دیکھتی
 ،،، ہے

پاپا آپکی بیگم کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟،،، حیا شاہد صاحب سے بولتی ہے جب کی
 ،،، اسکی بات کا مطلب سمجھ سب ہنس دیتے ہے

visit for more novels:

نئی نئی شادی ہوئی ہے نہ اسلیے ایسا بول رہی ہے کچھ دنوں بعد وہی بے عزتی
 ہونی ہے فکر نہ کرو،،، سالار ہنستے ہوئے کہتا ہے جس پر حیا پلو اٹھا کر اسکی طرف
 ،،، پھینکتی ہے

پاپا مجھے آپ لوگوں سے کچھ بات کرنی ہے،،،، شہیر سنجیگی سے سبکو اپنی اور معتبوجہ
،،، کرتا ہے

،،، ہاں بیٹا بولو،،، شفیق صاحب اسکو سنجیدہ دیکھ پوچھتے ہے

پاپا کل میں اور حیا امریکا جارہے ہے مجھے کچھ کام ہے وہاں تو میں چاہ رہا تھا کے
حیا بھی میرے ساتھ چلے اسی بہانے ہم کچھ دن گھوم لیگے،،، شہیر سب کو دیکھ
،،، اپنا پلان بتاتا ہے

visit for more novels:

،،، ہاں بیٹا تو جاؤ گھوم کر آؤ،،، شفیق صاحب مسکراتے ہوئے کہتے ہے

ویسے مجھے بھی آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے،،، اب کے ریان سب کو اپنی
،،، طرف معتبوجہ کرتا ہے

سب لوگ اس وقت زوبا کے گھر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے تھوڑی دیر پہلے ہی ریان اور زوبا کی بات پکی ہوئی تھی سب لوگ ہی بہت خوش تھے سوائے شاہ ویز کے جو منہ پھلائے بیٹھا تھا

بڑھے پاپا ویسے یہ زیادتی ہے سب کی شادیاں ہو رہی ہے بس شاہ ویز بھائی ہی رہ گئے ہیں،، حیا شاہ ویز کا اتر منہ دیکھتے بولتی ہے

چلو شکر ہے کسی کو تو یاد آگیا میں،، شاہ کے ایسے بولنے پر سب لوگ ہنس دیتے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہے

آج سب خوش تھے سب کی زندگی میں دکھ آیا اور چلا گیا اب سب کی زندگی میں صرف خوشیاں تھی

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank